روحانی نماز

خواجہ شمس الدین عظیمی

رُوحانی نماز

خواجہ شمس الدین عظیمی

انتساب

اُن خواتین کے نام جو بیسویں صدی کی آخری دہائی

ختم ہونے سے پہلے پوری دنیا کے اقتدارِ اعلیٰ پر فائز ہو

کر نُورِ اوّل، باعث تخلیق کائنات، محسنِ انسانیت

صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کی پیش رفت میں

انقلاب برپا کردیں گی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ

اے میرے پروردگار!
مجھ کو اور میری نسل میں سے لوگوں کو نماز قائم کرنے والا بنا۔

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ

صلوٰۃ مومنین کی معراج ہے

*****

معراج کا مفہوم ہے غیب کی دنیا میں داخل ہو جانا۔ مومن کی جب نماز کے ذریعے معراج ہوتی ہے تو اس کے سامنے فرشتے آجاتے ہیں۔ نمازی آسمانوں کی سیر کرتا ہے اور سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت سے اسے اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہو جاتا ہے۔

*****

انکشاف

یہ دور بالغ شعور کا دور ہے۔ اب سے پچاس سال پہلے جو بات سائنسی نقطۂ نظر سے پچاس سال کے بزرگ نہیں جانتے تھے، آج دس برس کا بچہ جانتا ہے۔ علم و آگاہی اس نقطۂ عروج پر ہے جہاں انسان خلا میں چہل قدمی کرنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ آواز کے قطرے کو کم یا زیادہ کر کے ہزاروں میل کا خیال تصور بن گیا ہے۔ فاصلے سمٹ گئے ہیں۔ جو سفر دنوں اور سالوں میں پورا ہوتا تھا، اب منٹوں اور گھنٹوں کی گرفت میں آ گیا ہے۔ نت نئی ایجادات نے ہمارے اوپر یہ راز بھی منکشف کیا ہے کہ انسان کے دماغ میں کھربوں خلئے (Cells) کام کرتے ہیں اور ہر خلیہ اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ انسان کے اندر ایک تخلیقی صلاحیت ہے۔ جی ہاں! یہ ماحول علمی، سائنسی اور خود آگاہی کا ماحول ہے۔ اس ماحول میں کوئی بات اس وقت قابل قبول ہوتی ہے جب اسے سائنسی فارمولوں اور فطرت کے قوانین کے مطابق دلیل کے ساتھ پیش کیا جائے۔ زبان ایسی ہو جو عوام کی سمجھ میں آ جائے، اسلوب ایسا ہو جو دل میں اتر جائے۔

روحانی نماز اس ہی اصول کو سامنے رکھ کر ترتیب دی گئی ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں اَلصَّلٰوۃُ مِعْراجُ الْمُؤْ مِنِیْنَ کا سائنسی مفہوم اور قانون قدرت کے فارمولوں کی وضاحت ہو جائے تاکہ مغربی علوم سے مرعوب موجودہ نسل اس سے استفادہ کر سکے۔

نماز علم و آگاہی کے سمندر میں سے مخفی خزانوں کو ظاہر کر کے مسائل و مشکلات کا حل، پیچیدہ اور لاعلاج بیماریوں کا شافی علاج پیش کرتی ہے۔ نماز ہمارے اوپر غیب کی دنیا کے دروازے کھول دیتی ہے۔ صحیح طریقہ پر نماز ادا کر کے فرشتوں سے ہم کلامی ہمارے لئے ایک آسان عمل بن جاتا ہے۔

خوف و دہشت میں مبتلا، عدم تحفظ کے احساس میں سسکتی ہوئی اور مصائب و آلام میں گرفتار نوع انسانی کے لئے نماز ایک لائحہ عمل ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنا کھویا ہوا اقتدار دوبارہ حاصل کر کے زندہ قوموں کی صفوں میں ممتاز مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ نماز کے ضمن میں یہ بات عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ ایسی نمازیں جن میں حضور قلب نہ ہو، بندہ کے لئے انفرادی طور پر محرومی اور اجتماعی طور پر ادبار بن جاتی ہے۔

پارہ ۳۰، سورۃ الماعون میں ہے:

''پس ویل یعنی ہلاکت و خرابی اور عذاب کی سختی ہے اُن نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں کی حقیقت، معانی اور مفہوم سے بے خبر ہیں۔''

دعا ہے اللہ تعالیٰ عامتہ المسلمین کو صحیح نماز ادا کرنے کی توفیق عطا کریں۔ اور سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد عالی اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْ مِنِیْنَ کے مطابق نماز کے ذریعے ہمیں اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہو۔

فہرست

نماز مومن کی معراج

نماز اس مخصوص عبادت کا نام ہے جس میں بندے کا اپنے خالق کے ساتھ براہ راست ایک ربط اور تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ نماز ارکان اسلام میں وہ رکن ہے جسے کوئی باہوش وحواس مسلمان کسی حالت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ قرآن پاک میں تقریباً سو جگہ نماز کے قیام کی تاکید کی گئی ہے جس سے اس اہم اسلامی رکن کی فضیلت، عظمت و جلالت اور اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ عبادات میں نماز کو ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ یہ بندے کو ایک ایسی روحانی کیفیت سے آشنا کرتی ہے جس سے بندہ اپنی اور اپنے ماحول میں موجود ہر چیز کی نفی کر کے اللہ تعالیٰ کی حضوری حاصل کرتا ہے۔ نماز انسان کے باطنی حواس کے لئے ایک پاسبان کی حیثیت رکھتی ہے اور لوگوں میں اجتماعی نظم وضبط کی تشکیل کرتی ہے۔ نماز کے اخلاقی، تمدنی، معاشرتی، جسمانی و روحانی بے شمار فوائد ہیں۔ اجتماعی نماز کی پابندی باہمی تعلقات میں استحکام پیدا کرتی ہے۔ صلوٰۃ (نماز) عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی دعا، تسبیح، استغفار، رحمت، تعریف اور طلبِ رحمت کے ہیں۔ نماز کے معنی تعظیم کے بھی ہیں۔ یعنی صلوٰۃ اس عبادت کا نام ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور تعظیم بیان کرنا مقصود ہے۔ نماز کو ٹھیک طریقہ پر ادا کرنا اولین رکن دین ہے۔ قبولیت نماز سے دین و دنیا کی ساری سربلندیاں حاصل ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

"یہ ایسی کتاب ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ ان لوگوں کو ہدایت بخشتی ہے جو متقی ہیں اور متقی وہ لوگ ہیں جو غیب پر یقین رکھتے ہیں اور قائم کرتے ہیں صلوٰۃ اور جو کچھ ہم نے دے رکھا ہے انہیں، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔" (سورۂ بقرہ)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق نماز بندے کو منکرات اور فواحشات سے روکتی ہے۔ نماز کے بارے میں خالق کائنات کا فرمان یہ بھی ہے:

"اور وہ لوگ جو نمازی ہیں اور اپنی نمازوں سے بے خبر ایسی نمازیں ان کے اپنے لئے ہلاکت اور بربادی بن جاتی ہیں۔"

(سورۂ الماعون)

سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے اس کا ذمہ لے لیا ہے کہ جو شخص ان پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے اس کو میں اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا۔''

آدمی جب نماز کے لئے قیام کرتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ نمازی اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حائل پردے ہٹ جاتے ہیں۔

نماز مومن کا نور ہے۔

سجدہ کی حالت میں نمازی کا سر اللہ تعالیٰ کے قدموں میں ہوتا ہے۔

نماز مومنوں کی معراج ہے۔

دنیا کے ہر آسمانی مذہب میں خدا کی یاد کا حکم اور اس یاد کے لئے قوانین موجود ہیں۔ اسلام میں اگر حمد و تسبیح ہے تو یہودیوں میں مزمور، عیسائیوں میں دعا، پارسیوں میں زمزمہ اور ہندوؤں میں بھجن ہیں اور دن رات میں اس فریضہ کے ادا کرنے کے لئے ہر ایک میں اوقات کا تعین بھی ہے۔ نماز یہی وجہ ہے کہ اعمال میں ایک ایسا عمل ہے جس پر دنیا کے مذاہب متفق ہیں۔ قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق ہر پیغمبر نے اپنی امت کو صلوٰۃ قائم کرنے کی تعلیم دی ہے اور اس کی تاکید کی ہے۔ ملت ابراہیمی میں اس کی حیثیت بہت ممتاز ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ کی ویران سرزمین میں آباد کیا تو اس کی غرض یہ بتائی کہ:

رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوة (سورۃ ابراہیم۔ آیت ۳۷)

"اے ہمارے پروردگار تاکہ وہ صلوٰۃ قائم کریں۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اور اپنی نسل کے لئے یہ دعا کی:

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوة وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ (سورہ ابراہیم۔ آیت ۴۰)

"اے میرے پروردگار مجھ کو اور میری نسل میں سے لوگوں کو صلوٰۃ قائم کرنیوالا بنا۔"

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں قرآن پاک کا ارشاد ہے:

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ (سورہ مریم۔آیت ۵۵)

"اور وہ اپنے اہل و عیال کو صلوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔"

حضرت لوط علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان

کی نسل کے پیغمبروں کے متعلق قرآن کہتا ہے:

وَ اَوْ حَيْنَا اِلَيْهِمْ فعلَ الْخَيْرٰتِ وَ اقامَ الصَّلٰوةَ(سورۂ انبیاء۔آیت ۷۳)

"اور ہم نے ان کو نیک کاموں کے کرنے اور صلوٰۃ قائم کرنے کی وحی کی۔"

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے لخت جگر کو یہ نصیحت فرمائی:

يَا بُنَىَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ۔(سورۂ لقمان۔آیت ۱۷)

"اے میرے بیٹے صلوٰۃ قائم کر۔"

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ۔(سورۂ طٰہٰ۔آیت ۱۴)

"اور میری یاد کے لئے صلوٰۃ قائم کر۔"

حضرت موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کو اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل کو حکم ہوتا ہے:

وَاَقِيْمُو الصَّلٰوةِ۔(سورۂ یونس۔آیت ۷)

"اور صلوٰۃ قائم کرو۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں:

وَ اَوْ صٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ(سورۂ مریم۔آیت ۳۱)

"اور خدا نے صلوٰۃ کا حکم دیا ہے۔"

قرآن سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کے زمانے میں بھی عرب میں بعض یہود اور عیسائی قائم الصلوٰۃ تھے۔

ارشاد ہے:

"مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اُمَّۃٌ قَاءِمَۃٌ یَتْلُونَ اٰیٰتِ اللّٰہِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَھُمْ یَسْجُدُوْنَ

(سورۂ آل عمران۔آیت ۱۱۳)

"اہل کتاب میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راتوں کو کھڑے ہو کر خدا کی آیتیں پڑھتے ہیں اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔"

وَالَّذِیْنَ یُمَسِّکُونَ بِالْکِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ اِنَّا لَانُضِیْعُ اَجْرَالْمُصْلِحِیْنَ

(سورۂ اعراف۔آیت ۱۷۰)

"اور جو لوگ محکم پکڑتے ہیں کتاب کو اور قائم رکھتے ہیں صلوٰۃ کو۔ہم ضائع نہیں کرتے اجر نیکی کرنے والوں کے۔"

نماز کی روحانی غرض وغایت

حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک رات جب آپ ﷺ اعتکاف میں بیٹھے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''لوگو! نمازی جب نماز میں مشغول ہوتا ہے تو اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے، اس کو جاننا چاہئے کہ وہ کیا عرض معروض کر رہا ہے۔''

عقیدہ

انسانی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ انسانی زندگی میں کسی نہ کسی عقیدے کا ہونا لازمی ہے۔اس کے بغیر انسانی زندگی نامکمل اور ادھوری رہ جاتی ہے۔ جس طرح خدا کے اوپر یقین رکھنا اور خدا کو حاضر و ناظر جاننا ایک عقیدہ ہے، اسی طرح خدا کا انکار اور کفران بھی عقیدے کے دائرے میں آتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کا نام بد عقیدگی ہے یا یوں کہیئے کہ ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کا کفران کرنے کے عقیدے پر قائم ہے۔ زندگی میں جب عقیدہ زیر بحث آتا ہے تو یہ بات ضروری ہو جاتی ہے کہ اس عقیدے پر قائم رہنے کے لئے کچھ قواعد و ضوابط مرتب کئے جائیں۔ قرآن پاک میں تفکر کرنے سے یہ بات واضح طور پر سامنے آجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کی دعوت اور ترغیب دیتے ہیں کہ بندہ اس عقیدے پر قائم رہے کہ پرستش اور عبادت کے لائق اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ہستی نہیں ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے اسی طرز فکر سے نوع انسان کو روشناس کرایا ہے اور اس طرز فکر کو بالذّات قائم رکھنے کے لئے زندگی گزارنے کے اصول و قواعد مرتب کئے ہیں۔ اگر حقیقت میں نظروں سے دیکھا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہر عمل اور ہر حرکت میں بندہ اللہ تعالیٰ کا محتاج کرم ہے۔ پیدائش ہو، پیدائش کے بعد بچپن، لڑکپن اور جوانی کا زمانہ ہو یا انحطاط اور انحطاط کے بعد دوسرے عالم کی زندگی ہو، ہم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے کرم اور اس کی رحمت کے محتاج ہیں۔

نماز پڑھنااور قائم کرنا

ابھی ہم نے بتایاہے کہ نماز کے ایک معنی رحمت بھی ہیں۔یعنی نماز اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کاایک ذریعہ ہے۔آقائے نامدار خاتم النبیین تاجدار دوعالم حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بہت بڑااعجاز ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی امت اور بنی نوع انسان کے لئے حصول رحمت کاایک ایساطریقہ عطافرمایاجس طریقہ میں انسانی زندگی کی ہر حرکت سمودی گئی ہے۔مقصد یہ ہے کہ انسان ہر حالت میں اور زندگی کی ہر حرکت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ وابستہ رہے۔ہم جب نماز کے اندر حرکات وسکنات کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات پوری طرح واضح ہوجاتی ہے کہ انسانی زندگی کی کوئی حرکت ایسی نہیں ہے کہ جس کو حضور ﷺ نے نماز میں شامل نہ کردیاہو۔مثلاًہاتھ اٹھانا،بلند کرنا،ہاتھ ہلانا،ہاتھ باندھنا،ہاتھوں سے جسم کو چھونا،کھڑاہونا،جھکنا،لیٹنا،بیٹھنا،بولنا،دیکھنا، سننا،سر گھماکراِدھراُدھر سمتوں کاتعین کرنا۔غرض زندگی کی ہر حالت نماز کے اندر موجود ہے۔مقصد واضح ہے کہ انسان خواہ کسی بھی کام میں مصروف ہویاکوئی بھی حرکت کرے اس کاذہن اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم رہے اور یہ عمل عادت بن کراس کی زندگی پر محیط ہوجائے حتیٰ کہ ہر آن،ہر لمحہ اور ہر سانس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی وابستگی یقینی عمل بن جائے۔

ہم جب نیت باندھتے ہیں توہاتھ اوپر اٹھاکر کانوں کو چھوتے ہیں اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لیتے ہیں۔نماز شروع کرنے سے پہلے یہ بات ہماری نیت میں ہوتی ہے کہ ہم یہ کام اللہ کے لئے کررہے ہیں۔نیت کاتعلق دماغ سے ہے یعنی پہلے ہم دماغی اور ذہنی طورپر خود کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔

ابتدائے آفرینش سے اب تک جتنی بھی ایجادات و ترقیات ہوئی ہیں ان کا تعلق پہلے دماغ سے ہے اور اس کے بعد ہاتھوں سے۔ جب ہم نماز کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں اور اللہ کی عظمت کااقرار کرتے ہیں تو اس کامفہوم یہ ہوتاہے کہ ہم اپنی تمام ذہنی اور دماغی صلاحیتوں اور ترقی وایجادات کارشتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم کردیتے ہیں۔یعنی یہ کہ نوع انسانی سے جوایجادات معرض وجود میں آئی ہیں یاآئیں گی،ان کاتعلق ان صلاحیتوں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطاکی ہیں۔ہم سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور اس بات کااعتراف کرتے ہیں کہ ہمارے اندر بولنے اور بات کرنے،سوچنے اور سمجھنے کی جو صلاحیت موجود ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کاایک وصف ہے اور ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ کاایک انعام ہے۔الحمد شریف پڑھ کر ہم اپنی نفی کرتے

ہیں اور اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ فی الواقع تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کو زیب دیتی ہیں اور وہی ہمیں ہدایت بخشتا ہے اور اسی کے انعام واکرام سے فلاح یافتہ ہو کر ہم صراط مستقیم پر گامزن ہیں۔

الحمد شریف کے بعد ہم قرآن پاک کی کوئی سورہ تلاوت کرتے ہیں۔ مثلاً ہم سورہ اخلاص (قل ہو اللہ شریف) پڑھ کر برملا اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اللہ یکتا ہے اور مخلوق یکتا نہیں ہے۔ اللہ احتیاج نہیں رکھتا، وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج ہیں۔ اللہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ باپ ہے۔ اللہ کی ذات منفرد ہے، یکتا ہے۔ واحد ہے، لاانتہا ہے، غیر متغیر ہے اور اس کا کوئی خاندان نہیں۔ اب ہم اللہ کی بڑائی کا اقرار کرتے ہوئے جھک جاتے ہیں اور پھر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کھڑے ہونے کے بعد ایسی حالت میں چلے جاتے ہیں جس حالت کو لیٹنے سے قریب ترین کہا جا سکتا ہے۔ پھر اٹھ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ پھر اٹھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آخری رکعت میں کافی دیر نہایت سکون اور آرام سے بیٹھ کر اِدھر اُدھر دیکھ کر سلام پھیر دیتے ہیں۔ غور و فکر کا مقام ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زندگی میں ہر وہ حرکت جو انسانوں سے سرزد ہوتی ہے سب کی سب نماز میں سمو دی ہے۔ مقصد یہی ہے کہ انسان کچھ بھی کرے کسی بھی حال میں رہے۔۔۔اٹھے، بیٹھے، جھکے، کچھ بولے، اِدھر اُدھر دیکھے، ہاتھ پیر ہلائے، کچھ سوچے، ہر حالت میں اس کا ذہنی ارتباط اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم رہے۔ قرآن پاک میں جتنی جگہ نماز کا تذکرہ ہوا ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ قائم کرو صلوٰۃ اور وہ لوگ جو قائم رکھتے ہیں صلوٰۃ وغیرہ وغیرہ پر غور کرنا ضروری ہے۔ قرآن پاک میں نماز قائم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، یہ نہیں کہا گیا ہے کہ نماز پڑھو۔

نماز اور آتش پرست

نماز پڑھنے اور قائم کرنے میں بہت فرق ہے۔ قرآن کریم میں پڑھنے کے الفاظ بھی ہیں:

''اے (محمد ﷺ)! جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو، رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف رات یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔'' (سورہ مزمل)

فارسی زبان کا ایک لفظ ہے ''نماز خواندن'' یعنی نماز پڑھنا۔ یہ لفظ آتش پرستوں کے یہاں رائج ہے۔ جب وہ اپنی کتاب ''ژندواوستا'' پڑھ کر آگ کے سامنے جھکتے ہیں تو اس کو نماز خواندن یعنی نماز پڑھنا کہتے ہیں۔ عربی سے جب اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا تو یہ سہو ہوا کہ ''صلوٰۃ قائم کرو'' ترجمہ ''نماز پڑھنا'' کر دیا گیا۔ حالانکہ قرآن پاک کے ارشاد کے مطابق صلوٰۃ کا ترجمہ صلوٰۃ ہی ہونا چاہئے تھا جس طرح کلمہ طیبہ کا ترجمہ کلمہ طیبہ ہے، اللہ کا ترجمہ اللہ ہے، رحمان کا ترجمہ رحمان ہے، پیغمبر کا ترجمہ پیغمبر ہے، رسول کا ترجمہ رسول ہے وغیرہ وغیرہ۔ قرآن پاک کے ارشاد کے مطابق قائم کرو صلوٰۃ اور اردو ترجمہ کے مطابق نماز پڑھو کے معنی و مفہوم میں بڑا فرق واقع ہو جاتا ہے۔

انبیائے کرام کی طرزِ فکر

قانون یہ ہے کہ جب تک ہماری فکر اپنی پوری صلاحیتوں اور اپنی تمام تر توجہ کے ساتھ ایک نقطے کو تلاش نہ کر لے اور ہماری فکر کسی ایک جگہ پر قائم نہ ہو جائے ہم اس چیز کے صحیح مفہوم اور معنویت سے بے خبر رہتے ہیں۔ دماغی انتشار اور خیالات کی یلغار کے ساتھ ہم کوئی بھی کام کریں، اس کا صحیح نتیجہ مرتب نہیں ہوتا۔ دراصل کسی چیز کے اندر اس کا وصف اور اس وصف میں معنویت سے ہی کوئی نتیجہ مرتب ہوتا ہے مثلاً پانی سے پیاس اس لئے بجھ جاتی ہے کہ پانی کا وصف خشک رگوں کو سیراب کرنا ہے، آگ سے کھانا اس لئے پک جاتا ہے کہ آگ کا وصف یہ ہے کہ وہ اپنی حدت اور گرمی سے چیزوں کو گلا کر قابل ہضم بنا دیتی ہے۔ جب تک ہمارے

ذہن میں فی الواقع کسی چیز کا وصف اور معنویت موجود نہیں ہوتی ہم اس چیز سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ صلوٰۃ (نماز) کی حکمت اور معنویت پر اگر غور کیا جائے تو ایک ہی بات وجہ تسکین بنتی ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ سے قریب ہونے کا اور اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کا ایک مؤثر اور یقینی ذریعہ ہے۔ لیکن کسی چیز سے قریب ہونا اور کسی چیز کو پہچاننا اس وقت ممکن ہے جب آدمی اس شئے کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جائے۔ جب تک آدمی کسی چیز کی معنویت میں خود کو گم نہ کر دے، اس وقت تک وہ اس کی کُنہ سے واقف نہیں ہوتا اور معنویت میں گم ہو جانا اس وقت ممکن ہے جب عقل و فہم اور سوچ کا ہر زاویہ کسی ایک نقطہ پر مرکوز ہو جائے۔ یعنی کسی چیز کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے وہ شعوری اور لاشعوری طور پر اس چیز سے اپنا ربط قائم کر لے۔ وہ زندگی کا کوئی کام اور زندگی کی کوئی حرکت کرے، ذہنی طور پر اس کی تمام تر توجہ اس چیز کی معنویت تلاش کرنے میں مصروف رہے۔ انبیائے کرام ﷺ کے اندر یہی طرز فکر کام کرتی تھی۔ وہ ہر کام اور ہر عمل کا رخ ارادتاً اور طبعاً اللہ تعالیٰ کی طرف موڑ دیتے تھے۔ یعنی ان کے ذہن میں یہ بات راسخ ہوتی ہے کہ ہمارا ہر کام اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ انبیائے کرام نے اسی طرز فکر کی تبلیغ کی ہے اور اسی طرز فکر کو اپنانے کی پوری نوع انسانی کو ترغیب دی ہے اور اپنی ساری زندگی اسی طرز عمل میں گزاری ہے۔

اُمّت کیلئے پروگرام

تمام آسمانی صحائف اور قرآن پاک سے یہ بات ثابت ہے کہ فی الواقع انسان کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"تم ہماری سماعت سے سنتے ہو، ہماری بصارت سے دیکھتے ہو، ہمارے فواد سے سوچتے ہو۔ تمہارا آنا ہماری طرف سے ہے اور تم ہماری ہی طرف لوٹ جاؤ گے۔ اللہ ہر شئے پر محیط ہے، اللہ ہی ابتدا ہے، اللہ ہی انتہا ہے، اللہ ہی ظاہر ہے، اللہ ہی باطن ہے۔ جہاں تم ایک ہو وہاں دوسرا اللہ ہے اور جہاں تم دو ہو وہاں تیسرا اللہ ہے۔ اللہ ہی پیدا کرتا ہے اور اللہ ہی پیدائش کے بعد پرورش کے وسائل فراہم کرتا ہے اور اللہ ہی ہے جو بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔"

ہر نبی نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی امت کے لئے ایک پروگرام ترتیب دیا ہے۔ اس پروگرام میں بنیادی بات یہ رہی ہے کہ بندے کا اللہ سے ایک رشتہ قائم ہو جائے۔ انبیائے کرام نے ہمیں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس لئے تخلیق کیا ہے کہ بندے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیں اور ان کا ذہن ارتباط اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم و دوائم رہے۔ قربان جایئے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کے محبوب پر کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ربط قائم کرنے کیلئے قیام صلوٰۃ کی صورت میں ایک طریقہ متعین فرما دیا ہے۔ جیسا کہ ہم پچھلے صفحات میں عرض کر چکے ہیں کہ غور و فکر کرنے کے بعد یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ نماز میں زندگی کا

ہر عمل اور ہر حرکت موجود ہے۔ گویہ اعمال و حرکات بظاہر جسمانی ہیں لیکن ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کے سامنے حضوری اور عرفان حق کا حصول ہے۔

آدم و حوّا

اللہ تعالیٰ نے آدم سے ارشاد فرمایا:

"اے آدم! تم اپنی بیوی کے ساتھ جنت میں سکونت اختیار کرو اور جہاں سے دل چاہے کھاؤ پیو خوش ہو کر لیکن اس درخت کے قریب مت جانا اور اگر تم نے حکم عدولی کی تو تمہارا شمار ظالموں میں ہوگا۔"

آدم نے جب تک حکم عدولی نہیں کی وہ جنت کی نعمتوں سے مستفیض ہوتے رہے اور جب وہ نافرمانی کے مرتکب ہوئے تو جنت کی فضا نے اُن کو رد کر دیا اور وہ اسفل السافلین میں پھینک دیئے گئے۔

"اور ہم نے انسان کو بہترین صناعی کے ساتھ تخلیق کیا اور پھر پھینک دیا اسفل السافلین میں۔" (سورۃ التین)

انسان کے اندر دو دماغ کام کرتے ہیں۔ ایک دماغ جنتی دماغ ہے یعنی آدم کی وہ حیثیت جب وہ نافرمانی کا مرتکب نہیں ہوا تھا اور دوسرا اسفل السافلین کا دماغ ہے جو نافرمانی کے بعد وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیارات کے تحت جنت میں آدم کے اندر صرف ایک دماغ تھا جس کا شیوہ فرمانبردار ہو کر زندگی گزارنا تھا اور جب آدم اپنا اختیار استعمال کر کے نافرمانی کا مرتکب ہوا تو اس دماغ کے ساتھ ایک دوسرا ذیلی دماغ وجود میں آ گیا جو نافرمانی اور حکم عدولی کا دماغ قرار پایا۔ جب تک آدم و حوا جنت کے دماغ کی حدود میں زندگی گزارتے رہے۔ وہ ٹائم اسپیس (Time And Space) کی قید سے آزاد رہے لیکن جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف عمل کیا تو ان کے اوپر ٹائم اسپیس مسلط ہو گیا۔ یعنی آزاد ذہن قید و بند اور صعوبت کی بلاؤں میں گرفتار ہو گیا۔ ٹائم اسپیس میں قید ہو کر زندگی گزارنے کے لئے اس نے نئے اصول و قواعد مرتب کر لئے مثلاً بھوک و پیاس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے کھیتی باڑی کا اہتمام اور محنت و مشقت کے ساتھ انتظار کی زحمت کو بھی گلے لگانا پڑا جب کہ جنت میں اس کے لئے انتظار نام کی کوئی شئے نہیں تھی۔ آدم نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور عفو و درگذر کی درخواست پیش کی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''ہم اپنے بندے بھیجتے رہیں گے جو تمہیں صراط مستقیم کی ہدایت کریں گے اور جو لوگ ان برگزیدہ پیغمبروں کی ہدایت پر عمل پیرا ہوں گے ہم انہیں ان کا اصل وطن جنت دوبارہ عطا فرمادیں گے۔''

آدم جنت میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے مرتکب ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے وہ ربط قائم نہیں رہا جو نافرمانی کے ارتکاب سے پہلے تھا، چونکہ یہ ربط (عارضی طور پر) ٹوٹ گیا تھا، اس لئے جنت کے دماغ نے انہیں رد کر دیا۔ عربی کی ایک مثل ہے کہ ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے۔ لہٰذا ہمیں اس دماغ کو حاصل کرنے کے لئے جو ٹائم اسپیس سے آزاد ہے وہی طریقہ اختیار کرنا ہوگا جس طریقے سے ہم نے اس دماغ کو کھویا ہے یعنی ہم اپنے اختیار کے تحت اس دماغ کو رد کریں جس کی حدود میں رہ کر ہم آزاد دماغ سے دور ہیں اور جس کی حدود کے تعین سے ہمارا وہ ربط قائم نہیں رہا جو جنت میں تھا۔ اس ربط کو تلاش کرنا اور اس ربط کو قائم کرنا قرآن پاک کی زبان میں قیام صلوٰۃ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''قائم کرو صلوٰۃ'' یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا ربط اور تعلق قائم کرو۔ ایسا ربط جو زندگی کے ہر حال و قال میں قائم رہے۔

ہم جب کوئی چیز حاصل کرتے ہیں تو اس کے لئے ہمیں ایثار کرنا پڑتا ہے۔۔۔ وقت کا ایثار، صلاحیت کا ایثار، دماغ اور جسمانی صحت کا ایثار۔ ایثار جتنا بڑھتا چلا جاتا ہے اسی مناسبت سے ہم حصول مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

شعور اور لاشعور

انسان دو رُخ سے مرکب ہے، ایک شعور دوسرا لاشعور۔ شعور اس دماغ کا نام ہے جو بیداری میں کام کرتا ہے اور لاشعور اس دماغ کا نام ہے جو خواب اور نیند میں کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق بیداری کے حواس اور خواب کے حواس ایک ہی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ بیداری کے حواس میں آدمی کے اوپر ٹائم اسپیس (Time and Space) مسلط رہتا ہے اور خواب کی حالت میں آدمی ٹائم اینڈ اسپیس سے آزاد ہو جاتا ہے۔ ٹائم اسپیس سے آزادی حاصل کرنے کے لئے ہمارے سامنے اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں کہ ہم بیداری کے حواس کو مغلوب کریں اور خواب کے حواس کو اپنے لئے زندگی قرار دیں۔ موجودہ صورت حال یہ ہے کہ ہمارے اوپر بیداری کے حواس غالب ہیں اور خواب کے حواس مغلوب ہیں۔ ہم غالب و مغلوب حواس میں رد و بدل ہو رہے ہیں یعنی کبھی ہم بیداری کے حواس میں سرگرم عمل ہوتے ہیں اور کبھی ہم ٹائم اسپیس سے آزاد حواس (خواب) میں زندگی گزارتے ہیں۔ قرآن پاک نے ان حواسوں کا تذکرہ رات اور دن کے نام سے کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ہم داخل کرتے ہیں رات کو دن میں اور داخل کرتے ہیں دن کو رات میں۔''

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

''نکالتے ہیں دن کو رات میں سے اور نکالتے ہیں رات کو دن میں سے۔''

یعنی حواس ایک ہی ہیں۔ ان میں صرف درجہ بندی ہوتی رہتی ہے۔ دن کے حواس میں زمان و مکان کی پابندی ضروری ہے لیکن رات کے حواس میں مکانیت اور زمانیت لازمی نہیں ہے۔ رات کے یہی حواس ہیں جو غیب میں سفر کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں اور ان ہی حواس سے انسان برزخ، اعراف، ملائکہ اور ملاءِ اعلیٰ کا عرفان حاصل کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تذکرے میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

''اور وعدہ کیا ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا اور پورا کیا ان کو دس سے تب پوری ہوئی مدت تیرے رب کی چالیس رات۔''
اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ چالیس رات میں تورات (غیبی انکشافات) ہم نے موسیٰ کو عطا فرمائی۔ فرمان خداوندی بہت زیادہ غور طلب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے چالیس دن میں وعدہ پورا کیا، صرف رات کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ظاہر ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب چالیس دن اور چالیس رات کوہ طور پر قیام فرمایا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ چالیس دن اور چالیس رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اوپر رات کے حواس غالب رہے۔

سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معراج کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''پاک ہے وہ جو لے گیا ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف تاکہ اسے اپنی نشانیوں کا مشاہدہ کروائے۔
رات کے حواس میں (سونے کی حالت میں) ہم نہ کھاتے ہیں۔ نہ بات کرتے ہیں اور نہ ہی ارادتاً ذہن کو دنیاوی معاملات میں استعمال کرتے ہیں۔ قیام صلوٰۃ کا پروگرام ہمیں یہی عمل اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ نماز کی حالت میں ہمارے اوپر تقریباً وہ تمام حواس وارد ہو جاتے ہیں جن کا نام رات ہے۔

نماز اور معراج

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ ''نماز مومن کی معراج ہے۔''

ہم جب معراج کے معنی اور مفہوم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ہمارے سامنے یہ بات آتی ہے کہ معراج دراصل غیبی دنیا کے انکشاف کا متبادل نام ہے۔ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معراج کے حالات جب ہم پڑھتے ہیں توان تمام حالات سے ہمیں غیب میں بسنے والی دنیا کا شعوری طور پر عرفان حاصل ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام قدروں سے ہٹ کر Time and Space کو نظر انداز فرماتے ہوئے جسمانی طور پر مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے۔ وہاں موجود انبیاء نے حضور ﷺ کی امامت میں نماز ادا کی۔ پھر آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ پہلا آسمان، دوسرا آسمان، تیسرا آسمان، چوتھا آسمان، پانچواں آسمان، چھٹا آسمان، ساتواں آسمان اور پھر عرش پر قیام فرمایا۔ آسمانوں میں مقیم حضرات سے ملاقات کی۔ جنت دوزخ کے حالات حضور ﷺ کے سامنے آئے۔ فرشتوں سے گفتگو ہوئی اور پھر حضورؐ کو معراج میں ایسا مقام عطا ہوا کہ جہاں اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا۔ یا اس سے بھی کم۔ اللہ تعالیٰ نے جو دل چاہا اپنے بندے سے راز و نیاز کی باتیں کیں اور ساتھ ہی فرمایا کہ دل نے جو کچھ دیکھا جھوٹ نہیں دیکھا۔ معراج کے اس لطیف اور پُر انوار واقعہ سے یہ بات سند کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے کہ معراج کے معنی اور مفہوم غیب کی دنیا سے روشناسی ہے۔ یہ معراج حضور ﷺ کی معراج ہے۔ رسول ﷺ اپنی امت کے لئے نماز کو معراج فرماتے ہیں۔ یعنی جب کوئی مومن نماز میں قیام کرتا ہے تو اس کے دماغ میں وہ دریچہ کھل جاتا ہے جس میں سے وہ غیب کی دنیا میں داخل ہو کر وہاں کے حالات سے واقف ہو جاتا ہے۔ فرشتوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ نور کے ہالے میں بند ہو کر ٹائم اسپیس سے آزاد ہونے کے بعد اس کی پرواز آسمانوں کی رفعت کو چھو لیتی ہے اور پھر وہ عرش معلیٰ پر اللہ کے سامنے سر بسجود ہو جاتا ہو وہ مومن جو نماز میں معراج حاصل کر لیتا ہے اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کی صفات کا نور بارش بن کر برستا ہے۔ یہ بات ذہن نشیں رکھنا ضروری ہے کہ حضور ﷺ کے کسی امتی کی معراج روحانی طور پر اللہ تعالیٰ کی صفات تک ہوتی ہے یعنی کوئی امتی نماز کے ذریعے فرشتوں سے ہمکلام ہو سکتا ہے، جنت کی سیر کر سکتا ہے اور انتہا یہ کہ ترقی کر کے اللہ تعالیٰ کا عارف بن سکتا ہے۔ ایسے مومن کو یہ شرف حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ عرش و کرسی کو دیکھ لیتا ہے اور اُس کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کا دیدار کر لیتی ہیں۔ کان اللہ تعالیٰ کی آواز سنتے ہیں اور دل اللہ تعالیٰ کی قربت سے آشنا ہو جاتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معراج جسمانی و روحانی ہے

اور یہ ایک ایسا اعلیٰ مقام ہے جو صرف حضور ﷺ کے لئے مخصوص ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور تک رسائی حاصل ہوئی ہے۔ بیت المعمور سے آگے حجاب عظمت، حجاب کبریا اور حجاب محمود کے مقامات ہیں۔ حجاب محمود کے بعد مقام محمود ہے۔ اور یہ وہی مقام اعلیٰ ہے جہاں حضور ﷺ معراج میں اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''ہم نے اپنے بندے سے جو چاہا باتیں کیں۔ دل نے جو دیکھا جھوٹ نہیں دیکھا۔'' (سورہ نجم)

عاشق و محبوب کی نماز

نماز کی حقیقت سے آشنا ہونے کے لئے اپنی روح کا عرفان حاصل کرنا ضروری ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ حضور قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی یعنی جب تک نماز میں حضور قلب نہ ہو اور آدمی تمام وسوسوں اور منتشر خیالی سے آزاد نہ ہو۔ فی الحقیقت اس کی نماز، نماز نہیں ہے۔ یہ ایسا عمل ہے جس کو جسمانی حرکت تو کہا جا سکتا ہے لیکن اس عمل میں روحانی قدریں شامل نہیں ہوتیں۔ جب کوئی بندہ روح کی گہرائیوں کے ساتھ نماز قائم کرتا ہے تو اس کے اوپر سے اس دماغ کی گرفت ٹوٹ جاتی ہے جس دماغ کو ہم نے نافرمانی کا دماغ کہا ہے۔ جب کسی بندے کے اوپر سے نافرمانی کے دماغ کی گرفت کمزور ہو جاتی ہے تو اس کے اوپر جنت کے دماغ کا غلبہ ہو جاتا ہے اور جنت کا دماغ ٹائم اسپیس کی حد بندیوں سے آزاد ہوتا ہے۔ جب ٹائم اسپیس سے آزاد دماغ کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہمارے اوپر انوار کا نزول ہونے لگتا ہے اور حالت نماز میں مفروضہ حواس(Fiction)سے ہمارا رشتہ منقطع ہو جاتا ہے۔ اس بے بری کا نام استغراق ہے۔ یعنی بندہ اللہ کی تجلیات اور انوار میں جذب ہو کر کھو جاتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا کہ جب نماز کا وقت ہو جاتا تو ہم سے ایسے لاتعلق ہو جاتے تھے کہ جیسے کوئی شناسائی نہ ہو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی نماز میں اس قدر قیام فرماتے تھے کہ آپ ﷺ کے پائے مبارک متورم ہو جاتے تھے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز

کتب حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ صبح کی نماز کے لئے آپ ﷺ دیر سے تشریف لائے۔ نماز کے بعد لوگوں کو اشارہ کیا کہ اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہیں پھر فرمایا کہ آج شب جب میں نے اتنی رکعتیں ادا کیں جتنی میرے لئے مقدر تھیں تو میں غنودگی کے عالم میں چلا گیا۔ میں نے دیکھا کہ جمالِ الٰہی بے پردہ میرے سامنے ہے۔ خطاب ہوا "یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! تم جانتے ہو فرشتگان خاص کس امر میں گفتگو کر رہے ہیں؟" عرض کیا "ہاں، اے میرے رب! ان اعمال کی نسبت گفتگو کر رہے ہیں جو گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔" پوچھا۔ "وہ کیا ہیں؟" عرض کیا "صلوٰۃ باجماعت کے لئے قدم اٹھانا، اس کے بعد مسجد میں ٹھہر جانا اور ناگواری کے باوجود وضو کرنا جو ایسا کرے گا اس کی زندگی اور موت دونوں میں خیر ہے۔ وہ گناہوں سے ایسا پاک ہی پاک ہو جائے گا جیسا اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا۔" پھر سوال ہوا "یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! درجات کیا ہیں؟" عرض کیا "کھانا کھلانا، نرمی سے باتیں کرنا، جب دنیا سوئی ہوئی ہو اٹھ کر صلوٰۃ قائم کرنا۔" پھر حکم ہوا "اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھ سے مانگو۔" میں نے عرض کیا۔ "خداوندا! میں نیک کاموں کے کرنے اور برے کاموں سے بچنے اور غریبوں سے محبت کرنے کی توفیق چاہتا ہوں۔ میری مغفرت کر، مجھ پر رحم فرما۔ جب کسی قوم کو تو آزمانا چاہے، مجھے بے آزمائے اٹھا لینا، میں تیری محبت کا اور تجھ سے جو محبت رکھے اس کی محبت کا اور جو عمل مجھ کو تیری محبت کے قریب کر دے اس کی محبت کا خواستگار ہوں۔"

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کسوف (سورج گرہن کے وقت کی نماز) ادا فرما رہے تھے اور بہت دیر تک قرأت، رکوع اور سجود میں مشغول رہے۔ اسی اثناء میں صحابہؓ نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے ایک بار ہاتھ آگے بڑھایا۔ پھر دیکھا کہ آپ ﷺ قدرے پیچھے ہٹے بعد میں لوگوں نے دریافت کیا تو فرمایا کہ اس وقت میرے سامنے وہ تمام چیزیں پیش گئیں جن کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے جنت اور دوزخ کی تمثیل اسی دیوار کے پاس دکھائی گئی۔ میں نے بہشت کو دیکھا کہ انگور کے خوشے لٹک رہے ہیں، چاہا کہ توڑ لوں۔ اگر میں توڑ سکتا تو تم تاقیامت اس کو کھا سکتے تھے پھر میں نے دوزخ کو دیکھا جس سے زیادہ کوئی بھیانک چیز میں نے آج تک نہیں دیکھی۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی نماز

حضرت ابو بکر صدیقؓ جب نماز قائم کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو ان کے اوپر شدت سے رقّت طاری ہو جاتی تھی اور گداز سے معمور فضامیں غیر مسلم عورتیں اور بچے بھی رونے لگتے تھے۔

حضرت عمرؓ کی نماز

حضرت عمرؓ قیام صلوۃ میں اتنے زور سے روتے تھے کہ رونے کی آواز پچھلی صف تک پہنچتی تھی۔ فاروق اعظمؓ فجر کی نماز کی امامت فرمارہے ہیں۔ صحابہ کرامؓ صف در صف ایستادہ ہیں۔ دفعتاً ایک ازلی شقی اور بدبخت خنجر ہاتھ میں لیے ہوئے آگے بڑھتا ہے اور خلیفۂ ثانی کے شکم مبارک کو چاک کر دیتا ہے۔ عمر فاروقؓ غش کھا کر گر پڑتے ہیں۔ خون کا فوارہ ابل پڑتا ہے۔ اس ہولناک منظر میں بھی صفیں اپنی جگہ قائم رہتی ہیں۔ حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ آگے بڑھتے ہیں اور امامت کے فرائض پورے کرتے ہیں۔ دوگانہ نماز پوری ہونے کے بعد خلیفۂ وقت کو اٹھایا جاتا ہے۔

حضرت علیؓ کی نماز

حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب نماز کا ارادہ کرتے تو آپؓ کے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا اور چہرے کا رنگ بدل جاتا تھا۔ آپؓ فرمایا کرتے تھے "اس امانت کو اٹھانے کا وقت آن پہنچا ہے جسے آسمانوں اور زمین کے سامنے پیش کیا گیا لیکن وہ اسے اٹھانے کی ہمت نہ کر سکے۔"

حضرت علیؓ کی ران میں ایک تیر لگا اور آر پار ہو گیا۔ جب تیر نکالنے کی کوشش کی گئی تو آپؓ کو بہت تکلیف محسوس ہوئی۔ کسی صحابیؓ نے مشورہ دیا کہ تیر اس وقت نکالا جائے جب آپؓ نماز میں ہوں۔ چنانچہ آپؓ نے نماز کی نیت باندھی اور اس حد تک یکسو ہو گئے کہ گردوپیش کی کوئی خبر نہ رہی۔ تیر کو نہایت آسانی کے ساتھ نکال کر مرہم پٹی کر دی گئی اور آپؓ کو تکلیف کا قطعاً احساس نہ ہوا۔

حضرت حسنؓ کی نماز

حضرت حسنؓ نے فرمایا کہ نمازی کے لئے تین خصوصی عزتیں ہیں:

پہلی یہ کہ جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سر سے آسمان تک رحمت الٰہی گھٹا بن جاتی ہے اور اس کے اوپر انوار بارش کی طرح برستے ہیں۔

دوسری یہ کہ فرشتے اس کے چاروں طرف جمع ہو جاتے ہیں اور اس کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ اور تیسری بات یہ کہ ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ اے نمازی اگر تو دیکھ لے کہ تیرے سامنے کون ہے اور تو کس سے بات کر رہا ہے تو خدا کی قسم تو قیامت تک سلام نہ پھیرے۔

حضرت انسؓ کی نماز

نماز میں آپ کے اوپر اس قدر محویت طاری ہو جاتی تھی کہ قیام اور سجدہ کا وقفہ طویل سے طویل تر ہو جاتا تھا لوگ سمجھتے تھے کہ بھول گئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی نماز

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب صلوٰۃ (اللہ کے ساتھ ربط) قائم کرتے تھے تو کئی کئی سورتوں کی تلاوت کر جاتے تھے اور اس طرح قیام کرتے تھے کہ لگتا تھا کوئی ستون کھڑا ہے۔ جب سجدہ میں جاتے تو اتنی دیر تک سجدہ میں رہتے تھے کہ حرم شریف کے کبوتر ان کی پیٹھ پر آکر بیٹھ جاتے تھے۔

حضرت اویس قرنیؒ کی نماز

حضرت اویس قرنیؒ ساری رات نہیں سوتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تعجب ہے کہ فرشتے تو عبادت کرتے کرتے تھکتے نہیں اور ہم اشرف المخلوقات ہو کر تھک جائیں اور آرام کی نیند سو جائیں۔

حضرت زین العابدینؒ کی نماز

حضرت زین العابدینؒ ایک روز مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے کہ یکایک مسجد کے چھپر میں آگ لگ گئی اور آناً فاناً بھڑک اٹھی۔ لیکن آپ بدستور نماز میں مصروف رہے۔ یہ واقعہ دیکھ کر لوگ جمع ہو گئے۔ بہت شور مچایا لیکن آپ کو خبر تک نہ ہوئی۔ جب آپ نماز

سے فارغ ہوئے اور باہر تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت ہم نے اتنی زور زور سے آوازیں دیں لیکن آپ نے پرواہ تک نہ کی۔ آپ نے فرمایا کہ تم مجھے دنیا کی آگ سے بچانے کی کوشش کر رہے تھے مگر میں اس وقت خدا کے دربار میں کھڑا ہوا تھا۔

حضرت رابعہ بصریؒ کی نماز

حضرت رابعہ بصریؒ دن رات کا اکثر حصہ نماز میں گزارتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ بخدا اتنی نماز کے قیام سے میری غرض ثواب حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ یہ چند رکعتیں اس لئے ادا کر لیتی ہوں تاکہ قیامت کے دن دوسرے انبیائے کرام کے سامنے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ فرما کر سرخرو ہوں کہ یہ نماز میری امت میں سے ایک عورت کی ہے۔

حضرت سُفیان ثوریؒ کی نماز

حضرت سفیان ثوریؒ ایک دن خانہ کعبہ کے قریب قائم الصلوٰۃ تھے جب آپ سجدے میں گئے تو کسی دشمن نے پاؤں کی انگلیاں کاٹ دیں۔ سلام پھیرا تو خون پڑا ہوا دیکھا اور پھر پاؤں میں تکلیف محسوس کی۔ تب آپ کو معلوم ہوا کہ کسی شخص نے انگلیاں کاٹ ڈالی ہیں۔

حضرت مسلم بن بشارؒ کی نماز

حضرت مسلم بن بشارؒ کی شخصیت بہت بارعب تھی۔ آپ کے رعب کا یہ عالم تھا کہ آپ جب باہر سے گھر میں تشریف لاتے تو گھر والے آپ کے رعب کی وجہ سے بالکل خاموش ہو جاتے تھے لیکن نماز میں وہ اس طرح محو و مستغرق ہو جاتے تھے کہ بچوں کے شور کا آپ کو قطعاً علم نہیں ہوتا تھا۔

ایک دفعہ آپؒ اپنے کمرے میں نماز کی نیت باندھے ہوئے تھے کہ اتفاق سے اس کمرے کے کسی کونے میں آگ لگ گئی لیکن آپ نماز میں مشغول رہے۔ سلام پھیرنے کے بعد گھر والوں نے کہا کہ تمام محلے والے آگ بجھانے کے لئے جمع ہو گئے اور آپ نے نماز نہ چھوڑی حالانکہ ایسے وقت میں تو فرض نماز کی نیت توڑنا بھی جائز ہے۔ آپ نے فرمایا اگر مجھے خبر ہوتی تو ضرور نیت توڑ دیتا۔

ایک عورت کی نماز

حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ مجھے وہ عورت خوب یاد ہے جسے میں نے بچپن میں دیکھا جو بہت عبادت گزار تھی۔ بحالت نماز اس عورت کے چالیس مرتبہ بچھو نے ڈنک مارا مگر اس کی حالت میں ذرہ برابر تغیر نہ ہوا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئی تو میں نے کہا "اے اماں! اس بچھو کو تم نے کیوں نہیں ہٹایا؟" اس نے کہا "اے فرزند! تو ابھی بچہ ہے۔ یہ کیسے جائز تھا، میں اپنے رب کے کام میں مشغول تھی اپنا کام کیسے کرتی؟"

ایک بزرگ کی نماز

حضرت ابوالخیر اقطع رحمتہ اللہ علیہ کے پاؤں میں آکلہ تھا۔ طبیبوں نے مشورہ دیا کہ یہ پاؤں کٹوا دینا چاہئے مگر وہ راضی نہ ہوئے۔ آپ کے مریدوں نے طبیبوں سے کہا کہ نماز کی حالت میں ان کا پاؤں کاٹ دیا جائے کیونکہ اس وقت انہیں اپنی خبر نہیں ہوتی۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ پاؤں کٹا ہوا تھا۔

نماز دُکھوں کا علاج

نماز دراصل ایسا نظام ہے جو انسان کو اپنی روح سے قریب کر دیتا ہے اور جب کوئی بندہ اپنی روح کو جان لیتا ہے تو اس کے سامنے یہ بات آجاتی ہے کہ خود اللہ اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ اب آپ اس بات کا اندازہ لگائیے کہ آپ کی ہستی اس وقت کیا ہوتی ہے اور آپ اللہ کے کتنے قریب ہوتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اس طرز عمل میں ہماری ہر تحریک اللہ کی تحریک پر مبنی ہوتی ہے۔ اس طرز عمل کی نفسیاتی گہرائی پر غور کریں کہ انسان خالصتاً اللہ جب کوئی کام کرتا ہے تو اسے کتنی بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ وہ خوشی اس کے اندر سما جاتی ہے جو اس کی روح کے کونے کونے کو منور کر دیتی ہے۔ اس خوشی سے اس کی روح اتنی ہلکی ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے جسم کو بھول جاتا ہے۔ اگر ہم اپنے بزرگوں کے حالات زندگی پر نظر ڈالیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ گویا وہ اسی قسم کی زندگی گزارتے تھے جس طرح ایک عام آدمی زندگی گزارتا ہے لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ وہ طرز عمل کی لذت سے آشنا تھے جب کہ ہم اس سے آشنا نہیں ہیں۔ کیا سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر امتی کے لئے یہ ممکن نہیں جیسا کہ ہمارے بزرگوں کے لئے ممکن ہوا؟ یقیناً ہم سب کے لئے ممکن ہے لیکن ہم غفلت میں ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے اس لذت سے آشنا ہو کر نماز اور حقیقی نماز کی برکت سے ایک بڑی جماعت کی شکل اختیار کی اور چند لوگوں کی جمعیت نے دنیا کو الٹ پلٹ کر اس کا نقشہ بدل دیا۔ مگر جب مسلمانوں نے نماز کو نماز کی طرح ادا کرنا چھوڑ دیا اور اس مقدس کیمیاء اثر عبادت کو ایک رسم بنا لیا تو قدرت نے اس پاداش میں ہم سے ہر قسم کی سرداری اور حاکمیت چھین لی۔ ہماری روح میں حرارت باقی نہ رہی۔ سوز و گداز، عجز و انکسار، حلم و علم، فہم و عقل اور فکر سلیم سے ہم تہی دامن ہو گئے۔ نماز میں ارتکاز توجہ، روح کا عرفان، دل کا گداز اور اللہ سے دوستی نہ ہو تو ایسی نماز اس جسم کی طرح ہے جس میں روح نہیں ہے۔ اگر ہم اپنی نمازیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر ادا کرتے ہیں تو پھر ہماری نمازیں، نمازیں کیوں نہیں ہیں؟ ہم ان برکات و انعامات سے کیوں بے بہرہ ہیں جن سے ہمارے اسلاف مالا مال تھے؟ اللہ اور اس کے برحق رسول مقبول سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق نماز ہمارے تمام دکھوں کا علاج اور ہمارے اندر ہر زخم کو مندمل کرنے کے لئے مرہم اور ہر درد کا مداوا ہے لیکن ہم نے اپنی مصلحتوں کے پیش نظر اس عمل خیر کو بے روح بنانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔

تمام نبیوں نے خداپرستی اور نیک عمل کی دعوت دی ہے۔ وہ ان مقدس اور پاکباز ہستیوں میں ہیں جن کے اوپر خدا کا انعام ہوا اور جو سعادت اور کامیابیوں کے لئے چُن لئے گئے۔ لیکن سعادت ناآشنا، شقاوت پسند لوگوں نے اللہ کے فرستادہ، صالح اور راست باز قدسی نفس حضرات کی تعلیمات کو فراموش کر دیا اور شیطان کے پیروکار بن گئے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''لیکن ان کے بعد پھر ایسے ناخلف جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کی حقیقت کھودی اور اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے سو قریب ہے ان کی سرکشی ان کے آگے آئے۔'' (سورہ ۱۹۔ آیت ۵۹)

آیت مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ صلوٰۃ عبادت کا جوہر ہے۔ اگر ہم اس کی حقیقت سے باخبر نہ ہوئے تو سب کچھ ضائع ہو گیا۔ علم اخلاقیات پر اگر غور کیا جائے تو ترقی کا سب سے بڑا اور سب سے مؤثر ذریعہ انسان کا ذاتی وصف (Character) ہے اور وصف کی کامل تصویر نماز کی حرکات و سکنات سے بنی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق کردار کی بہترین محرک نماز ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے۔

''قائم کرو صلوٰۃ اور ادا کرو زکوٰۃ۔ یاد رکھو جو کچھ بھی تم اپنے لئے سرمایہ پہلے سے فراہم کروگے اللہ کے پاس اس کے نتائج موجود پاؤ گے۔ تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔'' (پارہ ۲، آیت ۱۱)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔

''اے ایمان والو! صبر اور صلوٰۃ سے سہارا پکڑو، یقین کرو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

(سورہ بقرہ۔ آیت ۱۵۲)

یہی دو قوتیں ہیں جن کے ذریعے ہم اپنی تمام مشکلات، آزمائشوں، تکلیفوں، ذلت ورسوائی سے نجات پا سکتے ہیں۔ اگر مسلمانوں میں یہ دو قوتیں جمع ہو جائیں تو دنیاوی بادشاہت کا سہرا ان کے سر پر سجے گا۔ دین و دنیا میں کبھی ناکام نہ ہوں گے۔ صلوٰۃ روحانیت کا سرچشمہ ہے۔ صلوٰۃ ایک ایسا قلعہ ہے جو برائیوں کے لشکر سے ہماری حفاظت کرتا ہے۔ صلوٰۃ (نماز) انسان کو تمام برائیوں سے روکتی ہے۔ صرف حرکات کو پورا کر لینے کا نام نماز نہیں ہے۔ نماز کی غرض وغایت کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔ قرآن رسمی نماز قائم کرنے کا حکم نہیں دیتا، تمام ارکان کی تکمیل کا حکم دیتا ہے، صاف صاف اور واضح طور پر کہتا ہے کہ ذہنی یکسوئی اور حضور قلب کے بغیر نماز، نماز نہیں ہے۔

''کتاب میں سے جو تم پر وحی اتری اس کو پڑھو اور نماز قائم کرو، بیشک صلوٰۃ بد اخلاقیوں اور برائیوں سے روکتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ اللہ تمہاری کاریگری خوب جانتا ہے۔'' (القرآن ۲۹۔۴۵)

نماز میں خیالات کی یلغار

عام طور سے لوگ اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ نماز میں یک سوئی نہیں ہوتی اور جیسے ہی نماز کی نیت باندھتے ہیں، خیالات کی یلغار ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات تو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ ہم نے نماز میں کون کون سی سورتیں پڑھی ہیں۔ سلام پھیرنے کے بعد کچھ ایسا تاثر قائم ہوتا ہے کہ ایک بوجھ تھا جو اتار کر پھینک دیا گیا۔ نہ کوئی کیفیت ہوتی ہے اور نہ کوئی سرور حاصل ہوتا ہے جب کہ نماز اطمینان قلب اور غیب کی دنیا سے متعارف ہونے کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نماز کی ادائیگی میں اتنی جلدی کرتے ہیں کہ نماز کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ جتنی دیر میں خشوع و خضوع کے ساتھ ایک رکعت بھی ختم نہیں ہوتی اتنی دیر میں پوری نماز ختم کر لی جاتی ہے۔ رکوع و سجود میں اتنی جلدی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے کہ اتنی دیر میں ایک بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی نہیں کہا جا سکتا۔ رکوع میں ذرا جھکے، گھٹنوں پر ہاتھ رکھے، سر اٹھایا، کمر سیدھی بھی نہیں ہوئی کہ سجدے میں چلے گئے، سجدے میں سے اٹھے، ابھی صحیح طرح بیٹھے بھی نہ تھے کہ دوسرا سجدہ کیا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

یاد رکھئے! اس طرح نماز ادا کرنا نماز کی بے حرمتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گستاخی ہے۔ ایسی نماز ہرگز نماز نہیں ہے بلکہ ایک ناقص عمل ہے جو قیامت کے روز ہمارے لئے وجہِ شرمندگی و پشیمانی بن جائے گا اور ہمیں اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو نماز میں چوری کرے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! نماز میں کس طرح چوری کرے گا؟''

فرمایا۔ ''نماز میں اچھی طرح رکوع و سجدہ نہ کرنا نماز میں چوری ہے۔''

اذان کی علمی توجیہہ

اذان حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے زمانے سے رائج ہے۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر مکمل کر لی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔

''تعمیر تو میں نے ختم کر لی ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''لوگوں میں حج کا اعلان کر دو۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا۔

''پروردگار عالم! میری آواز کہاں تک پہنچے گی؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''تم اعلان کر دو، پہنچانا میرے ذمے ہے۔''

عرض کیا۔

''کن الفاظ میں دعوت دوں؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

''کہو۔۔۔لوگو! تم پر قدیم گھر کا حج کرنا فرض کر دیا گیا ہے تو آسمان اور زمین والوں نے سن لیا۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ وہ دور دور کے شہروں سے لبیک کہتے ہوئے کس طرح آتے ہیں۔''

ایک اور روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کوہ قبس پر چڑھ گئے اور انگلیاں اپنے کانوں میں رکھ لیں اور اعلان کیا۔
"لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ لہٰذا تم اپنے پروردگار کا حکم قبول کرو۔"

توروحوں نے مردوں کی پیٹھ میں اور عورتوں کے بطن میں لبیک کہا۔ پس قیامت تک حج کرنے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے اس روز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان پر لبیک کہا۔

ہمارا عام مشاہدہ ہے کہ ہم جب کسی سے ہمکلام ہونا چاہتے ہیں تو اسے اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ متوجہ کرنے کے بہت سے طریقے ہو سکتے ہیں۔ کوئی چیز بجا کر متوجہ کیا جائے، آواز دے کر متوجہ کیا جائے، کسی کے ذریعے پیغام بھیج کر متوجہ کیا جائے یا ذہنی اور روحانی طور پر ارتکاز توجہ کے ساتھ متوجہ کیا جائے۔

ہر مذہب میں اپنے پیروکاروں کو متوجہ کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی طریقہ رائج ہے۔ کہیں گھنٹہ اور گھڑیال بجا کر لوگوں کو پرستش اور عبادت کے لئے جمع کیا جاتا ہے تو کہیں سنکھ بجا کر پجاریوں کو پوجا پاٹ کی دعوت دی جاتی ہے اور لوگوں کو ایک مرکز پر جمع کیا جاتا ہے۔

نوعِ انسانی میں جو چیز رائج ہو جاتی ہے وہ برقرار رہتی ہے۔ صرف طرزوں میں تبدیلی واقع ہوتی رہتی ہے۔ اسلام نے امت مسلمہ کو ایک مرکز پر جمع کرنے اور اللہ کی پرستش کے لئے بلانے کا جو طریقہ وضع کیا ہے، اس کا نام "اذان" ہے۔ اذان اپنی جگہ عبادت بھی ہے۔ اسلام نے اللہ کے نام کے منادی کرنے والوں کو عزت سے سرفراز کیا ہے۔ ایک آدمی صاف ستھرے لباس کے ساتھ ایک اونچے مقام پر کھڑا ہو کر ادب و احترام کے جذبے سے سرشار یہ آواز بلند صدا لگاتا ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرْ اَللّٰہ اَکْبَرْ پھر وہ اللہ کی بادشاہی اور حاکمیت کی شہادت دیتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دیتا ہے۔ پھر وہ اپنے دائیں بائیں اعلان کرتا ہے، نماز خیر و برکت ہے، نماز فلاح دارین ہے۔ یہ اعلان اللہ کی بڑائی سے شروع ہوتا اور اللہ کی عظمت و رحمت پر ختم ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اذان سے یہ بات پوری طرح واضح کر دی جاتی ہے کہ ہر کام کی ابتدا اور ہر کام کی انتہا اللہ ہے۔ اذان دینے والا بندہ خوش الحان ہونا چاہئے۔ اس کے دل و دماغ روشن اور پاکیزہ ہونے چاہئیں اس لئے کہ آواز کے ساتھ جذبات بھی نشر ہوتے ہیں۔ اگر مؤذن کے جذبات لطیف نہیں ہیں اور اس کا دماغ محلہ سے آنے والی خوراک اور روٹیوں میں ملوث ہے تو ایسے آدمی کا ذہن گداز سے خالی ہوگا اور جب ذہن میں گداز نہیں ہوگا تو آواز کے صوتی اثرات دوسرے لوگوں کو متاثر نہیں کریں گے۔ نمازیوں کے اوپر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ مؤذن کو اس کے شایان شان درجہ دیں اور اس کی عزت و تکریم میں کمی نہ آنے دیں۔

وضواور سائنس

سائنسی تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ نباتات، جمادات، حیوانات اور انسانی زندگی ایک برقی نظام کے تحت رواں دواں ہے۔انسانی جسم سے حاصل ہونے والی بجلی کی طاقت ایک ٹارچ یا جیبی ریڈیو چلانے کے لئے کافی ہے۔ تحقیق سے ثابت ہوا کہ کسی درخت کے پتے پر مکھی بیٹھ کر اس کے ریشوں کو حرکت دیتی ہے تو اس پتے میں برقی رو دوڑنے لگتی ہے۔ ارسطو نے بتایا ہے کہ تارپیڈو (Torpedo) مچھلی اپنی برقی قوت سے انسان کو چونکا سکتی ہے۔اپنی خوراک حاصل کرنے کیلئے ریت میں چھپ جاتی ہے اور جب مچھلیاں پاس آتی ہیں تو اپنے اندر کام کرنے والی برقی رو سے انہیں بیہوش کر دیتی ہے۔ ۱۸۸۵ء کا واقعہ ہے کہ ایڈ برگ میں ایک سیاہ لڑکا پایا گیا جس کے جسم پر انگلی چھو جانے سے بجلی کا کرنٹ محسوس ہوتا تھا۔اس لڑکے کی عام نمائش ہوئی۔ڈاکٹر جانسن نے اس کو اپنے پاس ملازم رکھ لیا اور اس پر تجربات کئے۔انہوں نے دیکھا کہ اس لڑکے کے سر کے نزدیک خاص کر زبان چھونے سے زیادہ زور کا دھکا محسوس ہوتا ہے۔ڈاکٹر اسٹون اور بہت سے ماہرین برق نے اسے دیکھا تو حیرت سے ان کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔ڈاکٹر اے ڈبلیو ملٹن، افریقہ کے مشہور سیاح کا بیان ہے کہ انہوں نے غصہ میں ایک نیگرو کو مارنا شروع کر دیا تو دیکھا کہ جہاں جہاں کوڑا اس کے جسم پر لگا تو وہاں سے بجلی کے شرارے نکلے۔ یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ انسان کے جسم میں سوئی چبھونے اور گرم و سرد پانی میں بھگونے سے ایک ہلکی برقی رو پیدا ہوتی ہے۔ معمولی آواز، روشنی، ذائقہ اور بُو کے احساسات سے بھی انسانی جسم میں برقی رو پیدا ہوتی ہے۔

قدرت کا یہ عجیب سربستہ راز ہے کہ انسان کے اندر بجلی پیدا ہوتی رہتی ہے اور پورے جسم میں سے دَور کر کے پیروں کے ذریعے ارتھ ہو جاتی ہے۔

نماز کے لئے وضو کرنا ضروری ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی بندہ وضو کی نیت کرتا ہے تو روشنیوں کا بہاؤ ایک عام ڈگر سے ہٹ کر اپنی راہ تبدیل کر لیتا ہے۔ وضو کرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے اعضاء میں سے برقیے نکلتے رہتے ہیں۔ اور اس عمل سے اعضائے جسمانی کو ایک نئی طاقت اور قوت حاصل ہوتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”بے شک بندہ جب وضو کرلے اور اچھی طرح کرلے پھر نماز کے لئے کھڑا ہو جائے تو اللہ اس کی جانب توجہ فرماتا ہے، اس سے سرگوشی فرماتا ہے اور اس کی جانب سے توجہ نہیں پھیرتا جب تک کہ وہ شخص خود اپنی توجہ پھیر لے دائیں بائیں توجہ کرلے۔“

ہاتھ دھونا

جب ہم وضو کے لئے ہاتھوں کو دھوتے ہیں تو انگلیوں کے پوروں میں سے نکلنے والی شعاعیں ایک ایسا حلقہ بنا لیتی ہیں جس کے نتیجے میں ہمارے اندر دَور کرنے والا برقی نظام تیز ہو جاتا ہے اور برقی رو ایک حد تک ہاتھوں میں سمٹ آتی ہے۔ اس عمل سے ہاتھ خوبصورت ہو جاتے ہیں۔ صحیح طریقہ پر وضو کرنے سے انگلیوں میں ایسی لچک پیدا ہو جاتی ہے جس سے آدمی کے اندر تخلیقی صلاحیتوں کو کاغذ یا کینوس پر منتقل کرنے کی خفیہ صلاحیتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔

کُلّی کرنا

ہاتھ دھونے کے بعد ہم کُلّی کرتے ہیں۔ کُلّی کرنے سے جہاں منہ کی صفائی ہوتی ہے وہاں دانتوں کی بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ جبڑے مضبوط ہو جاتے ہیں اور دانتوں میں چمک پیدا ہو جاتی ہے۔ قوت ذائقہ بڑھ جاتی ہے اور آدمی ٹانسلز کی بیماری سے محفوظ رہتا ہے۔

وضو کرتے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسواک کی تاکید فرمائی ہے۔ آنحضرتﷺ کا ارشاد ہے کہ ”مسواک منہ کو صاف اور بینائی کو تیز کرتی ہے۔ مسواک آدمی کے اندر فصاحت پیدا کرتی ہے۔“

ناک میں پانی ڈالنا

کُلّی کرنے کے بعد ناک میں پانی ڈالا جاتا ہے۔ ناک انسانی جسم میں ایک نہایت اہم اور قابل توجہ عضو ہے۔ ناک کی زبردست صلاحیت یہ ہے کہ آواز میں گہرائی اور سہانا پن پیدا کرتی ہے۔ ذرا انگلیوں سے ناک کے نتھنوں کو دبا کر بات کرنے کی کوشش کیجئے۔ آپ کو فرق معلوم ہو جائے گا۔ ناک کے اندر پردے آواز کی خوبصورتی میں ایک مخصوص کردار ادا کرتے ہیں۔ کاسۂ سر کو روشنی فراہم کرتے ہیں۔ ناک کے خاص فرائض میں صفائی کے کام کو بڑا دخل ہے۔ یہ پھیپھڑوں کے لئے ہوا کو صاف، مرطوب، گرم اور موزوں بناتی ہے۔ ہر آدمی کے اندر روزانہ تقریباً پانچ سو مکعب فٹ ہوا ناک کے ذریعے داخل ہوتی ہے۔ ہوا کی اتنی بڑی مقدار سے ایک بڑا کمرہ بھرا جا سکتا ہے۔ برف باری کے موسم میں منجمد اور خشک دن آپ برف پوش میدان میں اسکیئنگ (Skiing)

شروع کر دیں لیکن آپ کے پھیپھڑے خشک ہوا سے کوئی دل چسپی نہیں رکھتے۔ وہ اس کی ایک رمق قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ انہیں اس وقت بھی ایسی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے جو گرم اور مرطوب فضا میں ملتی ہے یعنی وہ ہوا جس میں اسّی فیصد رطوبت ہو اور جس کا درجۂ حرارت نوّے درجہ فارن ہائیٹ سے زیادہ ہو۔

پھیپھڑے جراثیم سے پاک، دھوئیں یا گرد و غبار اور آلودگیوں سے مصفا ہوا طلب کرتے ہیں۔ ایسی ہوا فراہم کرنے والا معمولی ائیر کنڈیشنر (Air-conditioner) ایک چھوٹے ٹرنک کے برابر ہوتا ہے لیکن ناک کے اندر نظام قدرت نے اس کو اتنا مختصر اور مجتمع (Integrated) کر دیا ہے کہ وہ صرف چند انچ لمبا ہے۔

ناک ہوا کو مرطوب بنانے کے لئے تقریباً چوتھائی گیلن نمی روزانہ پیدا کرتی ہے۔ صفائی اور دوسرے سخت کام نتھنوں کے بال انجام دیتے ہیں۔ ناک کے اندر ایک خوردبینی جھاڑو ہے۔ اس جھاڑو کے اندر غیر مرئی روئیں ہوتے ہیں جو ہوا کے ذریعے معدہ کے اندر پہنچنے والے مضر جراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ جراثیم کو اپنے مشینی انداز میں پکڑنے کے علاوہ ان غیر مرئی روؤں کے پاس ایک اور دفاعی ذریعہ ہے جسے انگریزی میں Lysozium کہتے ہیں۔ اس دفاعی ذریعہ سے ناک آنکھوں کو Infection سے بچاتی ہے۔

جب کوئی نمازی وضو کرتے وقت ناک کے اندر پانی ڈالتا ہے تو پانی کے اندر کام کرنے والی برقی روان غیر مرئی روؤں کی کارکردگی کو تقویت پہنچاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ بے شمار پیچیدہ بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

چہرہ دھونا

چہرہ دھونے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ اس سے عضلات میں لچک اور چہرہ کی جلد میں نرمی اور لطافت پیدا ہو جاتی ہے۔ گرد و غبار سے بند مسامات کھل جاتے ہیں، چہرہ روشن، پرکشش اور بارعب ہو جاتا ہے۔ دوران خون کم یا زیادہ ہو تو اس کے اندر اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ منہ دھوتے وقت جب پانی آنکھوں میں جاتا ہے تو اس سے آنکھوں کے عضلات کو تقویت پہنچتی ہے، ڈھیلے میں سفیدی اور پُتلی میں چمک غالب آ جاتی ہے۔ وضو کرنے والے بندے کی آنکھیں پرکشش، خوبصورت اور پُرخمار ہو جاتی ہیں۔ چہرہ پر تین بار ہاتھ پھیرنے سے دماغ پر سکون ہو جاتا ہے۔

کہنیوں تک ہاتھ دھونا

کہنیوں تک ہاتھ دھونے میں یہ مصلحت پوشیدہ ہے کہ اس عمل سے آدمی کا تعلق براہ راست سینے کے اندر ذخیرہ شدہ روشنیوں سے قائم ہو جاتا ہے اور روشنیوں کا ہجوم ایک بہاؤ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس عمل سے ہاتھوں کے عضلات مضبوط اور طاقتور ہو جاتے ہیں۔

مسح کرنا

کاسئہ سر کے اوپر بال آدمی کے اندر اینٹینا (Antenna) کا کام کرتے ہیں۔ یہ بات ہر باشعور شخص جانتا ہے کہ آدمی اطلاعات کے ذخیرے کا نام ہے۔ جب تک اسے کسی عمل کے بارے میں اطلاع نہ ملے وہ کوئی کام نہیں کر سکتا۔ مثلاً کھانا ہم اس وقت کھاتے ہیں جب ہمیں بھوک لگتی ہے، پانی اس وقت پیتے ہیں جب ہمارے اندر پیاس کا تقاضا ہوتا ہے، سونے کے لئے بستر پر اس وقت لیٹتے ہیں جب ہمیں یہ اطلاع ملتی ہے کہ اب ہمارے اعصاب کو آرام کو ضرورت ہے۔ خوشی کے جذبات و احساسات ہمارے اوپر اس وقت مظہر بنتے ہیں جب ہمیں خوشی سے متعلق کوئی اطلاع فراہم کی جاتی ہے اسی طرح غیظ و غضب کی حالت کا انحصار بھی اطلاع پر ہے۔

وضو کرنے کی نیت دراصل ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کر دیتی ہے کہ ہم یہ کام اللہ کے لئے کر رہے ہیں۔ وضو کے ارکان پورے کرنے کے بعد جب ہم سر کے مسح تک پہنچتے ہیں تو ہمارا ذہن غیر اللہ سے ہٹ کر اللہ کی ذات میں مرکوز ہو چکا ہوتا ہے۔ مسح کرتے وقت جب ہم سر پر ہاتھ پھیرتے ہیں تو سر کے بال (Antenna) ان اطلاعات کو قبول کرتے ہیں جو ہر قسم کی کثافت، محرومی اور اللہ سے دوری کے متضاد ہیں۔ یعنی بندہ کا ذہن اس اطلاع کو قبول کرتا ہے جو مصدر اطلاعات (اللہ تعالیٰ) سے براہ راست ہم رشتہ ہے۔

گردن کا مسح

ماہرینِ روحانیات نے انسانی جسم کو چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصہ ''حبل الورید'' ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''میں رگ جان سے زیادہ قریب ہوں''۔ یہ رگِ جان (حبل الورید) سر اور گردن کے درمیان میں واقع ہے۔ گردن کا مسح کرنے سے انسانی جسم کو ایک خاص توانائی حاصل ہوتی ہے جس کا تعلق ریڑھ کے اندر حرام مغز اور تمام جسمانی جوڑوں سے ہے۔ جب کوئی نمازی

گردن کا مسح کرتا ہے تو ہاتھوں کے ذریعے برقی رو نکل کر رگ جان میں ذخیرہ ہو جاتی ہے اور ریڑھ کی ہڈی کو اپنی گزرگاہ بناتے ہوئے جسم کے پورے اعصابی نظام میں پھیل جاتی ہے جس کے ذریعے اعصابی نظام کو توانائی ملتی ہے۔

پیروں کا مسح کرنا یا دھونا

جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں کہ دماغ اطلاعات قبول کرتا ہے اور یہ اطلاعات لہروں کے ذریعے منتقل ہوتی ہیں۔ اطلاع کی ہر لہر ایک وجود رکھتی ہے۔ وجود کا مطلب متحرک رہنا ہے۔ قانون یہ ہے کہ روشنی ہو یا پانی اس کے لئے بہاؤ ضروری ہے اور بہاؤ کے لئے ضروری ہے کہ اس کا کوئی مظہر بنے اور وہ خرچ ہو۔ جب کوئی بندہ پیر دھوتا ہے تو زائد روشنیوں کا ہجوم (Poison) پیروں کے ذریعے ارتھ (Earth) ہو جاتا ہے اور جسم انسانی زہریلے مادوں سے محفوظ رہتا ہے۔

نماز ادا کرنے کا صحیح طریقہ

وضو کرنے کے بعد نہایت آرام دہ نشست سے قبلہ رُخ بیٹھ جائیں۔ تین دفعہ درود شریف صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلیٰ حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھیں۔ پھر تین مرتبہ استغفار اَسْتَغْفِرُاللہ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہ پڑھ کر آنکھیں بند کر لیں۔ ایک منٹ، تین منٹ یا پانچ منٹ جتنا آپ کو وقت مل جائے۔ یہ تصور قائم کریں کہ مجھے اللہ دیکھ رہا ہے۔ اس کے بعد کھڑے ہو کر نیت باندھ لیں۔

نماز میں کھڑے ہوتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ دونوں پیر ایک دوسرے کے متوازی ہوں اور ان کے درمیان اندازاً چھ انچ کا فاصلہ رہے۔ نماز کے تمام ارکان میں ریڑھ کی ہڈی سیدھی رکھی جائے جبکہ سر تھوڑا سا جھکا ہوا ہو۔ نگاہ سجدہ کی جگہ مرکوز رہے۔ دونوں پیر ایک جگہ جمے رہیں، ہلائے جلائے نہ جائیں۔ دوران قیام سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ کے بعد سورہ فاتحہ اور قرآن پاک کی آیتیں الگ الگ الفاظ ادا کر کے پڑھیں۔ الفاظ خود توجہ سے سنیں اور یہ دیکھیں کہ ایک ایک لفظ الگ الگ ادا ہو رہا ہے۔ زیادہ بہتر اور مناسب یہ ہے کہ ان سورتوں کا ترجمہ یاد کر لیں۔ جو سورتیں آپ کو حفظ ہیں، عربی پڑھتے وقت ان کے ترجمے پر بھی دھیان دیں۔ جب آپ کی توجہ قرآن پاک میں مرکوز ہو جائے گی تو آپ گرد و پیش سے بے خبر ہو جائیں گے اور نماز میں یکسوئی نصیب ہو گی۔ یہی وہ یک سوئی ہے جسے قیام صلوٰۃ یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطہ کہا گیا ہے۔

ارکانِ نماز کی سائنسی توجیہہ

نیت باندھنے اور قیام صلوٰۃ میں انسانی دماغ پر کیا اثرات قائم ہوتے ہیں اس کی علمی اور سائنسی توجیہہ یہ ہے:

نیت باندھنا

دماغ میں کھربوں خلیے کام کرتے ہیں اور خلیوں میں برقی رو دوڑتی رہتی ہے۔ اس برقی رو کے ذریعے خیالات شعور اور تحت الشعور سے گزرتے رہتے ہیں، اس سے بہت زیادہ لاشعور میں۔ دماغ میں کھربوں خلیوں کی طرح کھربوں خانے بھی ہوتے ہیں۔ دماغ کا

ایک خانہ وہ ہے جس میں برقی رو فوٹو لیتی رہتی ہے اور تقسیم کرتی رہتی ہے۔ یہ فوٹو بہت ہی زیادہ تاریک ہوتا ہے یا بہت زیادہ چمک دار۔ ایک دوسرا خانہ ہے جس میں کچھ اہم باتیں ہوتی ہیں۔ ان اہم باتوں میں وہ باتیں بھی ہوتی ہیں جن کو شعور نے نظر انداز کر دیا ہے اور جن کو ہم روحانی صلاحیت کا نام دے سکتے ہیں۔ نمازی جب ہاتھ اٹھا کر سر کے دونوں طرف کانوں کی جڑ میں انگوٹھے رکھ کر نیت باندھتا ہے تو ایک مخصوص برقی رو نہایت باریک رگ کو اپنا کنڈ نسر بنا کر دماغ میں جاتی ہے اور دماغ کے اندر اس خانے کے خلیوں (Cells) کو چارج کر دیتی ہے جس کو شعور نے نظر انداز کر دیا تھا۔ یہ خلیے چارج ہوتے ہیں تو دماغ میں روشنی کا ایک جھماکا ہوتا ہے اور اس جھماکے سے تمام اعصاب متاثر ہو کر اس خانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں جس میں روحانی صلاحیتیں مخفی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ہاتھ کے اندر ایک تیز برقی رو دماغ میں سے منتقل ہو جاتی ہے جب کانوں سے ہاتھ ہٹا کر ناف کے اوپر اَللہُ اَکبَرْ کہہ کر باندھے جاتے ہیں تو ہاتھوں کے کنڈ نسر سے ناف (ذیلی جنریٹر) میں بجلی کا ذخیرہ ہو جاتا ہے۔ زیر ناف ہاتھ باندھنے کی صورت میں جنسی اعضاء جو نظام برقی کا ایک قوی عضو ہیں، کو طاقت ملتی ہے تاکہ نوع انسانی کی نسل دوسری نوعوں سے ممتاز اور مشرف رہے۔ اب سُبحَانکَ اَللّٰھُمَّ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے ہی یہ الفاظ ادا ہوتے ہیں، روح اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ صفاتِ الٰہیہ میں جذب ہو جاتی ہے اور پورے جسمانی نظام میں اللہ کی صفات روشنی بن کر سرایت کر جاتی ہے۔ جسم کا رُواں رُواں اللہ کی پاکی بیان کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّ عًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰه

ترجمہ: "اگر ہم اتارتے یہ قرآن ایک پہاڑ پر تو تُو دیکھتا وہ دب جاتا، پھٹ جاتا اللہ کی خشیئت سے۔" (پارہ ۲۸۔ سورۂ حشر، آیت ۲۱)

آیتِ مقدسہ کا مفہوم یہ ہے کہ نماز شروع کرتے ہی انوارِ الٰہی ذخیرہ کرنے کی وہ صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے جس کے پہاڑ بھی متحمل نہیں ہو سکتے۔

سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ کے بعد جب نمازی قرآن پڑھتا ہے تو وہ شعوری طور پر اپنی نفی کر دیتا ہے اور قرآن کے انوار اس کے سامنے آ جاتے ہیں۔ وہ اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ بیشک اللہ نے مجھے اس کا اہل بنایا ہے کہ میں قرآن کے انوار سے مستفیض ہو سکتا ہوں۔

سینہ پر ہاتھ باندھنا

خواتین نیت کے بعد جب سینہ پر ہاتھ باندھتی ہیں تو دل کے اندر صحت بخش حرارت منتقل ہوتی ہے اور وہ غدود نشوونما پاتے ہیں جن کے اوپر بچوں کی غذا کا انحصار ہے۔ نماز قائم کرنے والی ماؤں کے دودھ میں یہ تاثیر پیدا ہو جاتی ہے کہ بچوں کے اندر براہ راست انوار

کاذخیرہ ہوتا رہتا ہے جس سے ان کے اندر ایسا پیٹرن(Pattern)بن جاتا ہے جو بچوں کے شعور کو نورانی بناتا ہے۔ایسے بچوں میں رضا و تسلیم کی کیفیت پیدا ہو کر بچوں میں خوش رہنے کی عادت ڈالتی ہے۔ نمازی ماؤں کے بچوں کے اندر گہرائی میں تفکر کرنے اور لطیف سے لطیف تر معانی پہنانے اور سمجھ بوجھ کی صلاحیتیں روشن ہو جاتی ہیں۔

رکوع

جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں کہ دماغی خلیوں اور برقی رو سے تمام اعصاب کا تعلق ہے۔ تمام اعصاب پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ یہ برقی رو کتنے قسم کی ہے، کتنی تعداد پر مشتمل ہے،اس کا شمار کیا ہے، آدمی کسی ذریعہ سے گن نہیں سکتا۔البتہ یہ برقی رو دماغی خلیوں سے باہر آتی ہے اور پھر دیکھنے، چکھنے، سونگھنے، سوچنے، بولنے اور چھونے کی حِس بناتی ہے۔ یہ برقی رو اُمّ الدماغ میں سے چل کر ریڑھ کی ہڈی کے حرام مغز(Spinal Cord) سے گزرتی ہوئی کمر کے آخری جوڑ میں داخل ہو کر پورے اعصاب میں تقسیم ہو جاتی ہے اور یہی تقسیم حواس بن جاتی ہے۔

نمازی جب رکوع میں جھکتا ہے تو حِسیں(Senses) بنانے کا فارمولا اُلٹ جاتا ہے یعنی حواس براہ راست دماغ کے اندرونی رخ کے تابع ہو جاتے ہیں اور دماغ یک سُو ہو کر ایک نقطہ پر اپنی لہریں منعکس کرنا شروع کر دیتا ہے۔ رکوع کے بعد جب نمازی قیام کرتا ہے تو دماغ کے اندر کی روشنیاں دوبارہ پورے اعصاب میں تقسیم ہو جاتی ہیں جس سے انسان سراپا نور بن جاتا ہے۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِىْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِىْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۙ

ترجمہ: "اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا،اس کے نور کی مثال مانند اس طاق کے ہے کہ بیچ اس کے چراغ ہو،وہ چراغ شیشہ کے قندیل کے بیچ ہے،وہ قندیل شیشہ کا گویا کہ چمکتا تارا ہے،وہ چراغ روشن کیا جاتا ہے زیتون کے مبارک درخت سے کہ نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف ہے۔ نزدیک ہے کہ تیل اس کا روشن ہو جاوے اور اگرچہ اس کو آگ نہ لگے،روشنی اوپر روشنی کے،اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف راہ دکھاتا ہے اور اللہ بیان کرتا ہے مثالیں لوگوں کے واسطے،اور اللہ ہر چیز کے ساتھ جاننے والا ہے۔(سورۂ نور۔آیت ۳۵)

رکوع میں اس قدر جھکیں کہ سر اور ریڑھ کی ہڈی متوازی رہے۔ نگاہیں پیر کے انگوٹھوں کے ناخن پر مرکوز رہیں۔ ہاتھ دونوں گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ ٹانگوں میں تناؤ رہے۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم تین بار، پانچ بار یا سات بار کہہ کر اس طرح کھڑے ہوں جیسے کوئی فوجی اٹینشن(Attention) ہوتا ہے۔

رکوع میں نمازی ہاتھ کی انگلیوں سے جب گھٹنوں کو پکڑتا ہے تو ہتھیلیوں اور انگلیوں کے اندر کام کرنے والی بجلی گھٹنوں میں جذب ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے گھٹنوں کے اندر صحت مند لعاب برقرار رہتا ہے اور ایسے لوگ گھٹنوں اور جوڑوں میں درد سے محفوظ رہتے ہیں۔

سجدہ اور ٹیلی پیتھی

روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار دو سو بیاسی (۱۸۶۲۸۲) میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے اور زمین کے گرد ایک سیکنڈ میں آٹھ دفعہ گھوم جاتی ہے۔ جب نمازی سجدہ کی حالت میں زمین پر سر رکھتا ہے تو اس کے دماغ کے اندر کی روشنیوں کا تعلق زمین سے مل جاتا ہے اور ذہن کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار دو بیاسی میل فی سیکنڈ ہو جاتی ہے۔ دوسری صورت یہ واقع ہوتی ہے کہ دماغ کے اندر زائد خیالات پیدا کرنے والی بجلی براہ راست زمین میں جذب (Earth) ہو جاتی ہے اور بندہ لاشعوری طور پر کششِ ثقل (Gravity) سے آزاد ہو جاتا ہے اور اس کا براہ راست تعلق خالقِ کائنات سے ہو جاتا ہے۔ روحانی قوتیں اس حد تک بحال ہو جاتی ہیں کہ آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹ کر اس کے سامنے غیب کی دنیا آجاتی ہے۔

جب نمازی فضا اور ہوا کے اندر سے روشنیاں لیتا ہوا سر، ناک، گھٹنوں، ہاتھوں اور پیروں کی بیس انگلیاں قبلہ رُخ زمین سے ملا دیتا ہے یعنی سجدے میں چلا جاتا ہے تو جسمِ اعلیٰ کا خون دماغ میں آجاتا ہے اور دماغ کو تغذیہ فراہم کرتا ہے۔ کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہو کر انتقال خیال (Telepathy) کی صلاحیتیں اجاگر ہو جاتی ہیں۔

سجدہ میں آنکھیں بند کر لیں اور یہ تصور قائم کریں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں۔ اس تصور کو قائم کرتے ہوئے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار، پانچ بار یا سات بار پڑھیں۔ جب کوئی بندہ اللہ کے لئے اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتا ہے تو کائنات اس کے سامنے سر بسجود ہو جاتی ہے اور شمس و قمر اس کے لئے مسخر ہو جاتے ہیں۔

جلسہ

جلسہ میں نگاہ سجدہ کی جگہ قائم رکھیں اور اطمینان سے اتنی دیر بیٹھیں جتنی دیر میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کم سے کم تین بار پڑھا جا سکتا ہے۔

دونوں سجدے ادا کر کے ٹھہر ٹھہر کر التحیات پڑھیں اور ساتھ ساتھ معنی پر بھی غور کرتے جائیں۔

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ (سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت) کے الفاظ یہ ثابت کرتے ہیں کہ نمازی کے ساتھ دوسری ماورائی مخلوق بھی نماز میں شریک ہے جس کو سلام کیا جارہا ہے۔

سلام پھیرتے وقت یہ تصور ہونا چاہئے کہ ہمارے ساتھ جنات اور فرشتوں نے بھی نماز ادا کی ہے۔

دعا مانگنے کا طریقہ

خالق کون و مکاں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

"مجھ سے دعا مانگا کرو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری عبادت سے رُو گردانی کرتے ہیں وہ ضروری ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہونگے۔"

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے:

"تم میں سے جس شخص کو دعا مانگنے کی توفیق مل گئی تو یوں سمجھو گویا اس کے اوپر رحمت کے دروازے کھل گئے۔"

"دعا کے سوا کوئی چیز تقدیر کے فیصلے میں ترمیم نہیں کراسکتی اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی۔"

"دعا عبادت کا مغز ہے، مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے۔"

نماز کے بعد دعا کرتے وقت اس بات کا مراقبہ (تصور قائم) کریں کہ میں عرش کے نیچے اپنے خالق کے آگے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں جو اتنا بڑا اور عظیم ہے کہ اگر اس سے روزانہ ایک لاکھ خواہشیں بھی کی جائیں تو وہ انہیں پوری کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ جب تک دل مطمئن نہ ہو دعا کرتے رہیں۔ دعاؤں کو بار بار دہرانے سے دل میں گُداز پیدا ہوتا ہے، ایسا گُداز جو آنکھوں کے راستے بہہ نکلتا ہے اور اللہ رب العزت کو اپنے بندوں کے آنسو بہت عزیز ہیں۔

نماز میں رکعتوں کی تعداد

اوقات نماز	سنت قبل فرض	فرض	سنت بعد فرض	نوافل	میزان
فجر	۲ مؤکدہ	۲	---	---	۴
ظہر	۴مؤکدہ	۴	۲مؤکدہ	۲	۱۲
عصر	۴غیر مؤکدہ	۴	---	---	۸
مغرب	---	۳	۲مؤکدہ	۲	۷
عشاء	۴مؤکدہ	۴	۲مؤکدہ	۲وتر سے پہلے	۱۷
			۳وتر واجب	۲بعد میں	
جمعہ	۴مؤکدہ	۲	۴مؤکدہ	۲	۱۴
			۲غیر مؤکدہ		

اوقات نماز میں تعین کی اہمیت و حکمت

فجر کی نماز

پس اللہ کی تسبیح بیان کرو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے اور رات ہونے پر اور دن کے کناروں پر (القرآن)
انسانی زندگی کا تعلق مظاہراتی دنیا اور جسمانی اعضاء سے ہے۔ جسمانی اعضاء کو طاقت پہنچانے کے لئے انسان ایسے کام کرتا ہے جس سے اس کو مظاہراتی دنیا کا آرام و آسائش مہیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے دن کو کسبِ معاش کے لئے بنایا ہے۔ تاکہ بندہ مقررہ اوقات میں محنت مزدوری سے جسمانی تقاضے پورے کرکے زندگی کے ماہ و سال آرام و آسائش سے گزارے۔ فجر کی نماز ادا کرنا دراصل اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیند سے جو آدھی موت ہے عقل و شعور کے ساتھ بیدار کیا اور ہمیں اس قابل بنایا کہ ہم اپنے جسمانی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد اور کوشش کریں۔ فجر کی نماز ادا کرنے میں جہاں اللہ تعالیٰ کے شکر کی ادائیگی ہے وہاں ذہن کو اس طرف متوجہ کرنا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ رزاق ہے۔ اس نے ہی ہمارے لئے وسائل پیدا کئے ہیں اور ہمیں اتنی قوت عطا کی ہے کہ ہم اللہ کی زمین پر اپنا رزق تلاش کریں اور باعزت زندگی گزاریں۔ اس کے علاوہ جسمانی اور روحانی طور پر جو فوائد حاصل ہوتے ہیں وہ یہ ہیں کہ صحت مند شعاعوں سے ہمارے اندر طاقت اور انرجی (Energy) پیدا ہوتی ہے، ایسی طاقت اور انرجی جو تمام موجودات کو متحرک رکھنے کے لئے ایک عظیم قوت اور طاقت ہے۔ ان شعاعوں کے اندر وہ تمام حیاتین (Vitamin) وافر مقدار میں موجود ہوتے ہیں جو زندگی کو برقرار رکھنے میں اہم کردار انجام دیتے ہیں۔

نمازی جب گھر کی چاردیواری اور بند کمروں سے نکل کر کھُلی ہوا اور صاف روشنی میں آتا ہے تو اس کو سانس لینے کے لئے صاف فضا میسر آتی ہے۔ فضا اور ہوا صاف ہو تو تندرستی قائم رہتی ہے۔ خواتین کے لئے گھر کے آنگن اور مردوں کے لئے مسجدیں تازہ ہوا اور روشنی فراہم کرتی ہیں۔ زندگی کو قائم رکھنے کے لئے بنیادی چیزوں میں صاف ہوا اور روشنی کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اگر آدمی کچھ عرصہ ہوا اور روشنی سے محروم رہے تو اس کی جان کو طرح طرح کے روگ لگ جاتے ہیں اور وہ بالآخر دِق اور سِل جیسی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ فجر کی نماز قدرت کا فیضانِ عام ہے کہ آدمی اس پروگرام پر عمل کرکے بغیر کسی خاص جدوجہد کے تازہ ہوا اور روشنی سے مستفیض ہوتا رہتا ہے اور متعدی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ صبح سویرے پرندوں کے ترانے، چڑیوں کی چوں چوں، چوپایوں کا خراماں خراماں مستانہ وار زمین پر چلنا اس بات کا اظہار ہے کہ وہ سب اللہ کی تسبیح بیان

کرتے ہیں اور اس بات کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں رزق تلاش کرنے کے لئے از سرِ نو انرجی اور قوت عطا کی ہے۔ فجر کی نماز ادا کرنے والا بندہ دوسری تمام مخلوق کے ساتھ جب عبادت اور تسبیح میں مشغول ہوتا ہے تو دنیا کا پورا ماحول مصفّٰی، مجلّٰی اور پُرانور ہو جاتا ہے اور ماحول کی اس پاکیزگی سے انسان کو روحانی اور جسمانی صحت نصیب ہوتی ہے۔

ظہر کی نماز

صبح سے دوپہر تک آدمی اپنی معاش کے حصول یا زندگی کو قائم رکھنے کے لئے خورد ونوش کے انتظام میں لگا رہتا ہے۔ اعصاب تھک جاتے ہیں اور جسم نڈھال ہو جاتا ہے۔ جسمانی تقاضوں کیلئے کام پورا کرنے کے بعد جب آدمی وضو کرتا ہے تو اس کے اوپر سے تھکن دور ہو جاتی ہے۔ اور پھر جب وہ نماز قائم کرتا ہے تو اس کو روحانی غذا فراہم ہوتی ہے اور اس کے اوپر سرور و کیف کی ایک دنیا روشن ہو جاتی ہے۔

سورج کی تمازت ختم ہو کر جب زوال شروع ہوتا ہے تو زمین کے اندر سے ایک گیس خارج ہوتی ہے۔ یہ گیس اس قدر زہریلی ہوتی ہے کہ اگر آدمی کے اوپر اثر انداز ہو جائے تو وہ قسم قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ دماغی نظام اس حد تک درہم برہم ہو سکتا ہے کہ اس کے اوپر ایک پاگل آدمی کا گمان ہوتا ہے۔ جب کوئی بندہ ذہنی طور پر عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے تو اسے نماز کی نورانی لہریں اس زہرناک گیس سے محفوظ رکھتی ہیں۔ ان نورانی لہروں سے یہ زہریلی گیس بے اثر ہو جاتی ہے۔

عصر کی نماز

زمین دو طرح چل رہی ہے۔ ایک گردش ہے محوری اور دوسری طوُلانی۔ زوال کے بعد زمین کی گردش میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ یہ گردش کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ عصر کے وقت تک یہ گردش اتنی کم ہو جاتی ہے کہ حواس کے اوپر دباؤ پڑنے لگتا ہے۔ انسان، حیوان، چرند، پرند سب کے اوپر دن کے حواس کے بجائے رات کے حواس کا دروازہ کھلنا شروع ہو جاتا ہے اور شعور مغلوب ہونے لگتا ہے۔

ہر ذی فہم انسان اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ عصر کے وقت اس کے اوپر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے جس کو وہ تکان اور اضمحلال کا نام دیتا ہے۔ یہ تکان اور اضمحلال شعوری حواس پر لاشعوری حواس کی گرفت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ عصر کی نماز شعور کو اس حد تک مضمحل ہونے سے روک دیتی ہے جس سے دماغ پر خراب اثرات مرتب ہوں۔ وضو اور عصر کی نماز قائم کرنے والے بندے کے

شعور میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ وہ لاشعوری نظام کو آسانی سے قبول کرلیتا ہے اور اپنی روح سے قریب ہو جاتا ہے۔ دماغ روحانی تحریکات قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

مغرب کی نماز

آدمی بالفعل اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے رزق عطا فرمایا۔ ایسا گھر اور بہترین رفیقۂ حیات عطا کی جس نے اس کی اور اس کے بچوں کی غذائی ضروریات پوری کیں۔ شکر کے جذبات سے وہ مسرور اور خوش و خرم اور پُر کیف ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر خالقِ کائنات کی وہ صفات متحرک ہو جاتی ہیں جن کے ذریعے کائنات کی تخلیق ہوئی ہے۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ پُر سکون ذہن سے محوِ گفتگو ہوتا ہے تو اس کے اندر کی روشنیاں بچوں میں براہ راست منتقل ہوتی ہیں اور ان روشنیوں سے اولاد کے دل میں ماں باپ کا احترام اور وقار قائم ہوتا ہے۔ بچے غیر ارادی طور پر ماں باپ کی عادتوں کو تیزی کے ساتھ اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور ان کے اندر ماں باپ کی حمیت و عشق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ مغرب کی نماز صحیح طور پر اور پابندی کے ساتھ ادا کرنے والے بندے کی اولاد سعادت مند ہوتی ہے اور ماں باپ کی خدمت کرتی ہے۔

عشاء کی نماز

عشاء کی نماز غیب سے متعارف ہونے اور اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنے کا ایک خصوصی پروگرام ہے کیونکہ عشاء کے وقت آدمی کے حواس میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روحانی تعلیم و تربیت کے اسباق اور اوراد و وظائف عشاء کی نماز کے بعد پورے کئے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ جب آدمی رات کے حواس میں ہوتا ہے تو وہ لاشعوری اور روحانی طور پر غیب کی دنیا سے قریب اور بہت قریب ہو جاتا ہے اور اس کی دعائیں قبول کرلی جاتی ہیں۔ عشاء کی نماز اس نعمت کا شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بیداری کے حواس سے نجات عطا فرما کر وہ زندگی عطا فرمادی ہے جو نافرمانی کے ارتکاب سے پہلے جنت میں آدم علیہ السلام کو حاصل تھی۔ یہی وہ حواس ہیں جن میں آدمی خواب دیکھتا ہے اور خواب کے ذریعے اس کے اوپر مسائل، مشکلات اور بیماریوں سے محفوظ رہنے کا انکشاف ہوتا ہے۔ خواب کی تعبیر سے وہ مستقبل میں پیش آنے والی مصیبتوں سے محفوظ و مامون رہتا ہے۔ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد سونے والے بندے کی پوری رات لاشعوری طور پر عبادت میں گزرتی ہے اور اس کے اوپر اللہ کی رحمت نازل ہوتی رہتی ہے۔ ایسے بندے کے خواب سچے اور بشارت پر مبنی ہوتے ہیں۔

خواب ہماری زندگی کا نصف حصہ ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ انسان کے اندر ایسے حواس بھی کام کرتے ہیں جن کے ذریعے انسان کے اوپر غیب کا انکشاف ہو جاتا ہے۔

خواب اور خواب کے حواس میں ہم ٹائم اور اسپیس کے ہاتھ میں کھلونا نہیں ہیں بلکہ ٹائم اور اسپیس ہمارے لئے کھلونا بنے ہوئے ہیں۔ خواب میں چونکہ اسپیس اور ٹائم (مکانیت اور زمانیت) کی جکڑ بندیاں نہیں ہیں اس لئے ہم خواب میں ان حالات کا مشاہدہ کرتے ہیں جو زمان اور مکان سے ماوراء ہیں اور ہمارا یہ مشاہدہ سب کا سب غیب اور مستقبل کی نشاندہی کرتا ہے۔ آسمانی صحائف اور قرآن پاک میں مستقبل کی نشاندہی کرنے والے خوابوں کا ایک سلسلہ ہے جو نوع انسانی کو تفکر کی دعوت دیتا ہے۔ قرآن پاک کے ارشاد کے مطابق خواب میں غیب کا انکشاف صرف انبیائے کرام علیہم السلام کے لئے ہی مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر انسان اللہ کے اس قانون سے فیض یاب ہے۔

تاریخ کے صفحات میں ایسے کتنے ہی خوابوں کا تذکرہ ملتا ہے جو مستقبل کے آئینہ دار ہوئے ہیں۔ خوابوں میں صرف خواب دیکھنے والے کے مستقبل کا انکشاف ہی نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات یہ خواب پورے معاشرہ پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ سورۂ یوسف میں مستقبل کے آئینہ دار خوابوں کا تذکرہ اس طرح ہے:

''یوسفؑ نے کہا، اے میرے باپ! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے ہیں اور سورج اور چاند ہیں۔ میں نے دیکھا کہ یہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔''

حضرت یوسفؑ کے والد حضرت یعقوبؑ نے فرمایا۔

''میرے بیٹے! اس خواب کا تذکرہ اپنے بھائیوں کے سامنے نہ کرنا۔'' (القرآن)

خواب کی تعبیر میں یہ بات ان کے سامنے آگئی تھی کہ یوسفؑ کے بھائی ان کے جانی دشمن ہو جائیں گے۔

حضرت یوسفؑ زندان مصر میں قید تھے۔ دو قیدیوں نے جن میں ایک بادشاہ کا ساقی تھا اور دوسرا باورچی اور وہ بادشاہ کو زہر دینے کی سازش میں پکڑے گئے تھے۔ حضرت یوسفؑ کو اپنے خواب سنائے۔

ایک نے بتایا۔ ''میں نے خواب دیکھا ہے کہ انگور نچوڑ رہا ہوں۔''

دوسرے نے کہا۔ ''میں نے یہ دیکھا ہے کہ سر پر روٹیاں اُٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اسے کھا رہے ہیں۔''

حضرت یوسفؑ نے ان خوابوں کی تعبیر میں فرمایا۔

''انگور نچوڑنے والا بری ہو جائے گا اور اسے پھر سے ساقی گری سونپ دی جائے گی۔ اور دوسرا سُولی پر چڑھا دیا جائے گا اور اس کا گوشت مردار خور جانور کھائیں گے۔''

عزیزِ مصر نے تمام درباریوں کو جمع کر کے کہا

''میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں، انہیں سات دُبلی گائیں نگل رہی ہیں اور سات بالیں ہری ہیں اور سات سوکھی۔'' (قرآن)

بادشاہ کے دربار میں موجود لوگوں نے اس خواب کو بادشاہ کی پریشان خیالی کا مظہر قرار دیا۔ لیکن حضرت یوسفؑ نے اس خواب کی تعبیر میں فرمایا: ''سات برس لگاتار کھیتی کرتے رہو گے۔ ان سات برسوں میں غلہ کی فراوانی ہو گی اور اس کے بعد سات برس مصیبت کے آئیں گے اور سخت قحط پڑ جائے گا۔ ایک دانہ بھی باہر سے نہیں آئے گا۔ ان سات سالوں میں وہی غلہ کام آئے گا جو پہلے سات سالوں میں ذخیرہ کر لیا جائے گا۔'' (قرآن)

غور طلب بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں بیان کردہ ان خوابوں میں ایک خواب پیغمبر کا ہے اور تین عام انسانوں کے خواب ہیں۔

خواب میں پیش گوئیاں

حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت سے پہلے ان کے والد بزرگوار نے خواب میں دیکھا کہ دنیا میں اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ سؤر اور بندر لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ یکایک ان کے سینے سے نور کی ایک شعاع نکلی اور فضا میں پھیل گئی۔ اس نورانی فضا میں سے ایک تخت ظاہر ہوا، اس تخت پر ایک شخص بیٹھا ہے اور اس کے سامنے ظالموں اور ملحدوں کو ذبح کیا جا رہا ہے اور کوئی بلند آواز سے پکار رہا ہے ''حق آیا اور باطل مٹ گیا اور باطل کے مقدر میں مٹ جانا ہی ہے''۔

تعبیر یہ بتائی گئی کہ آپ کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہو گا۔ اس کے ذریعے حق کا بول بالا ہو گا اور کفر و الحاد کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تاج الاولیاء حضرت بابا تاج الدین ناگپوری رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نے حضرت بابا صاحبؒ کی پیدائش سے قبل خواب میں دیکھا کہ ایک میدان ہے اور اس میدان کے اندر ہزاروں شہر آباد ہیں، سردی کا موسم ہے، چودھویں رات ہے۔ ہر شخص چاندنی کے حسن سے سرشار اور پُرکیف ہے، حضرت کی والدہ نے دیکھا کہ چاند آسمان سے ٹوٹا اور ان کی گود میں آ گیا۔ ہارون الرشید کی ملکہ زبیدہ کا خواب بھی قبل غور ہے۔ ملکہ نے اپنے بیٹے مامون الرشید کی پیدائش کی رات خواب دیکھا کہ چار عورتوں نے نومولود کو کفن میں لپیٹنا شروع کر دیا۔ یہ کام کرتے وقت ایک عورت نے دوسری سے کہا۔ ''کم عمر، سنگ دل، بدخو

بادشاہ۔"

دوسری نے کہا۔"بد چلن، ظالم، ناسمجھ اور فضول خرچ فرماں روا۔"

تیسری نے کہا۔"بے وفا، کم عقل، گناہ گار اور ناتجربہ کار حکمراں۔"

چوتھی نے کہا۔"دھوکہ باز، عیاش اور مغرور تاجدار۔"

تاریخ شاہد ہے کہ حالات اور واقعات اسی طرح پیش آئے جس طرح خواب میں نشاندہی کی گئی تھی۔

مندرجہ بالا بیان کردہ ہزاروں میں سے چند خواب ہیں جو ہمیں اس تفکر کی دعوت دیتے ہیں کہ خواب ہماری زندگی کا اسی طرح حصہ ہے جس طرح بیداری ہے۔

تہجد کی نماز

کچھ وقفہ نیند لینے کے بعد آدمی بیدار ہو جائے تو اس کا شعور اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ غیبی تحریکات کو آسانی سے قبول کر لیتا ہے۔ فجر کی نماز اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کی پہلی سیڑھی ہے اور تہجد کی نماز خالق کائنات سے قریب ہونے کی آخری سیڑھی ہے۔ یہی صورت الصلوٰۃ معراج المومنین ہے۔ تہجد کی نفلیں ادا کرنے والا بندہ آسمانوں کی سیر کرتا ہے، فرشتوں اور جنات کی دنیا اس کے سامنے آجاتی ہے۔ تہجد کی نماز ایک پروگرام ہے اس بات کے لئے کہ انسان اپنے خالق کو جان لے، پہچان لے اور اس سے قریب ہو جائے۔

تہجد کی نفلیں قربِ الٰہی کا سب سے زیادہ مؤثر ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بشارت دی ہے کہ جب بندہ نوافل کے ذریعے میرا تقرب چاہتا ہے، میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں کہ وہ مجھ سے پکڑتا، مجھ سے چلتا اور مجھ سے دیکھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد کی نفلیں فرض نمازوں کی طرح ادا فرمائی ہیں۔

نمازِ جمعہ

جمعہ کی نماز ایک اجتماعی پروگرام ہے تاکہ مسلمان اجتماعی طور پر آپس میں بھائی چارہ قائم کر کے ایک دوسرے کے کام آسکیں اور اجتماعی مسائل سے واقفیت حاصل کر کے ان کے تدارک کی کوشش کریں۔ بڑوں کو دیکھ کر بچوں کے اوپر یہ تاثر قائم ہو کہ ہر مسلمان اگرچہ شکل و صورت کے اعتبار سے الگ الگ نظر آتا ہے لیکن فی الواقع سب ایک ہی زنجیر کی کڑیاں ہیں اور اسلام ایک

مضبوط رسّی ہے جس کو متحد اور باہم دگر مل کر ہم سب پکڑے ہوئے ہیں۔ ہم کندھے سے کندھا ملا کر ایک ہی صف میں اس لئے کھڑے ہیں کہ ہمارے اندر کوئی اختلاف نہیں ہے۔

جمعہ کی نماز فرض نمازوں کی طرح ہر عاقل و بالغ مرد پر فرض ہے۔ جمعہ میں کل چودہ رکعتیں ہیں۔ اس کا وہی وقت ہے جو ظہر کی نماز کے لئے متعین کیا گیا ہے۔

نماز جمعہ بیمار، تیمار دار، نابینا، عورت، بچے، مسافر اور معذور پر فرض نہیں ہے۔ لیکن ان سب پر ظہر کی نماز فرض ہے۔ جمعہ کی نماز ادا کرنے سے معذور لوگوں پر ظہر کی نماز فرض ہے۔ اگر کسی وجہ سے جمعہ چھوٹ جائے تو قضا میں ظہر ادا کی جاتی ہے۔

نماز اور جسمانی صحت

ورزشیں نہ صرف اندرونی اعضاء مثلاً دل، گردے، جگر، پھیپھڑے، دماغ، آنتوں، معدہ، ریڑھ کی ہڈی، گردن، سینہ اور تمام اقسام کے غدود (Glands) کی نشوونما کرتی ہیں بلکہ جسم کو بھی سڈول اور خوبصورت بناتی ہیں۔ یہاں تک کہ کچھ ورزشیں ایسی بھی ہیں جن سے عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ایسی ورزشیں بھی ہیں جن کے ذریعے آدمی غیر معمولی طاقت کا مالک بن جاتا ہے۔ اور ایسی بھی ہیں جن سے چہرے کے نقش و نگار خوبصورت اور حسین نظر آنے لگتے ہیں۔ بڑی عمر کا آدمی ہر ورزش نہیں کر سکتا۔ لیکن نماز ایک ایسا عمل ہے جس پر بندہ آسانی کے ساتھ عمل پیرا ہو سکتا ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ آدمی کی وریدیں (Veins)، شریانیں (arteries) اور عضلات کی طاقت کم ہو جاتی ہے اور ان کے اندر ایسے مادے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے بے شمار امراض لاحق ہونے لگتے ہیں مثلاً گٹھیا، عرق النساء، امراض قلب، ہائی بلڈ پریشر اور بے شمار دوسرے دماغی امراض۔ ان بیشمار بیماریوں سے نجات پانے کے لئے نماز ہمارے لئے قدرت کا ایک بہترین علاج ہے۔

ورزش کا یہ اصل اصول ہے کہ اگر آپ کسی ورید، شریان یا کسی اور مخصوص عضو کی سختی دُور کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیجئے۔ پھر اس حصۂ جسم میں تناؤ پیدا کیجئے اور کچھ دیر تناؤ کی حالت برقرار رکھنے کے بعد جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیجئے۔ ماہرینِ ورزش نے ورزش کے اصول و ضوابط اور ورزش کے لئے نشستیں بھی متعین کی ہیں۔ الگ الگ امراض کے لئے الگ الگ نشست یا آسن ہیں مثلاً ریڑھ کی ہڈی کے مرض کو رفع کرنے کے لئے ایک الگ انداز سے نشست ہے اور دل کی تکلیف سے نجات پانے کے لئے دوسرا اندازِ نشست ہے۔ کوئی گردوں کا مریض ہے تو اس کے لئے ایسا طریقہ تجویز کیا جائے گا جس سے گردے صحت مند ہو جائیں۔

ہم یہ بات جان چکے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے نماز ادا کرنے کے طریقے میں وہ سب سمو دیا ہے جس کی نوعِ انسانی کو ضرورت ہے خواہ وہ ذہنی یکسوئی ہو، آلام و مصائب سے نجات پانا ہو، غیب کی دنیا میں سفر ہو، اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنا ہو یا جسمانی صحت ہو۔ نماز مجموعۂ اوصاف و کمال ہے۔ آیئے! تلاش کریں کہ نماز اور ہماری صحت کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

ہائی بلڈ پریشر کا علاج

صلوٰۃ قائم کرنے کے لئے ہم سب سے پہلے وضو کا اہتمام کرتے ہیں۔ وضو کے دوران جب ہم اپنا چہرہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھوتے ہیں، پیروں اور سر کا مسح کرتے ہیں تو ہمارے اندر دوڑنے والے خون کو ایک نئی زندگی ملتی ہے۔ جس سے ہمیں سکون ملتا ہے۔ اس تسکین سے ہمارا سارا اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے۔ پُرسکون اعصاب سے دماغ کو آرام ملتا ہے۔ اعضائے رئیسہ، سر، پھیپھڑے، دل اور جگر وغیرہ کی کارکردگی بحال ہوتی ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کم ہو کر نارمل ہو جاتا ہے۔ چہرے پر رونق اور ہاتھوں میں رعنائی اور خوبصورتی آجاتی ہے۔ وضو کرنے سے اعصاب کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔ آنکھیں پُرکشش ہو جاتی ہیں۔ سستی اور کاہلی دور ہو جاتی ہے۔ آپ کبھی بھی تجربہ کر سکتے ہیں۔ ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وضو کرائیں۔ بلڈ پریشر کم ہو جائے گا۔

گٹھیا کا علاج

جب ہم وضو کرنے کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو پہلے ہمارا جسم ڈھیلا ہوتا ہے لیکن جب نماز کی نیت کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو قدرتی طور پر جسم میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں آدمی کے اوپر سے سفلی جذبات کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ سیدھے کھڑے ہونے میں اُمّ الدّماغ سے روشنیاں چل کر ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی پورے اعصاب میں پھیل جاتی ہیں۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ جسمانی صحت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے اور عمدہ صحت کا دارومدار ریڑھ کی ہڈی کی لچک پر ہے۔

نماز میں قیام کرنا، گھٹنوں، ٹخنوں اور پیروں سے اوپر پنڈلیوں، پنجوں اور ہاتھ کے جوڑوں کو قوی کرتا ہے۔ گٹھیا کے درد کو ختم کرتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جسم سیدھا رہے اور ٹانگوں میں خم واقع نہ ہو۔

جگر کے امراض

جھک کر رکوع میں دونوں ہاتھ اس طرح گھٹنوں پر رکھے جائیں کہ کمر بالکل سیدھی رہے اور گھٹنے جھکے ہوئے نہ ہوں۔ اس عمل سے معدے کو قوت پہنچتی ہے، نظامِ ہضم درست ہوتا ہے، قبض دور ہوتا ہے، معدے کی دوسری خرابیاں نیز آنتوں اور پیٹ کے عضلات کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔ رکوع کا عمل جگر اور گردوں کے افعال کو درست کرتا ہے۔ اس عمل سے کمر اور پیٹ کی چربی کم ہو جاتی ہے۔ خون کا دوران تیز ہو جاتا ہے۔ چونکہ دل اور سر ایک سیدھ میں ہو جاتے ہیں اس لئے دل کے لئے خون کو سر کی طرف

پمپ(Pump) کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے اور اس طرح دل کا کام کم ہو جاتا ہے اور اسے آرام ملتا ہے جس سے دماغی صلاحیتیں اُجاگر ہونے لگتی ہیں۔

اگر تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پر غور کرکے تین سے سات بار تک پڑھی جائے تو مراقبہ کی سی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے۔ دورانِ رکوع ہاتھ چونکہ نیچے کی طرف ہوتے ہیں اس لئے کندھوں سے لے کر ہاتھ کی انگلیوں تک پورے حصے کی ورزش ہو جاتی ہے جس سے بازو کے پٹھے(Muscles) طاقتور ہو جاتے ہیں اور جو فاسد مادے بڑھاپے کی وجہ سے جوڑوں میں جمع ہوتے ہیں، از خود خارج ہو جاتے ہیں۔

پیٹ کم کرنے کیلئے

رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہو کر ہم سجدے میں جاتے ہیں۔ سجدے میں جانے سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھے جاتے ہیں۔ یہ عمل ریڑھ کی ہڈی کو مضبوط اور لچک دار بناتا ہے اور خواتین کے اندرونی اعصاب کو تقویت بخشتا ہے۔ اگر رکوع کے بعد سجدے میں جانے کی حالت میں جلدی نہ کی جائے تو یہ اندرونی جسمانی اعضا کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ورزش ثابت ہوتی ہے۔ سجدہ کی حالت ایک ورزش ہے جو رانوں کے زائد گوشت کو گھٹاتی ہے اور جوڑوں کو کھولتی ہے۔ اگر کولھوں کے جوڑوں میں خشکی آ جائے یا چکنائی کم ہو جائے تو اس عمل سے یہ کمی پوری ہو جاتی ہے اور بڑھا ہوا پیٹ کم ہو جاتا ہے۔ متناسب پیٹ سے جسم سڈول اور خوبصورت لگتا ہے۔

السر کا علاج

جن لوگوں کے معدے میں جلن رہتی ہے اور زخم(Ulcer) ہوتا ہے۔ صحیح سجدے کے عمل سے یہ مرض ختم ہو جاتا ہے۔ سجدہ میں پیشانی زمین پر رکھی جاتی ہے۔ اس عمل سے دماغ زمین کے اندر دوڑنے والی برقی رو سے براہ راست ہم رشتہ ہو جاتا ہے اور دماغ کی طاقت میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔

جملہ دماغی امراض

خشوع و خضوع کے ساتھ دیر تک سجدہ کرنا دماغی امراض کا علاج ہے۔ دماغ اپنی ضرورت کے مطابق خون سے ضروری اجزاء حاصل کر کے فاسد مادوں کو خون کے ذریعے گردوں کو واپس بھیج دیتا ہے تا کہ گردے انہیں پیشاب کی شکل میں باہر نکال دیں۔ سجدہ سے اٹھتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ سر جھکا ہوا ہو اور بازو سیدھے رہیں۔ اور ان میں قدرے تناؤ ہو۔ اٹھتے وقت ران پر ہتھیلیاں بھی رکھیں۔ کمر کو کبھ (کب) کی طرح اوپر اٹھائیں اور آہستہ سے کھڑے ہو جائیں یا بیٹھ جائیں۔

چہرہ پر جھریاں

ریڑھ کی ہڈی میں حرام مغز بجلی کا ایک ایسا تار ہے جس کے ذریعے پورے جسم کو حیات ملتی ہے۔ سجدہ کرنے سے خون کا بہاؤ جسم کے اوپری حصوں کی طرف ہو جاتا ہے جس سے آنکھیں، دانت اور پورا چہرہ سیراب ہوتا رہتا ہے اور رخساروں پر سے جھریاں دور ہو جاتی ہیں، یادداشت صحیح کام کرتی ہے، فہم و فراست میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ آدمی کے اندر تفکر کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ بڑھاپا دیر تک نہیں آتا۔ سو سال کی عمر تک بھی آدمی چلتا پھرتا رہتا ہے اور اس کے اندر ایک برقی رو دوڑتی رہتی ہے جو اعصاب کو تقویت پہنچانے کا سبب بنتی ہے۔ صحیح طریقوں پر سجدہ کرنے سے بندہ نزلہ، ثقل سماعت اور سر درد جیسی تکلیفوں سے نجات مل جاتی ہے۔

جنسی امراض

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ) گھٹنوں اور پنڈلیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ اس کے علاوہ رانوں میں جو پٹھے اللہ تعالیٰ نے نسل کشی کے لئے بنائے ہیں ان کو ایک خاص قوت عطا کرتا ہے جس سے مردانہ اور زنانہ کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں تا کہ انسان کی نسلیں دماغی اور جسمانی اعتبار سے صحتمند پیدا ہوں۔

سینہ کے امراض

نماز کے اختتام پر ہم سلام پھیرتے ہیں۔ گردن پھیرنے کے عمل سے گردن کے عضلات کو طاقت ملتی ہے اور وہ امراض جن کا تعلق ان عضلات سے ہے، لاحق نہیں ہوتے اور انسان ہشاش بشاش اور توانا رہتا ہے نیز سینہ اور ہنسلی کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے، سینہ چوڑا اور بڑا ہو جاتا ہے۔ ان سب ورزشوں کا فائدہ اس وقت پہنچتا ہے جب ہم نماز پوری توجہ اور دل جمعی اور اس کے پورے آداب کے ساتھ ادا کریں اور جلد بازی سے کام نہ لیں۔

چھ کلمے

پہلا کلمہ طیب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے، نہیں شریک کوئی اس کا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِا للّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

پاکی اللہ کے لئے ہے اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ ہی بڑا ہے طاقت اور قوت اللہ ہی کی طرف سے۔ (جو) بڑی شان اور عظمت کا مالک ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِ لَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَ بَدًا اَ بَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اسی کی (کل کائنات پر) بادشاہی ہے اور اسی کیلئے ہر قسم کی تعریف ہے زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ (ایسا) زندہ ہے جسے کبھی بھی موت نہیں، عظمت کا مالک اور بزرگی والا ہے ہر طرح کی خیر اسی کے قبضے میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا جان بوجھ کر یا بھول کر، درپردہ یا کھلم کھلا اور میں توبہ کرتا ہوں اس کے حضور اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں بیشک غیب کی باتیں تجھے ہی خوب معلوم ہیں اور تُو ہی بڑا ڈھانکنے والا عیبوں کا اور گناہوں سے۔ بہت معافی بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالی شان اور عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بَکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْءًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَ تَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَ الشِّرْکِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَ اَسْلَمْتُ وَ اَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کسی کو تیرا شریک بنانے کے گناہ سے اگر یہ گناہ مجھ سے جان بوجھ کر ہوا ہو اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اس گناہ سے جو (لاعلمی میں ہوا) ہو میں نے اس گناہ سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر اور شرک اور جھوٹ اور غیبت اور بدعت اور بدگوئی اور بے حیائی اور بہتان اور دیگر تمام گناہوں سے اور فرمانبرداری اختیار کی اور میں کہتا ہوں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلعم) اللہ کے رسول ہیں۔

ایمانِ مُفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓءِكَتِهٖ وُكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسول اور یوم آخر (قیامت) پر اور ایمان لایا اس بات پر کہ بھلائی اور برائی اللہ ہی کی جانب سے ہے اور ایمان لایا اس بات پر کہ مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَاهُوَ بِاَسْمَآءِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِا لِلّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ ہے اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ اور میں نے قبول کئے اس کے سارے احکام اس کا مجھے زبان سے اقرار اور دل سے (اس کی صداقت کا) یقین ہے۔

اذان

اَللّٰهُ اَكْبَرُO اَللّٰهُ اَكْبَرُO اَللّٰهُ اَكْبَرُO اَللّٰهُ اَكْبَرُO

اللہ بہت بڑا ہے۔اللہ بہت بڑا ہے۔اللہ بہت بڑا ہے۔اللہ بہت بڑا ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ O اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ O

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً ا رَّسُوْلُ اللّٰهِ O اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً ا رَّسُوْلُ اللّٰهِ O

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ O حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ O حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ O حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ O

آؤ نماز کی طرف۔آؤ نماز کی طرف۔آؤ کامیابی کی طرف۔آؤ کامیابی کی طرف۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُO اَللّٰهُ اَكْبَرُO لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ O

اللہ بہت بڑا ہے۔اللہ بہت بڑا ہے (اللہ کے سوا) کوئی معبود نہیں۔

- فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کے بعد یہ اضافہ کریں:

اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ O اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِO

نماز نیند سے بہتر ہے۔نماز نیند سے بہتر ہے۔

- اقامت کی تکبیر میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کے بعد یہ اضافہ کریں۔

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ O قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ O

نماز (باجماعت) شروع ہو گئی۔ نماز (باجماعت) شروع ہو گئی۔

اذان اور تکبیر کے جواب دینے کا طریقہ یہ ہے کہ اذان و تکبیر کے جو الفاظ مؤذن کہے، وہی کلمات سننے والا بھی اپنی زبان سے دہرائے۔البتہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃاورحَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں سننے والا کہےلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیّ الْعَظِیْمِ اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَمَهَا کہنا چاہئے۔اور اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ کہے۔

اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآءِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَةِ وَالْفَضِیْلَةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدَتَّهٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

اے اللہ (تو جو) مالک ہے اس دعوت کامل اور اس قائم کی جانے والی نماز کا عنایت فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور متمکن فرما ان کو مقام محمود پر جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بیشک تو وعدہ پورا کرتا ہے۔

وضو کے مسائل

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِذَاقُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْ سِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ (سورہ مائدہ۔ آیت6)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم کھڑے ہو نماز کے واسطے پس دھوؤ اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سروں کا اور اپنے پیروں کا ٹخنوں تک۔

وضو کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وضو میں جن اعضاء کا دھونا ضروری ہے وہ خشک نہ رہ جائیں۔ قرآن پاک میں وضو کے چار فرض بیان کئے گئے ہیں۔

منہ دھونا(پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک، ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک)،

دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت،

سر کا مسح کرنا۔

دونوں پیروں کا مسح کرنا ٹخنوں تک۔

وضو میں سنتیں تیرہ(۱۳)ہیں:

وضو کیلئے نیت کرنا، بسم اللہ پڑھنا، پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھونا، مسواک کرنا، تین بار کلی کرنا اور ہر بار نیا پانی لینا، تین بار ناک میں پانی ڈالنا اور ناک صاف کرنا، ڈاڑھی کا خلال کرنا، ہاتھ پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا، ہر عضو تین بار دھونا، تمام سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ سر پر پھیرنا، دونوں کانوں کا مسح کرنا، ترتیب سے وضو کرنا، ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو دھولینا۔

وضو میں چھ باتیں مستحب ہیں:

داہنی طرف سے وضو کرنا، گردن کا مسح کرنا، خود وضو کرنا، قبلہ رخ بیٹھنا، پاک اور اونچی جگہ بیٹھنا، اعضائے وضو کو مل مل کر دھونا۔

مکروہات چار ہیں:

ناپاک جگہ وضو کرنا، سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا، وضو کرتے وقت دنیا کی باتیں کرنا، سنت کے خلاف وضو کرنا۔

جن باتوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، وہ یہ ہیں:

پیشاب یا پاخانہ کرنا یا ان دونوں راستوں سے گیس یا کسی اور چیز کا نکلنا، بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ نکل کر بہہ جانا، منہ بھر کر قے کرنا، لیٹ کر یا سہارا لے کر سو جانا، بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا، دیوانگی اور پاگل پن طاری ہو جانا، نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

وضو کرنے سے پہلے یہ نیت کرنی چاہئے کہ یہ وضو نماز کے لئے ہے۔

تیمّم کے مسائل

وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضىٰٓ اَوْ عَلىٰ سَفَرٍ اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ (سورۂ مائدہ۔ آیت6)

ترجمہ: اور اگر تم بیمار ہو یا سفر کے اوپر یا تم سے کوئی مکان ضرور سے آئے یا صحبت کرو تم عورتوں سے پس نہ پاؤ تم پانی پس قصد کرو تم پاک مٹی کا پس ملو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو اس سے۔

اس آیت میں تیمّم کا حکم بیان کیا گیا ہے۔ تیمّم کے احکامات ۵ھ میں نازل ہوئے۔ تیمّم ضرورت کے وقت وضو اور غسل دونوں کا قائم مقام ہے۔

تیمّم کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز قائم کرنے کے لئے تیمّم کرتا ہوں۔ دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر اچھی طرح لگا کر دونوں ہاتھ چہرہ پر پھیرے جائیں۔ پھر پہلے کی طرح دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اور بائیں کو داہنے ہاتھ پر کہنیوں تک پھیرا جائے۔ ہاتھ اس طرح پھیرے جائیں کہ کوئی جگہ خالی نہ رہے۔

پاک مٹی، ریت، پتھر، مٹی کے کچے یا پکے بغیر روغن والے برتن، کچّی یا پکّی مٹی کی اینٹیں، پتھر یا چونے کی دیوار، گُیرو، ملتانی، پاک غبار۔ ان سب چیزوں میں سے جو بھی دستیاب ہو اس سے تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

لکڑی، لوہا، سونا، چاندی، تانبا، پیتل، المونیم، شیشہ، رانگ، جست، گیہوں، جو، ہر قسم کا غلہ، کپڑا۔ ان تمام چیزوں پر تیمّم ناجائز ہے۔ یوں سمجھئے کہ جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں ان سب تیمّم نہیں ہوتا۔ البتہ ان چیزوں پر اگر اتنا غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے اڑنے لگے یا اس چیز پر ہاتھ مارنے سے نشان پڑ جائے تو تیمّم کرنا جائز ہے۔

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے، ان سے تیمّم بھی ساقط ہو جاتا ہے۔

اس وقت جب بیماری کی وجہ سے پانی نقصان کرتا ہو، تیمّم کرنا درست ہے۔ لیکن اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہو اور گرم پانی سے نقصان نہ ہو تو گرم پانی سے وضو اور غسل کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں گرم پانی دستیاب نہیں ہے تو تیمّم کر لینا صحیح ہے۔

کسی کو غسل کی حاجت ہے اور وہ غسل کا تیمّم کر لے تو وہی تیمّم وضو کے تیمّم کا، قائم مقام ہو جائے گا، بشر طیکہ وضو نہ کر سکتا ہو۔ ریل میں سیٹوں اور گدّوں وغیرہ پر جو گرد و غبار جم جاتا ہے اس پر تیمّم جائز ہے، یہ وہم نہیں کرنا چاہئے کہ یہ غبار پاک ہے یا ناپاک ہے۔ ریل میں جہاں مسافر جوتے پہن کر چلتے پھرتے ہیں وہ مٹی ناپاک ہے اس سے تیمّم درست نہیں۔

تیمّم کرتے وقت اگر انگوٹھی پہنی ہوئی ہے تو اس کو اتارنا یا ہلا لینا ضروری ہے۔

غسل کے مسائل

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (سورۂ مائدہ-آیت6)

ترجمہ: اور اگر تم جنابت (ناپاکی) کی حالت میں ہو تو سارا بدن پاک کرو۔

ماہانہ نظام کے بعد، اولاد کی پیدائش (نفاس) کے بعد، ازدواجی تعلقات میں یکجائی کے بعد، بدخوابی اور احتلام کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے، صبح کے وقت میدان عرفات میں وقوف کے لئے غسل کرنا سنت ہے۔

شب برات (شعبان کی پندرہویں رات) میں، عرفہ کی رات میں، سورج گرہن یا چاند گرہن کی نفلیں ادا کرنے، نماز استسقا کے لئے، مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں داخل ہونے، میت کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کا غسل کرنا، اسلام لانے کے بعد اور لڑکا یا لڑکی کا حدِّ بلوغ تک پہنچنے کے بعد نہانا مستحب ہے۔

فرض غسل کی ترکیب یہ ہے:

پہلے دونوں ہاتھ دھوئے جائیں۔ پھر استنجے کی جگہ اور پھر وہ جگہ جہاں نجاست لگی ہوئی ہو۔ اس کے بعد وضو کیا جائے اور سر پر اس طرح پانی ڈالا جائے کہ سارے جسم پر بہہ جائے۔ غسل میں منہ بھر کر کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، تمام بدن پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔

طہارت کرنا، بدن پر لگی ہوئی نجاست کو دھونا، غسل کی نیت کرنا، دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا، غسل سے پہلے وضو کرنا اور تمام بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا سنت ہے۔ غسل کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔

غسل کرتے وقت اگر کوئی فرض چھوٹ جائے تو غسل کی شرائط پوری نہیں ہوتیں۔ غسل میں اس بات کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ جسم میں بال برابر جگہ خشک نہ رہے۔

خواتین کا غسل

اگر سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو سارے بال بھگونا اور ساری جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ بال کی جڑوں میں پانی نہیں پہنچا تو غسل نہیں ہوگا۔ اگر بال گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کا بھگونا ضروری نہیں البتہ سب جڑوں میں پانی پہنچانا ضروری ہے۔ اگر بالوں کو کھولے بغیر ساری جڑوں میں پانی نہ پہنچ سکے تو بالوں کو کھول کر بھگونا اور دھونا چاہئے۔

ناک میں نتھ، کانوں کی بالیوں، انگلیوں میں انگوٹھی اور چھلّوں کو اچھی طرح ہلا لینا چاہئے تاکہ ہر جگہ پانی پہنچ جائے۔ ماتھے پر افشاں ہو، بالوں میں گوند لگا ہوا ہو، ہونٹوں پر لپ اسٹک (lipstick) لگی ہوئی ہو یا اس قسم کا کوئی سامان آرائش استعمال کیا گیا ہو تو اس کو اچھی طرح صاف کر لینا چاہئے تاکہ نیچے کی جلد تک پانی پہنچ جائے ورنہ غسل نہیں ہوگا۔

نماز کے مسائل

نماز قائم کرنے سے پہلے سات باتیں پوری کرنا ضروری ہیں۔ان سات باتوں کو شرائط نماز کہا جاتا ہے۔

۱۔بدن کا پاک ہونا

۲۔نماز کا وقت ہونا

۳۔جگہ پاک ہونا

۴۔ مرد کو ناف سے گھٹنوں تک اور عورتوں کو منہ، ہاتھ اور پیروں کے علاوہ سارا بدن اور سر کے بال ڈھانپنا

۵۔کپڑے پاک ہونا

۶۔قبلہ کی طرف منہ کرنا

۷۔نماز کے لئے نیت کرنا

فرض، واجب، سنت اور نفل

فرض اُس عمل کو کہتے ہیں جس کو ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

واجب کا درجہ فرض سے کم ہے لیکن ادا کرنا اس کا بھی فرض ہے۔

سنت وہ عمل ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا ہے اور خلفائے راشدینؓ نے اس کی پیروی کی ہے۔سنت کی دو(۲) قسمیں ہیں:

۱۔سنت مؤکدہ

۲۔سنت غیر مؤکدہ

سنت مؤکدہ وہ عمل ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ کیا ہے یا کرنے کا حکم دیا ہے اور بغیر کسی وجہ کے ترک نہیں کیا۔

سنت غیر مؤکدہ وہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے کبھی کیا ہے اور کبھی بلا عذر چھوڑ بھی دیا ہے۔

نفل اور مستحب وہ عمل ہے جس کے کرنے سے اجر ملتا ہے اور چھوڑ دینے میں کوئی مؤاخذہ نہیں۔

اوقات نماز

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْ مِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (سورہ نساء۔ آیت۱۰۳)

ترجمہ۔بے شک نماز مؤمنین پر مقررہ وقت میں فرض ہے۔

چونکہ نماز ادا کرنے کا تعلق اوقات سے ہے،اس لئے اوقات نماز سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے۔

اگر نماز کے وقت سے پہلے کوئی شخص نماز قائم کرے گا تو نماز نہیں ہو گی۔اور وہ نماز دوبارہ قائم کرنا ہو گی۔اسی طرح اگر کوئی شخص وقت گزر جانے کے بعد قائم کرے گا تو وہ نماز قضا ہو جائے گی۔اس لئے ضروری ہے کہ نماز وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کی جائے۔

فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے۔سورج کا ذرا سا کنارا بھی نکل آئے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔صبح صادق سورج نکلنے سے تقریباً ڈیڑھ یا پونے دو گھنٹے پہلے ہوتی ہے۔صبح صادق ہوتے ہی فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق ہوتے ہی تہجد کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔فجر کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ صبح صادق کے بعد پہلے دو رکعت سنت گھر میں ادا فرماتے تھے۔اس کے بعد مسجد میں تشریف لا کر دو رکعت نماز فرض ادا فرماتے تھے۔

ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔اس کی پہچان یہ ہے کہ سورج نکل کر جتنا اونچا ہو گا ہر چیز کا سایہ اتنا ہی گھٹ جائے گا۔جب سایہ گھٹنا موقوف ہو جائے تو یہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہے۔اس کے بعد جب سایہ بڑھنے لگے تو دن ڈھلنا شروع ہو جاتا ہے اسی وقت سے ظہر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

عصر کی نماز کا وقت غروب آفتاب سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے پہلے ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے۔جب سورج بہت نیچا ہو جائے اور دھوپ پیلی پڑ جائے تو نماز کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے۔

سورج غروب ہوتے ہی مغرب کا وقت ہو جاتا ہے۔ آفتاب غروب ہونے کے بعد جب تک مغرب کی طرف آسمان پر سرخی رہے مغرب کا وقت باقی رہتا ہے۔

مغرب کے بعد آسمان پر سرخ شفق نمودار ہوتی ہے۔ اس کے غائب ہونے کے بعد سفیدی باقی رہتی ہے۔ پھر یہ بھی غائب ہو جاتی ہے اور آسمان پوری طرح نظر آنے لگتا ہے اور یہی عشاء کی نماز کا وقت ہے۔ عشاء کی نماز کا وقت صبح صادق سے پہلے تک رہتا ہے مگر آدھی رات کے بعد عشاء کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے۔

مُفسداتِ نماز

جن باتوں سے نماز ساقط ہو جاتی ہے ان کو مفسدات نماز کہتے ہیں۔ وہ باتیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے ان کی تعداد اٹھارہ ہے۔

۱۔ نماز میں بات کرنا ارادتاً یا بھولے سے، کم یا زیادہ، ہر صورت میں نماز قائم نہیں رہے گی۔

۲۔ نماز کی حالت میں 'السلام علیکم' یا ایسا ہی کوئی اور لفظ کہنا۔

۳۔ کسی کے سلام کا جواب دینا یا کسی کی چھینک پر یَرْحَمُکَ اللہ کہنا یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر اٰمین کہنا۔

۴۔ کوئی خبر سن کر انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنا یا "الحمدللہ" کہنا یا "سبحان اللہ" کہنا۔

۵۔ درد یا تکلیف کی وجہ سے 'آہ' یا 'اُف' کرنا۔

۶۔ اپنے امام کے سوا کسی کو غلطی بتانا۔

۷۔ نماز میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا۔

۸۔ قرآن شریف پڑھنے میں کوئی ایسی غلطی کرنا جس سے معنی بدل جائیں۔

۹۔ نماز اس طرح ادا کرنا کہ دیکھنے والا یہ خیال کرے کہ یہ بندہ نماز میں نہیں ہے۔

۱۰۔ نماز میں کھانا پینا۔

۱۱۔ نماز میں دو صفوں کی مقدار آگے بڑھ جانا۔

۱۲۔ قبلے کی طرف سے بلا عُذر جسمانی طور پر گھوم جانا۔

۱۳۔ستر کھل جانے کی حالت میں اتنی دیر ہو جانا کہ نماز کا کوئی رکن ادا ہو جائے۔

۱۴۔ناپاک جگہ سجدہ کرنا۔

۱۵۔ دعا میں ایسی چیز مانگنا جو عادتاً آدمیوں سے مانگی جاتی ہے جیسے کوئی یہ دعا مانگے ''یا اللہ! مجھے سو روپے دیدے۔''

۱۶۔ارادتاًاس طرح رونا کہ آواز سے درد یا رنج کا اظہار ہو جائے۔

۱۷۔ قہقہہ مار کر ہنسنا۔

۱۸۔ مقتدی کا امام سے آگے بڑھ کر کھڑے ہو جانا۔

ان تمام باتوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اس نماز کا لوٹانا ضروری ہوتا ہے۔

سجدۂ سہو

نماز میں جو باتیں واجب ہیں ان میں سے اگر ایک یا کئی واجب بھول سے رہ جائیں تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست ہو جاتی ہے۔ اگر سجدۂ سہو نہیں کیا تو نماز دوبارہ ادا کی جائے گی۔

سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت کے قعدے میں التحیات کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کئے جائیں۔ پھر بیٹھے ہی بیٹھے التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیا جائے۔

قضا نمازیں

* جو نماز وقت پر ادا نہ کی جائے، وقت گزرنے کے بعد قضا کہلاتی ہے۔ اگر کسی وقت کی نماز وقت پر ادا نہ ہو سکے تو اسے جب بھی وقت ملے ادا کر لینا چاہئے۔

* قضا نمازیں ادا کرتے وقت اوقات کی ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے یعنی کسی بندے کی پانچ نمازیں قضا ہو گئیں۔ اسے چاہئے کہ پہلے فجر کی پھر ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز قائم کرے۔

* قضا نمازوں کو فوراً ادا کرنا چاہئے اور اگر آخر عمر تک قضا نمازیں ادا کرنے کا موقع نہ ملے تو مرنے سے پہلے ان نمازوں کا فدیہ دینے کی وصیت کر دی جائے۔ اگر وصیت بھی نہ کی جا سکے اور ورثا کو معلوم ہو تو وہ اپنی طرف سے بطور احسان سلوک فدیہ ادا کریں۔

*ایک قضا نماز کے بدلے پونے دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت ادا کر دی جائے۔ ایک دن کی چھ نمازیں (مع وتر) قابل فدیہ ہوں گی۔ یہ فدیہ ان لوگوں کو دیا جائے جو زکوٰۃ اور صدقۂ فطر کے مستحق ہیں۔

*اگر کسی کو یاد نہ ہو کہ اس کی کتنی نمازیں قضا ہیں تو وہ محتاط اندازہ لگا کر ان کو ادا کرتا رہے۔

طریقۂ نماز

نماز قائم کرتے وقت یہ نیت کرنا کافی ہے کہ میں اتنی رکعتیں ادا کرنے کے لئے اللہ کے حضور حاضر ہوں۔ نماز باجماعت میں امام کی اقتداذہن میں ہونی چاہئے۔ اگر عربی نہ آتی ہو تو نیت مادری زبان میں بھی کی جاسکتی ہے۔ نیت کرنے سے پہلے اگر یہ آیت پڑھ لی جائے تو انشاءاللہ یکسوئی میں مدد ملے گی مگر یہ آیت پڑھنا نیت کے لئے ضروری نہیں۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

میں نے اپنے آپ کو اسی کا ہو کر ایسی ذات کے سامنے پیش کر دیا جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

پھر

اَللّٰهُ اَکْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک (اور عورت کاندھوں تک) اٹھا کر ناف کے نیچے اس طرح باندھ دے کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑلے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رہے۔ اور عورت سینہ پر دائیں ہتھیلی بائیں پر رکھ لے، پھر پڑھے:

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَ لَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ ط

پاک ہے تیری ذات اے میرے معبود اور تُو ہی حمد کے لائق ہے اور بابرکت ہے تیرا نام اور بلند واعلیٰ ہے تیری بزرگی اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

❖ اگر نمازی مقتدی ہے تو اتنا ہی پڑھ کر خاموش ہو جائے، تنہا ہے تو یہ پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِo

میں اللہ کی پناہ میں آتاہوں شیطان مردود سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اللہ کے نام سے ابتدا کرتاہوں جو بہت ہی رحم والااور مہربان ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَo الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام عالموں کے مربی ہیں جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔

مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِo اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُo

جومالک ہیں روزِ جزاکے۔ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

اِهْدِ نَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَاالضَّآلِّیْنَ o

بتلادیجئے ہم کو راستہ سیدھا، راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے نہ راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ کا غضب کیا گیا۔
سورۂ فاتحہ پڑھ کر امام (مقتدی آہستہ سے) آمین کہیں۔

اگر تنہاہے تواس کے بعد سورہ اخلاص یا کوئی دوسری سورۃ پڑھے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ ۵ وَلَمْ یُوْلَدْ o

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اپنے کمالِ ذات وصفات میں ایک ہے، اللہ بے احتیاج ہے اس کی اولاد نہیں

وَ لَمْ یَا کُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌo

اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کا خاندان ہے۔

پھر اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنے پکڑلیں، انگلیاں سیدھی رہیں، کمر اور سر ایک سیدھ میں ہوں اور یہ تسبیح تین یا سات مرتبہ پڑھیں:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ط

پاک ہے میرا رب عظمت والا

پھر امام صاحب

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط

اللہ تعالیٰ نے اس بندے کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔

کہتے ہوئے

رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جائیں اور مقتدی کہیں:

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ط

اے ہمارے رب تیرے ہی لئے ہے سب تعریف

بغیر جماعت نماز ادا کرنے کی صورت میں تسمیع و تحمید دونوں کہنا ضروری ہیں۔ پھر اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جائے کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے، پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی۔ سجدہ میں دونوں ہاتھ کانوں کے برابر رہیں اور انگلیاں سیدھی قبلہ رخ۔ پھر تین یا سات مرتبہ کہے:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط

پاک ہے میرا پروردگار عالی شان

پھر اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سجدہ سے پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ اٹھا کر، بایاں پاؤں بچھا کر، دایاں قدم کھڑا رکھ کر بیٹھ جائیں۔ بیٹھنے میں ہاتھ زانو پر رکھیں۔ اچھی طرح بیٹھ جانے کے بعد پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کریں۔ پھر اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ دوسری رکعت میں ثنا اور تعوذ نہیں پڑھی جائے گی۔ بسم اللہ پڑھ کر پہلی رکعت کی طرح یہ رکعت بھی پوری کرے۔ دوسری رکعت کے دونوں سجدے حسب سابق پورے کرکے بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے جو یہ ہے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطِّیِّبٰتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَ النَّبِیُّ

تمام قولی اور بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَo

اوراللہ کی رحمت اور برکت نازل ہو، سلامتی ہو ہم پر اوراللہ کے نیک بندوں پر

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِ لَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوااور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تشہد پڑھتے وقت جب اَنْ لَّآ اِلٰہَ پر پہنچے تو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ بنا کر مٹھی بند کرلے اور کلمہ کی انگلی کو کھڑا کرے اور اِ لَّا اللّٰہ پر انگلی کو گرادے۔ مٹھی آخر تک بند رکھے۔

اگر نماز تین یا چار رکعتوں والی ہے تو عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھ کر اَللہُ اَکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو کر باقی نماز پوری کرے۔ اگر نماز دو رکعت والی ہے تو التحیات پڑھ کر یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جس طرح تُونے رحمت نازل فرمائی

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلَی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌo

ابرہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بے شک تو مستحقِ تعریف اور بزرگی والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

اے اللہ برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی تُونے

عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌo

ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بے شک تو مستحقِ تعریف بزرگی والا ہے۔

درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ اِ نَّہٗ لَا

اے اللہ بے شک میں نے اپنی جان پر بہت بڑا ظلم کیا ہے اور نہیں

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ

کوئی بخش سکتا میرے گناہ تیرے سوا پس آپ اپنی خاص بخشش سے مجھے نوازیئے

وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمِo

اور مجھ پر رحم فرمایئے آپ ہی بے شک بخشنے والے مہربان ہیں۔

دعا پڑھنے کے بعد دائیں جانب منہ پھیر کر ایک بار کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ

سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ

سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت

نماز میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ پہلی رکعت میں بڑی سورہ پڑھی جائے اور دوسری رکعت میں اس سورہ سے چھوٹی سورہ پڑھی جائے اور ساتھ ہی قرآن پاک کی سورتوں کی ترتیب کا خیال رکھا جائے۔

نماز کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ وَ اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ

اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تیری طرف سے سلامتی مل سکتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹتی ہے

حَيِّنَا رَبَّنَا بِا لسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا دَ اَر السَّلَامِ

اے ہمارے رب! تو ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور ہمیں سلامتی کے مقام میں داخل فرما

تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِo

اے ہمارے رب! تو بابرکت ہے اور تو ہی بلند ہے اے صاحب عظمت و بزرگی۔

آیت الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۵ لَا تَاْ خُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ط

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہمیشہ قائم رہنے والا نہ اسے اونگھ آسکتی ہے اور نہ نیند

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَ الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا

اسی کا ہے سب جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور ایسا کون ہے جو سفارش کرے اس کے پاس بغیر اس کی اجازت کے

بِاِذْنِهٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ

وہ جانتا ہے جو کچھ انکے سامنے اور ان کے پیچھے کے حالات ہیں اور احاطہ نہیں کر سکتے کسی چیز کا بھی

عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اس کے علم میں سے مگر جس قدر وہ چاہے گھیر رکھا ہے اس کی کرسی نے تمام آسمانوں اور زمین کو

وَ لَا یَؤُ دُهٗ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُo

اور گراں نہیں گزرتی اس کو ان دونوں کی حفاظت اور وہ عالی شان ہے اور عظیم الشان ہے۔

(سورہ بقرہ۔۲۵۵)

نماز کے بعد کی تسبیحات

نماز تنہا قائم کی جائے یا جماعت کے ساتھ، نماز کے بعد آیت الکرسی اور یہ تسبیحات پڑھنا دینی اور دنیوی فوائد کا باعث ہے۔

سُبْحَانَ اللهِ---- ۳۳ بار

اَلْحَمْدُ اللهِ---- ---۳۳ بار

اللہ اَکْبَرُ------ ۳۳ بار

کلمۂ توحید ------ ایک بار

دعائے قنوت

یہ دعا وتر کی تیسری رکعت میں قرأت پڑھ لینے کے بعد کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہوئے تکبیر کہہ کر رکوع میں جانے سے پہلے پڑھی جاتی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْ مِنُ بِکَ

اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں

وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ

اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں

وَ لَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ

اور تیری نافرمانی نہیں کرتے اور اسے ہم چھوڑتے اور اس سے علیحدہ ہوتے ہیں جو تیرا نافرمان ہے

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ

اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز ادا اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری

نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ

ہی طرف دوڑتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں اور تیری ہی رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں

اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ o

بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

تراویح کی تسبیح

چار رکعت تراویح کے بعد اتنی دیر بیٹھنا مسنون ہے جتنے وقفہ میں یہ دعا پڑھی جائے۔

اس وقفہ کو ترویحہ کہتے ہیں۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَ الْمَلَکوتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ

پاک ہے وہ ذات جس کی بادشاہی زمین و آسمان میں ہے، پاک ہے وہ ذات جو عزت

وَ الْعَظْمَةِ وَ الْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَ الکِبْرِیَا ءِ وَالْجَبَرُوْتِ

و عظمت اور ہیبت و قدرت اور بڑائی اور دبدبے والی ہے

سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَاْیَنَامُ وَلَایَمُوْتُ

پاک ہے وہ بادشاہ جو حی ہے جو نہ کبھی سوتا ہے اور نہ مرے گا

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓءِکَةِ وَالرُّوْحِ

بہت ہی پاک ہے بہت ہی مقدس ہمارا رب اور فرشتوں و روح کا پروردگار ہے

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِیَا مُجِیْرُیَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ

اے اللہ! ہمیں آتش دوزخ سے نجات دے اے نجات دینے والے۔ اے نجات دینے والے۔ اے نجات دینے والے۔

عورت اور مرد کی نماز کا فرق

عورتوں اور مردوں کی نماز ادا کرنے کے طریقے میں یہ فرق ہے کہ تکبیر تحریمہ کہتے وقت مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور عورتیں صرف کاندھوں تک۔

مردوں کو ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا چاہئے اور عورتوں کو سینہ پر۔

مردوں کو رکوع میں اتنا جھکنا چاہئے کہ کمر اور سر ایک سیدھ میں آجائیں مگر عورتیں صرف اتنا جھکیں کہ ان کے ہاتھ بآسانی گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

مرد رکوع میں کہنیاں پہلو سے الگ اور عورتیں ملا کر رکھیں۔

سجدہ میں مرد پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو بغل سے الگ رکھیں اور عورتیں ملا کر رکھیں۔

مردوں کی کہنیاں، حالت سجدہ میں زمین سے اونچی رہیں اور عورتوں کی کہنیاں زمین سے لگی ہونی چاہئیں۔

سجدہ میں مردوں کے دونوں پیر انگلیوں کے بِل کھڑے رہنے چاہئیں اور عورتوں کے پیر داہنی طرف نکلے رہنے چاہئیں۔

قعدہ کی حالت میں مرد دایاں پیر کھڑا کرتے ہیں اور بائیں پیر پر بیٹھتے ہیں جب کہ عورتیں اپنے دونوں پیر دائیں طرف نکال کر بیٹھتی ہیں۔

نفل نمازیں

صلوٰۃالتسبیح

یہ نماز رنج و غم، مصیبت اور پریشانی سے نجات پانے کے لئے ادا کی جاتی ہے۔ اس نماز میں چار رکعتیں ہیں۔ ہر رکعت اس طرح ادا کی جاتی ہے:

نیت باندھ کر ثناء پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ (۱۵) مرتبہ پڑھیں پھر اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَکْبَرُ دس (۱۰) مرتبہ پڑھا جائے۔ اس کے پڑھنے کے بعد رکوع میں جا کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھنے کے بعد دس (۱۰) مرتبہ اس کلمہ کو پڑھیں۔ رکوع سے کھڑے ہو کر قومہ اس کلمے کو دس مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد سجدے میں جا کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس (۱۰) مرتبہ اس کلمے کو پڑھیں۔ سجدے سے اٹھ کر اس کلمے کو دس (۱۰) مرتبہ پڑھیں۔ پھر دوسرے سجدے میں جا کر تسبیح کے بعد دس (۱۰) مرتبہ اس کلمے کو پڑھیں۔ اس طرح یہ تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَکْبَرُ ایک رکعت میں پچہتر بار (۷۵) بار پڑھی جائے گی۔

اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں اور سورۂ فاتحہ سے پہلے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ (۱۵) مرتبہ پڑھیں۔ سورۂ فاتحہ کے بعد دس (۱۰) مرتبہ اس کلمے کو پڑھیں۔ اور باقی رکعتیں اسی طرح ادا کریں جیسے مندرجہ بالا طریقے سے پہلی رکعت ادا کی گئی۔ چار رکعتوں میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَکْبَرُ کی مجموعی تعداد تین سو (۳۰۰) ہو جائے گی۔

نمازِ وضو

یہ نماز وضو کرنے کے بعد ادا کی جاتی ہے۔اور اس میں دو رکعتیں ہوتی ہیں۔

مسجد میں داخل ہونے کی نماز

یہ اس دو رکعت نماز کا نام ہے جو مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے صرف ظہر، عصر اور عشاء کے وقت قائم کی جاتی ہے۔فجر کی نماز سے پہلے صرف دو سنتیں ادا کی جاتی ہیں جبکہ مغرب کی نماز سے پہلے کوئی سنت نہیں ہے۔

اشراق کی نماز

اگر نمازی فجر کی نماز کے بعد اسی جگہ بیٹھا رہے اور ذکر و فکر میں مشغول رہے، کوئی دنیاوی کام نہ کرے، نہ کسی سے بات کرے اور جب سورج پورا نکل آئے تو دو یا چار رکعت نماز ادا کرے تو اس کو نماز اشراق کہتے ہیں۔

اشراق کا وقت سورج نکلنے سے تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد ہو جاتا ہے۔ بعد نماز فجر کسی کام میں مصروف ہونے کے بعد اگر نماز اشراق ادا کی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

چاشت کی نماز

اس نماز کا وقت سورج کی روشنی میں خوب تیزی آ جانے کے بعد سے نصف اُلنہار تک ہے۔اس میں کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہوتی ہیں۔

نمازاوّابین

یہ کم سے کم چھ اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعتوں پر مشتمل وہ نماز ہے جو نماز مغرب کے فرض اور سنت کے بعد قائم کی جاتی ہے۔

تہجد کی نماز

اس نماز کا وقت آدھی رات گزرنے کے بعد ہوتا ہے۔اس میں کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہوتی ہیں۔ حدیث شریف میں تہجد کی نماز کی بہت زیادہ اہمیت بیان کی گئی ہے۔اولیاءاللہ اور بزرگان دین تہجد کی نماز کی پابندی کرتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تہجد کی نفلیں بندہ کو اس کے رب سے قریب کرتی ہیں۔

عیدین کی نماز کے مسائل

رمضان شریف کے روزوں کے بعد جو عید آتی ہے اس کو عیدالفطر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی دس (۱۰) تاریخ کو جو عید آتی ہے اس کو عیدالاضحیٰ کہتے ہیں۔ان دونوں عیدوں کی نماز واجب ہے۔

صبح سویرے اٹھنا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اپنے پاس جو اچھا لباس ہو پہننا، خوشبو لگانا، عیدالفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے کھجور یا کوئی میٹھی چیز کھانا، نماز عیدالفطرت سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دینا، عید گاہ صبح سویرے سے جانا، عید گاہ پیدل جانا، ایک راستہ سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا، عید کی نماز سے پہلے گھر یا مسجد میں نفل نہ ادا کرنا۔ یہ سب باتیں سنت ہیں۔

صدقۂ فطر کا بیان

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر رمضان کے روزے پورے ہونے کی خوشی میں شکر کے طور پر صدقہ فطر مقرر فرمایا ہے۔ صدقہ فطر ہر مسلمان صاحب نصاب پر واجب ہے۔ جو نصاب زکوٰۃ کا ہے وہی اس کا ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے چاندی، سونا یا مال تجارت ہونا اور اس پر ایک سال گزرنا شرط ہے اور صدقہ فطر ادا کرنے کیلئے اتنا کافی ہے کہ ضروری سامان کے علاوہ کسی شخص کے پاس اتنا مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مال پر سال پورا ہونا ضروری نہیں۔ مناسب یہ ہے کہ صدقۂ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کر دیا جائے۔ صدقہ فطر پونے دو سیر گیہوں یا اس کے مساوی کیلو گرام یا اس کی قیمت دینے سے ادا ہو جائے گا۔ گیہوں کے نرخ چونکہ کم و بیش ہوتے رہتے ہیں اس لئے صدقۂ فطر ادا کرنے سے پہلے بازار میں نرخ معلوم کر لینا چاہئے۔ صدقۂ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہوں۔

بقرعید کے مسائل

نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا، راستہ میں ذرا بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھتے ہوئے جانا، عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز کے بعد سے تیرہ ذی الحجہ کی عصر کی نماز کے بعد تک کل تئیس نمازوں میں ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھنا واجب ہے۔

قربانی کے مسائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دنوں میں قربانی سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالی کو پسند نہیں۔ قربانی کرتے وقت خون کا جو قطرہ زمین پر گرتا ہے وہ زمین تک پہنچنے سے پہلے مقبول بارگاہ ہو جاتا ہے۔

قربانی ہر اس عاقل و بالغ مقیم مسلمان پر واجب ہے جس کی ملک میں ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کی قیمت کے برابر کا مال موجود ہو۔ یہ مال سونا، چاندی ہو یا اس کے زیورات ہوں یا تجارت کا مال ہو یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان یا زائد کوئی مکان وغیرہ ہو۔ قربانی کے لئے اس مال پر سال بھر گزرنا بھی ضروری نہیں ہے۔

جس شخص پر قربانی واجب نہ تھی، اگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اس کے اوپر قربانی واجب ہو گی۔

قربانی صرف تین دن کے ساتھ مخصوص ہے۔ قربانی کے یہ دن ذی الحجہ کی دسویں، گیارہویں اور بارہویں تاریخیں ہیں۔ ان تین روز میں کسی بھی روز قربانی کی جاسکتی ہے لیکن افضل یہ ہے کہ پہلے روز قربانی کر دی جائے۔

اگر قربانی کے دن گزر گئے۔ ناواقفیت، غفلت یا کسی عذر کی وجہ سے قربانی نہیں کی جا سکی تو قربانی کی قیمت فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانوروں کی قیمت صدقہ کر دینے سے یہ واجب ادا نہ ہو گا جیسے نماز ادا کرنے سے روزہ اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا۔

اگر اللہ نے استطاعت دی ہے تو اپنے مرحوم رشتہ داروں، ماں باپ، دوسرے بزرگوں، پیر و مرشد، سلسلہ کے مشائخ، انبیاء اور سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے قربانی کی جائے۔

بکرا، دنبہ، بھیڑ ایک ہی شخص کی طرف سے قربانی کیا جاسکتا ہے۔ گائے، بیل، بھینس اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ایک کافی ہے۔

خصّی (بدھیا) بکرے کی قربانی جائز ہے۔ بکرا، بکری ایک سال کا پورا ہونا ضروری ہے۔ بھیڑ اور دنبہ اگر اتنا فربہ اور تیار ہو کہ دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہو تو وہ بھی جائز ہے۔ گائے، بیل، بھینس دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے۔ اگر جانوروں کا فروخت کرنے والا پوری عمر بتاتا ہے اور ظاہری حالت سے اس کے بیان کی تکذیب نہیں ہوتی تو اس پر اعتماد کر لینا چاہئے۔

اندھے، کانے، لنگڑے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ اسی طرح ایسا مریض اور لاغر جانور جو قربانی کی جگہ تک اپنے پیروں سے نہ جا سکے، اس کی قربانی بھی جائز نہیں۔ جس جانور کا تہائی سے زیادہ کان یا دُم وغیرہ کٹی ہوئی ہو اس کی قربانی نہیں ہو سکتی۔

جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں یا اکثر نہ ہوں اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔اسی طرح جس جانور کے کان پیدائشی طور پر بالکل نہ ہوں،اس کی قربانی بھی درست نہیں۔

قربانی کے جانور خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے۔اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے ذبح کرا سکتا ہے مگر ذبح کرتے وقت وہاں موجود رہنا انسب ہے۔

قربانی کی نیت صرف دل سے کرنا کافی ہے۔زبان سے کہنا ضروری نہیں البتہ ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا ضروری ہے۔

سنت ہے کہ جب جانور کو ذبح کرنے کے لئے رُوبقبلہ لٹادیا جائے تو یہ دعا پڑھی جائے:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَالْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَo لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰالِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَo

اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اگر قربانی دوسروں کی طرف سے ہو تو دعا مذکورہ میں مِنِّیْ کی جگہ مِنْ کہا جائے اور اس کے ساتھ ان لوگوں کے نام لئے جائیں جن کی طرف سے قربانی کی جا رہی ہو۔

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے پالنا افضل ہے۔

قربانی کے جانور کا دودھ نکالنا یا اس کے بال کاٹنا جائز نہیں اور اگر کسی نے ایسا کیا تو دودھ یا بال یا ان کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔
عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں لیکن جس شہر میں کئی جگہ نماز عید ہوتی ہو تو شہر میں کسی ایک جگہ بھی نماز عید ہو گئی تو پورے شہر میں قربانی جائز ہو جاتی ہے۔

قربانی واجب تھی اور قربانی کا جانور خرید لیا۔پھر وہ گم ہو گیا یا چوری ہو گیا یا مر گیا تو واجب ہے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی کر دی جائے۔مگر دوسری قربانی کرنے کے بعد پہلا جانور مل جائے تو بہتر ہے کہ اس کو بھی راہ اللہ قربان کر دیا جائے۔اگر یہ شخص غریب ہے جس پر پہلے سے قربانی واجب نہ تھی، نفلی طور پر اس نے جانور خرید لیا، پھر وہ گم ہو گیا یا مر گیا تو اس کے ذمے دوسری قربانی

واجب نہیں۔ہاں، اگر گم شدہ جانور قربانی کے دنوں میں مل جائے تو قربانی کرنا واجب ہے اور ایام قربانی کے بعد ملے تو اس جانور یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

جس جانور میں کئی حصے دار ہوں تو گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے۔اندازے سے تقسیم نہ کیا جائے۔

قربانی کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے، قربانی کے گوشت کے تین حصے کئے جائیں ایک اپنے اہل و عیال کے لئے، ایک حصہ احباب کے لئے اور ایک حصہ غرباء میں تقسیم کیا جائے۔

ذبح کرنے والے کا اُجرت میں قربانی کا گوشت یا کھال دینا جائز نہیں۔اجرت علیحدہ سے دینی چاہئے۔قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لانا مصلّٰی یا چمڑے کی کوئی چیز ڈول وغیرہ بنوالینا جائز ہے۔لیکن اگر اس کو فروخت کر دیا جائے تو اس کی قیمت اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں۔قربانی کی کھال کسی خدمت کے معاوضے میں دینا جائز نہیں۔مسجد کے مؤذن یا امام وغیرہ کو حق الخدمت کے طور پر بھی دینا درست نہیں۔

نمازِ عیدین

دونوں عیدوں کی نماز گاؤں اور دیہات کے باشندوں پر واجب نہیں ہے۔ شہروں اور بڑے قصبات میں واجب ہے۔ عید کی نماز آبادی سے ہٹ کر عید گاہ میں قائم کرنا زیادہ باعث خیر ہے۔ مجمع کثیر ہونے اور شہر کا پھیلاؤ زیادہ ہونے کے سبب جمعہ اور عیدین کی نمازیں متعدد جگہوں پر ادا کی جاسکتی ہیں۔

عیدین کا وقت سورج نکلنے کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے اور زوال کے وقت ختم ہو جاتا ہے۔

عید کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، عمدہ اور نیا لباس پہننا، خوشبو لگانا سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پسندیدہ عمل ہے۔ عید الفطرت کے دن نماز سے پہلے صدقہ، فطرہ اور عیدالاضحیٰ کے دن نماز کے بعد صاحب نصاب پر قربانی کرنا واجب ہے۔ عیدین کی نماز دو رکعات ہیں۔ جمعہ کی طرح دو خطبے بھی واجب ہیں۔ یہ خطبے نماز کے بعد دعا مانگ کر پڑھے جاتے ہیں۔ خطبہ خاموش بیٹھ کر سننا چاہئے۔

عیدین کی نماز میں عام تکبیرات کے علاوہ ہر رکعت میں تین زائد تکبیریں بھی واجب ہیں۔

عیدین کی نمازوں کے لئے اذان واقامت نہیں کہی جاتی۔

عیدین کی نمازوں میں بھی امام بلند آواز سے قرأت کرتا ہے۔

عیدین کی نماز کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا مسنون طریقہ ہے۔

نیت اور ترکیب

اوّل صفیں درست کریں پھر یوں نیت کریں:

عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی دو رکعات مع چھ زائد تکبیروں کے امام کے پیچھے ادا کرنے کی نیت کرتا ہوں۔

پہلی رکعت میں دوسری نمازوں کی طرح امام کے ساتھ اَللہُ اَکبَرُ کہہ کر نیت باندھ لیں اور سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ آخر تک پڑھ کر خاموش کھڑے رہیں۔ امام تین مرتبہ ٹھہر ٹھہر کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے گا۔ دو تکبیروں پر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دیں اور تیسری تکبیر پر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر نیت باندھ لیں۔ امام قرأت پڑھ کر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے گا۔ آپ بھی رکوع میں چلے جائیں۔

دوسری رکعت میں حسب معمول اور نمازوں کی طرح ہاتھ باندھ لیں۔ قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تین تکبیریں کہی جائیں گی۔ آپ ان تکبیروں پر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر پر رکوع میں چلے جائیں۔

معمول کے مطابق نماز پوری کرنے کے بعد امام کے ساتھ دعا مانگیں۔ دعا کے بعد امام دو خطبے پڑھے گا۔ انہیں سکون، توجہ اور خاموشی سے سنیں۔ بیچ میں بول چال، شور وشغب، ذکر و تلاوت سب منع ہیں۔ خطبوں کے بعد دعا مانگنا پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ خطبوں کے بعد باہم میل ملاقات، مصافحہ وغیرہ میں مشغول ہو جائیں۔

عید کی نماز کے لئے جاتے اور آتے وقت عید الفطر میں آہستہ اور عید الاضحیٰ میں ذرا بلند آواز سے یہ تکبیر پڑھتے رہنا چاہئے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ

یہی تکبیر بقر عید کو ۹ ذی الحج کی فجر سے ۱۳ ذی الحج کے عصر کے وقت تک ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ایک مرتبہ ضرور پڑھنا چاہئے۔ عورتیں آہستہ آواز سے پڑھیں۔

مسافر کی نماز

آدمی جب سفر میں ہوتا ہے تو اس کو کسی خاص مقام تک پہنچنے کی جلدی ہوتی ہے، اس کا جسم بے آرام اور ذہن منتشر ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے صحیح طریقے پر صلوٰۃ قائم کرنا ممکن نہیں رہتا۔ وہ فرائض کی ادائیگی میں کسی قدر نرمی کا مستحق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کیونکہ سرتاپا محبت اور مجسم رحمت ہیں اس لئے انہوں نے مسافروں کو خصوصی طور پر نماز مختصراً قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتے تو پوری نماز معاف فرمادیتے لیکن مختصر نماز کے قیام کا حکم اس لئے دیا کہ مسافر کا ذہنی ربط سفر میں بھی اللہ کے ساتھ قائم رہے اور سفر کی صعوبتوں اور تکلیفوں میں قدم قدم پر قدرت کا تعاون اس کے شامل حال رہے۔ مسافر کو ظہر، عصر اور عشاء کے چار فرض کی جگہ دو فرض، فجر اور مغرب کے فرض اور وتر پورے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر منزل پر پہنچ کر پندرہ دن قیام کرنے کی نیت کرلی جائے تو مسافرت ختم ہوجاتی ہے۔

زکوٰۃ کے مسائل

زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ قرآن کریم میں تقریباً بتیس مقامات پر نماز اور زکوٰۃ دونوں کا ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

نماز بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی۔ نماز سے خالق اور مخلوق عبد اور معبود کے درمیان تعلق قائم اور استوار ہوتا ہے۔ اور زکوٰۃ سے اس کے بندوں کے درمیان ہمدردی اور اخوت کا رشتہ مضبوط اور مستحکم ہوتا ہے۔

زکوٰۃ کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً زکوٰۃ ادا کرنے والے کے دل میں مال کی محبت اور حرص جیسی روحانی بیماری پیدا نہیں ہوتی۔ جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے ان کی ضروریات پوری ہوتی ہیں اور ان کے دل سے دعا نکلتی ہے، ہمدردی کے جذبات ابھرتے ہیں، جس مال کی زکوٰۃ دے دی جاتی ہے وہ محفوظ رہتا ہے۔ اس کے برعکس جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ برباد اور ختم ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ حلال مال پر واجب ہے۔

ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے یا مال تجارت اور مکانوں کے کاروبار کے روپے پر پورا ایک سال گزر جائے تو اس میں سے چالیسواں حصہ راہ خدا میں نکال کر مستحقین کو دینا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔

ساڑھے سات تولہ سونے کی زکوٰۃ دو ماشہ ڈھائی رتّی سونا ہوتا ہے۔ ساڑھے باون تولہ چاندی کی زکوٰۃ ایک تولہ ۴ ماشے ۲ رتی چاندی ہوتی ہے۔

مستحق رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینے میں زیادہ اجر ہے۔ قوم کے یتیموں، مساکین اور پڑوسی بھی مستحق ہیں۔ بھائی، بہن، بھتیجا، بھتیجی، چچا، چچی، بھانجا، بھانجی، پھوپھا، پھوپھی، ماموں، ممانی، سوتیلی ماں، سوتیلا باپ، سوتیلا دادا اور دادی، ساس، خسر، ان سب رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، بیوی، شوہر، نواسا، نواسی اور جو ان کی اولاد ہوں، ان سب کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

عقیقہ کے مسائل

اللہ کے فضل و کرم سے جب گھر کے آنگن میں پھول کھلے اور بچہ تولد ہو تو ساتویں دل اس کا نام رکھنا اور عقیقہ کر دینا سنت ہے۔ اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کر سکے تو اس بات کا خیال رکھے کہ جب بھی کرے ساتواں دن پڑے۔ مثلاً اگر کوئی بچہ جمعہ کو پیدا ہوا ہو تو جمعرات کو، جمعرات کو پیدا ہوا ہو تو بدھ کو عقیقہ کرنا چاہئے۔

جس جانور کی قربانی ناجائز ہے وہ عقیقہ کے لئے بھی ناجائز ہے اور جس جانور کی قربانی جائز ہے وہ عقیقہ میں بھی جائز ہے۔ عقیقہ کے جانور کی شرطیں بھی وہی ہیں جو قربانی کے جانور کی ہیں۔

عقیقہ کا گوشت ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی سب کھا سکتے ہیں۔ یہ بات غلط ہے کہ ماں باپ نہیں کھا سکتے۔ عقیقہ کا گوشت کچا بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے اور پکا کر بھی کھلانا درست ہے۔

عقیقہ کا طریقہ یہ ہے کہ اگر لڑکا ہو تو دو بکری یا دو دنبے یا دو بھیڑ ذبح کئے جائیں اور بچہ کے سر کے بال منڈوا کر بالوں کے برابر چاندی یا سونا وزن کر کے خیرات کیا جائے۔

بہتر یہ ہے کہ جانور ذبح کرنے سے پہلے سر کے بال کاٹ ڈالے جائیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ادھر بچہ کے سر پر اُسترا رکھا جائے اُدھر جانور کی گردن پر چھری چلے، یہ غلط ہے۔ حدیث میں ذبح سے پہلے بال کٹوانا اور بعد میں کٹوانا دونوں ثابت ہیں۔ اگر کسی کی اتنی حیثیت نہیں کہ لڑکے کی طرف سے دو جانور ذبح کر سکے تو ایک بھی کر سکتا ہے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؓ کا عقیقہ ایک بکری سے کیا۔ اس سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ لڑکے کا نر اور لڑکی کا مادہ جانور ہونا ضروری نہیں ہے۔

جو شرطیں قربانی کے جانور کی ہیں وہی عقیقہ کے جانور کی بھی ہیں۔ اور گوشت کی تقسیم کا بھی وہی طریقہ ہے۔ ایک غرباء کے لئے، دوسرا اپنے استعمال کے لئے اور تیسرا دوست احباب کے لئے۔

عقیقہ کرنا سنت ہے۔ اگر سرپرستوں میں وسعت نہ ہو تو عقیقہ نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر زیادہ وسعت نہ ہو اور لڑکے کے لئے دو جانور ذبح کرنا استطاعت سے باہر ہو تو ایک جانور بھی کیا جا سکتا ہے۔ آدمی بڑا ہو کر اپنا عقیقہ خود بھی کر سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیقہ نبی ہونے کے بعد خود کیا ہے۔

قرآن پڑھنے کے آداب

تلاوتِ قرآن کے وقت اگر اذان ہو جائے تو افضل یہ ہے کہ تلاوت بند کر کے غور سے اذان سنی جائے۔

بازار اور ناپاک جگہوں پر قرآن پڑھنا مکروہ ہے۔

لیٹے لیٹے قرآن پڑھا جا سکتا ہے لیکن اس وقت دونوں ہاتھ سمیٹ لے یعنی ہاتھ پر ہاتھ رکھ لے جیسے نیت میں ہاتھ باندھے جاتے ہیں۔

ایسے مقام پر جہاں لوگ کاموں میں مشغول ہوں قرآن مجید بلند آواز سے نہ پڑھا جائے۔

اگر کوئی شخص قرآن پڑھ رہا ہے تو اسے سلام نہیں کرنا چاہئے۔

سجدۂ تلاوت کے مسائل

قرآن مجید میں چودہ آیتیں ایسی ہیں جن کو تلاوت کرنے کے بعد سجدۂ تلاوت کیا جاتا ہے۔ سجدۂ تلاوت کی آیت اگر نماز میں پڑھی ہے تو نماز میں بھی سجدہ ادا کرنا واجب ہے۔

سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بندہ پہلے کھڑا ہو جائے اور اللہُ اَکبرُ کہتا ہوا سجدہ میں چلا جائے اور سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے اور اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھائے۔

ماہانہ نظام یا نفاس کی حالت میں اگر کوئی عورت سجدہ کی آیت سنے تو اس کے اوپر سجدہ واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر ایسی حالت میں سجدہ کی آیت سنی جب کہ وہ ایام سے فارغ ہو چکی ہے تو غسل کے بعد سجدہ کرنا اس کے لئے ضروری ہے۔

نماز جنازہ کے مسائل

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ فرض تو ہر اس مسلمان پر ہو جاتی ہے جسے میت کی خبر ہو جائے لیکن اگر ان سب میں سے چند آدمی بھی نماز جنازہ ادا کر لیں تو سب کے ذمہ سے یہ فرض اتر جاتا ہے۔ ہاں، کوئی بھی نہ ادا کرے تو سب کے سب سخت گنہگار ہوں گے۔

مسئلہ ۱:

نماز جنازہ ادا کرنے میں بدن کا پاک ہونا، ستر پوشی، قبلہ کی طرف منہ ہونا اور نیت کرنا شرط ہے۔

مسئلہ ۲:

آج کل یہ بات عام ہے کہ جنازہ کی نماز جوتا پہنے پہنے ادا کی جاتی ہے، اس میں دو باتوں کا خیال ضروری ہے۔ پہلی بات یہ کہ جس جگہ نماز پڑھ رہے ہیں وہ جگہ پاک ہو۔ دوسری بات یہ کہ جوتے پاک ہوں اور اگر جوتوں میں سے پیر نکال کر ان پر کھڑے ہوں تو اس صورت میں بھی جوتوں کا پاک ہونا ضروری ہے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۳:

نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں۔ چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا اور قیام کرنا۔

مسئلہ ۴:

جنازہ کی نماز امام اور مقتدی دونوں کے لئے یکساں ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ امام تکبیریں اور سلام بلند آواز سے کہے گا اور مقتدی آہستہ۔ باقی سب چیزیں یعنی ثناء، درود شریف اور دعاء مقتدی اور امام دونوں آہستہ پڑھیں۔

مسئلہ ۵:

جنازہ کی نماز بھی ان چیزوں سے فاسد ہو جاتی ہے جن چیزوں سے دوسری نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ٦:

نماز جنازہ میں اس لئے زیادہ دیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ ہے۔

مسئلہ ۷:

جنازہ اٹھانے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے اگلا داہنا پایہ اپنے بائیں کندھے پر رکھے اور دس قدم چلے۔ اس کے بعد پیچھے کا داہنا پایہ بائیں کندھے پر رکھ کر دس قدم چلے۔ اس کے بعد آگے کا بایاں پایہ پھر پچھلا بایاں پایا۔ اس طرح چاروں پایوں کو ملا کر چالیس قدم چلنا سنت ہے۔

میت کو قبر میں رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پڑھنا مستحب ہے۔

ترجمہ: ہم نے تجھے اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر قبر میں رکھا۔

میت کو قبر میں رکھ دینے کے بعد جتنی مٹی قبر کھودتے وقت نکالی تھی وہ سب واپس ڈال دیں۔ مٹی ڈالنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتداء کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں تین مرتبہ مٹی بھر کر قبر میں ڈالے۔ پہلی مرتبہ پڑھے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسری مرتبہ پڑھے وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ تیسری مرتبہ پڑھے وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى مٹی ڈال چکنے کے بعد قبر پر پانی چھڑکنا مستحب ہے۔

پانی سرہانے کی طرف سے چھڑکتے ہوئے پیروں کی طرف آئے۔ دفن کرنے کے بعد تھوڑی دیر قبر پر ٹھہرنا اور میت کے لئے دعائے مغفرت کرنا مستحب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دفن سے فارغ ہو جاتے تھے تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا کرتے تھے:

اَسْتَغْفِرُو اللّٰهَ لِاَخِيْكُمْ وَاسْءَلُوا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهٗ اَلْاٰنَ يُسْأَلُ

ترجمہ: اپنے بھائی کے لئے بخشش کی دعا خدا سے مانگو اور (منکر نکیر کے جواب میں) اس کے ثابت قدم رہنے کی درخواست کرو کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔

دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقرہ کی شروع کی آیتیں مُفْلِحُوْنَ تک سرہانے اور اخیر کی آیتیں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورہ تک پاؤں کی طرف پڑھی جاتی ہیں۔

قبرستان میں ہنسی مذاق، سگریٹ نوشی وغیرہ اچھی بات نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جنازے کے شرکاء میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو ذکر اللہ میں مشغول رہے اور جب تک جنازہ کندھوں سے نیچے نہ رکھا جائے اس وقت تک نہ بیٹھے۔

نماز جنازہ

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کے مصداق ہر شخص کو جو پیدا ہوا ہے وقت مقررہ پر اس عالم اسباب و وسائل سے دوسرے عالم میں جانا ہے۔ مذہب انسانوں کے اوپر ایک دوسرے کے حقوق عائد کرتا ہے۔ آدمی جب مر جاتا ہے تو پس ماندگان کے اوپر بھی مرنے والے

کے حقوق عائد ہوتے ہیں۔اور پہلا حق، نماز جنازہ کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ یہ نماز میت کے حق میں دعا کی حیثیت رکھتی ہے۔

نماز جنازہ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے:

نیت:

دل میں یا زبان سے کہے کہ چار تکبیر نماز جنازہ، ثناء اللہ کے لئے، درود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور دعا اس میت کے لئے۔

نیت کے بعد پہلی تکبیر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ

پھر ثناء پڑھے:

سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی

پاک ہے تیری ذات اے اللہ اور تو ہی مستحق تعریف ہے اور تیرا نام بابرکت ہے اور بلند ہے

جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَ لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

تیری شان بزرگی کے ساتھ اور بڑی ہے تیری تعریف اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

ثناء پڑھ کر دوسری تکبیر کہے اور نماز والے دونوں درود شریف پڑھے۔ پھر تیسری تکبیر کہے۔

اگر جنازہ بالغ مرد و عورت کا ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَآ ءِبِنَا

اے اللہ! مغفرت فرما ہمارے زندوں کی اور مردوں کی اور حاضر کی اور غائب کی

وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثٰنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ

اور چھوٹے کی اور بڑے کی اور مرد کی اور عورت کی اے اللہ! تو جس کو

اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَ فَّیْتَہٗ

زندہ رکھنا چاہے ہم میں سے اس کو زندہ رکھ اسلام پر اور جس کو موت دینا چاہے

مِنَّا فَتَوَ فَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

ہم میں سے اس کو موت دے ایمان پر۔

اوپر کی دعا پڑھ کر چوتھی تکبیر کہے۔ پھر نماز کی طرح دونوں طرف سلام پھیر دے۔

اگر میت نابالغ کی ہو تو تیسری تکبیر کے بعد اوپر والی دعا نہ پڑھے بلکہ نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ

اے اللہ! اس (بچے) کو ہمارے لئے پیشرو بنا اور اس کو ہمارے لئے اجر بنا اور

ذُخْرًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا

ذخیرہ اور اس کو بنا ایسا سفارش کرنے والا جس کی سفارش قبول کی جائے۔

اگر میت نابالغ لڑکی کی ہو تو یہ دعا ت پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ

اے اللہ! اس (بچے) کو ہمارے لئے پیشرو بنا اور اس کو ہمارے لئے اجر بنا اور

ذُخْرًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعًا

ذخیرہ اور اس کو بنا ایسی سفارش کرنے والی جس کی سفارش مقبول ہو۔

قبرستان میں پڑھنے کی دعائیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیارت قبور کے وقت بہت سی دعائیں منقول ہیں جو آپ ﷺ خود بھی پڑھا کرتے تھے اور صحابہ کرامؓ کو بھی سکھاتے تھے۔ ان میں سے چند دعائیں یہ ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَ اِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ

تم پر سلامتی ہو اے قوم مومنکے گھر والو! اور انشاءاللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ

مومن اور مسلمان قبر والو! تم پر سلامتی ہو

وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ

اور ہمارے اگلے پچھلوں لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

وَ اِنَّآ اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ

انشاءاللہ ہم بھی تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ اَنْتُمْ

اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو بخش دے

سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ

تم ہم سے پہلے آ گئے ہو ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

ثواب پہنچانے کا طریقہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص قبرستان جائے اور وہاں سورہ یٰسین پڑھے تو اس روز وہاں کے مردوں سے عذاب کم کر دیا جائے گا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہو کر سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص (قل ہو اللہ) اور سورۂ تکاثر (الہٰکم التکاثر) پڑھ کر اس کا ثواب قبرستان کے مردوں کو بخش دے تو اس قبرستان کے مکین اس شخص کی شفاعت کریں گے۔ میت کے ورثاء کو چاہئے کہ قرآن کریم، آیت کریمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور استغفار وغیرہ پڑھ کر ثواب بخشتے رہیں۔ غرباء کو کھانا کھلائیں، مستحق کو کپڑا پہنائیں یا کسی بدنی اور مالی عبادت کا ثواب پہنچائیں۔

یاد رکھئے! مرنے کے بعد مردہ زندوں کا محتاج ہوتا ہے۔ اس لئے ایصال ثواب میں اپنی طرف سے کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔

اللہ پاک کے نام

اللّٰہ	الجبار	الفتاح	البصير	العلي	الواسع	المتين	القيوم	الأول	العفو	الهادي
الرحيم	المتكبر	العليم	الحكم	الكبير	الحكيم	الولي	الواجد	الآخر	الرؤوف	البديع
الرحمن	الخالق	القابض	العدل	الحفيظ	الودود	الحميد	الماجد	الظاهر	المقسط	الباقي
الملك	البارئ	الباسط	اللطيف	المقيت	المجيد	المحصي	الواحد	البر	الغني	الصبور
المؤمن	المصور	الخافض	الخبير	الحسيب	الباعث	المبدئ	الصمد	المتعالي	المغني	الرشيد
السلام	الغفار	الرافع	الحليم	الجليل	الشهيد	المعيد	القادر	الوالي	المانع	الوارث
القدوس	القهار	المعز	العظيم	الكريم	الحق	المحيي	المقتدر	الباطن	النافع	الجامع
المهيمن	الوهاب	المذل	الشكور	الرقيب	الوكيل	الحي	المقدم	التواب	الضار	مالك الملك
العزيز	الرزاق	السميع	الغفور	المجيب	القوي	المميت	المؤخر	المنتقم	النور	ذوالجلال والاكرام

اسمائے الٰہی

لوحِ محفوظ کا قانون ہمیں بتاتا ہے کہ ازل سے ابد تک صرف لفظ کی کارفرمائی ہے۔ حال، مستقبل اور ازل سے ابد تک کا درمیانی وقفہ لفظ کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ کائنات میں جو کچھ ہے وہ سب کا سب اللہ تعالیٰ کا فرمایا ہوا لفظ ہے۔ یہ لفظ اللہ تعالیٰ کا اسم ہے۔ اسی اسم کی مختلف طرزوں سے نئی نئی تخلیقات وجود میں آتی رہتی ہیں اور آتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ کا اسم ہی پوری کائنات کو کنٹرول کرتا ہے۔ لفظ یا اسم کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ہر قسم کے اسم یا الفاظ کا ایک سردار ہوتا ہے اور وہی سردار یا اسم اپنی قسم کے تمام اسماء کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہ سردار اسم بھی اللہ تعالیٰ کا اسم ہوتا ہے اور اسی کو اسم اعظم کہتے ہیں۔

اسماء کی حیثیت روشنیوں کے علاوہ کچھ نہیں۔ ایک طرز کی جتنی روشنیاں ہیں، ان کو کنٹرول کرنے والا اسم بھی ان ہی روشنیوں کا مرکب ہے اور یہ اسماء کائنات میں موجود اشیاء کی تخلیق کے اجزا ہوتے ہیں۔ مثلاً انسان کے اندر کام کرنے والے تمام تقاضے اور پورے حواس کو قائم رکھنے والا اسم ان سب اسماء کا سردار ہوتا ہے اور یہی اسم اعظم کہلاتا ہے۔

جنات کی نوع کا اسم اعظم الگ ہے

نوع جنات کے لئے الگ اسم اعظم ہے۔ نوع انسان کے اوپر الگ اسم اعظم کی حکمرانی ہے۔ نوع نباتات کے لئے الگ، نوع جمادات کے لئے الگ اور نوع ملائکہ کے لئے الگ اسم اعظم ہے۔ کسی نوع سے متعلق اسم اعظم کو جاننے والا صاحب علم اس نوع کی کامل طرزوں، تقاضوں اور کیفیات کا علم رکھتا ہے۔

گیارہ ہزار اسمائے الٰہیہ

انسان کے اندر پورے تقاضوں اور جذبات کے ساتھ دو حواس کام کرتے ہیں۔ ایک طرح کے حواس خواب میں اور دوسری طرح کے حواس بیداری میں کام کرتے ہیں۔ ان دونوں حواس کو اگر ایک جگہ جمع کر دیا جائے تو ان کی تعداد گیارہ ہزار ہوتی ہے اور ان گیارہ ہزار کیفیات یا تقاضوں کے اوپر ہمیشہ ایک اسم غالب رہتا ہے اس کو اس طرح بھی کہا جا سکتا ہے کہ انسان کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے جو اسماء کام کر رہے ہیں ان کی تعداد تقریباً گیارہ ہزار ہے اور ان گیارہ ہزار اسماء کو جو اسم کنٹرول کرتا ہے وہ اسم اعظم ہے۔ ان گیارہ

ہزار اسماء میں سے ساڑھے پانچ ہزار اسماء خواب میں کام کرتے ہیں۔ انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق انسان کے اندر کام کرنے والا ہر اسم کسی دوسری نوع کے لئے اسم اعظم کی حیثیت رکھتا ہے یہی وہ اسماء ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سکھایا ہے۔ تکوین یا اللہ تعالیٰ کے ایڈمنسٹریشن (Administration) کو چلانے والے حضرات یا صاحب خدمت اپنے اپنے عہدوں کے مطابق ان اسماء کا علم رکھتے ہیں۔

اسم ذات کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا ہر اسم اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جو کامل طرزوں کے ساتھ اپنے اندر تخلیقی قدریں رکھتا ہے۔ تخلیق میں کام کرنے والا سب کا سب قانون اللہ کا قانون ہے۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور یہی اللہ کا نور لہروں کی شکل میں نباتات، جمادات، حیوانات، انسان، جنات اور فرشتوں میں زندگی اور زندگی کی تمام تحریکات پیدا کرتا ہے۔ پوری کائنات میں قدرت کا یہی فیضان جاری ہے کہ کائنات میں ہر فرد نور کی ان لہروں کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ منسلک اور وابستہ ہے۔

کہکشانی نظاموں اور ہمارے درمیان بڑا مستحکم رشتہ ہے۔ پے در پے جو خیالات ذہن میں آتے ہیں وہ دوسرے نظاموں اور آبادیوں سے ہمیں موصول ہوتے رہتے ہیں۔ نور کی یہ لہریں ایک لمحہ میں روشنی کا روپ دھار لیتی ہیں۔ روشنی کی یہ چھوٹی بڑی لہریں ہم تک بے شمار تصویر خانے لے کر آتی ہیں۔ ہم ان ہی تصویر خانوں کا نام واہمہ، خیال، تصور اور تفکر رکھ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"لوگو! مجھے پکارو، میں سنوں گا۔ مجھ سے مانگو، میں دوں گا۔"

کسی کو پکارنے یا مانگنے کے لئے ضروری ہے کہ اس ہستی کا تعارف ہمیں حاصل ہو۔ اور ہم یہ جانتے ہوں کہ جس کے آگے ہم اپنی احتیاج پیش کر رہے ہیں وہ ہماری احتیاج پوری کر سکتا ہے یا نہیں۔ اس بات پر یقین کرنے کے لئے ہمیں یہ سمجھنا پڑے گا کہ وہ کون سی ذاتِ والا صفات ہیں جس سے ہم روزانہ ایک لاکھ سے بھی زیادہ خواہشات پوری کرنے کی تمنا کریں تو وہ پوری کر سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ذات یکتا اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا تذکرہ اپنے ناموں سے کیا ہے۔

سورۂ اعراف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: اور اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں۔ پس ان اچھے ناموں سے اُسے پکارتے رہو۔

سورۂ احزاب میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: ایمان والو! اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے رہو اور صبح و شام اس کی تسبیح میں لگے رہو۔

اللہ تعالیٰ کا ہر اسم ایک چھپا ہوا خزانہ ہے۔ جو لوگ ان خزانوں سے واقف ہیں جب وہ اللہ کا نام وردِ زبان کرتے ہیں تو ان کے اوپر رحمتوں اور برکتوں کی بارش برستی ہے۔ عام طور پر اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) نام مشہور ہیں۔ اس بیش بہا خزانے سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہر نام کی تاثیر اور پڑھنے کا طریقہ الگ الگ ہے۔

کسی اسم کی بار بار تکرار سے دماغ اس اسم کی نورانیت سے معمور ہو جاتا ہے اور جیسے جیسے اللہ تعالیٰ کے اسم کے انوار دماغ میں ذخیرہ ہوتے ہیں اسی مناسبت سے بگڑے ہوئے کام بنتے چلے جاتے ہیں اور حسبِ دلخواہ نتائج مرتب ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن جس طرح اثرات مرتب ہوتے ہیں اسی طرح گناہوں کی تاریکی ہمارے اندر روشنی کو دھندلا دیتی ہے۔ کوتاہیوں اور خطاؤں سے آدمی کثافتوں، اندھیروں اور تعفن سے قریب ہو جاتا ہے۔ اور اللہ کے نور سے دُور ہو جاتا ہے۔

جب کوئی بندہ جانتے بوجھتے گناہوں اور خطاؤں کی زندگی کو زندگی کا مقصد قرار دے لیتا ہے تو وہ اس آیت کی تفسیر بن جاتا ہے۔ ''مہر لگا دی اللہ نے ان کے دلوں پر ان کے کانوں پر اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے اور ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔'' اللہ تعالیٰ کا ہر اسم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہر صفت قانونِ قدرت کے تحت فعال اور متحرک ہے۔ ہر صفت اپنے اندر طاقت اور زندگی رکھتی ہے جب ہم کسی اسم کا ورد کرتے ہیں تو اس اسم کی طاقت اور تاثیر کا ظاہر ہونا ضروری ہے۔ اگر مطلوبہ فوائد حاصل نہ ہوں تو ہمیں اپنی کوتاہیوں اور پُر خطا طرزِ عمل کا جائزہ لینا چاہئے۔

ہم یہ بات جانتے ہیں کہ علاج میں دوا کے ساتھ پرہیز ضروری ہے اور بدپرہیزی سے دوا غیر مؤثر ہو جاتی ہے۔ کوتاہیوں اور خطاؤں کے مرض میں جو پرہیز ضروری ہے وہ یہ ہے:

حلال روزی کا حصول، جھوٹ سے نفرت، سچ سے محبت، اللہ کی مخلوق سے ہمدردی، ظاہر اور باطن میں یکسانیت، منافقت سے دل بیزاری، فساد اور شر سے احتراز، غرور اور تکبر سے اجتناب۔ کوئی منافق، سخت دل، اللہ کی مخلوق کو کمتر جاننے والا اور خود کو دوسروں سے برتر سمجھنے والا بندہ اسمائے الٰہیہ کے خواص سے فائدہ نہیں حاصل کر سکتا۔

کسی اسم کا ورد کرنے سے پہلے مذکورہ بالا صلاحیتوں اور اوصاف کو اپنے اندر پیدا کرنا ضروری ہے۔ بیان کردہ علاج اور پرہیز کے ساتھ آپ کو یقیناً اسمائے الٰہیہ کے فوائد و ثمرات اسی طرح حاصل ہونگے جس طرح ہمارے بزرگ مستفیض ہوتے رہے ہیں اور اب بھی انہیں فائدے پہنچتے ہیں۔

اجازت

قانون یہ ہے کہ جب کوئی عامل کسی دوسرے کو اپنا عمل بخش دے تو جسے یہ عمل بخشا گیا ہے اس کے اندر بھی یقین کا وہی پیٹرن (Pattern) بن جاتا ہے جو عامل کا ہے اور ذہن میں یہ بات راسخ ہو جاتی ہے کہ ہم ایسا کریں گے تو ایسا ہوگا۔ یہ بات ذہن نشیں رکھنا ضروری ہے کہ آدمی کے اندر یقین کی قوت جتنی ہوتی ہے اسی مناسبت سے نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

کوئی وظیفہ یا عمل کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ عمل کرنے والا بندہ اجازت یافتہ ہو۔

باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر دعا کی طرح ہاتھ اٹھالیں۔ ایک مرتبہ یَا حَفِیظُ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کریں اور ہاتھ تین بار چہرے پر پھیر لیں۔ پھر دعا کی طرح ہاتھ باندھ کر ایک مرتبہ یَا حَفِیْظُ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کریں اور ہاتھ چہرے پر تین بار پھیر لیں۔ اسی طرح تیسری بار ہاتھ باندھ کر ایک باریَا حَفِیْظُ پڑھ کر دم کریں اور ہاتھ تین دفعہ چہرے پر پھیریں۔ اس کے بعد آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں۔ دل ہی دل میں ننانوے مرتبہ یَا حَفِیظُ کا ورد کریں اور اللہ تعالیٰ سے کامیابی اور کامرانی کی دعا کریں۔ کسی ضرورتمند کو سوا پانچ روپے خیرات کر دیں۔ اب آپ اس کتاب میں لکھے ہوئے اسمائے الٰہیہ کا ورد کر سکتے ہیں۔

دوجگ کے تاج دار سرور کونین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلے سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم سب پر اپنی رحمت نازل فرمائے، آمین!

احساس کمتری کا علاج

احساس کمتری ایک ایسا جذبہ ہے جس میں آدمی بات بے بات رنج و غم میں مبتلا رہتا ہے اور معمولی سے معمولی بات کو اپنے لئے پریشانی بنا کر افسردہ دل ہو جاتا ہے۔ اور یہ بات اس وقت پیدا ہوتی ہے جب آدمی کے اندر قوت ارادی کمزور ہو جاتی ہے۔ کمزور قوت ارادی کی وجہ سے بنے بنائے کام بگڑ جاتے ہیں۔ بار بار ایسا ہونے سے آدمی احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یَا اَللّٰہ پڑھنے سے قوت ارادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ غیر مستقل مزاجی دُور ہو جاتی ہے اور بگڑے ہوئے حالات درست ہو جاتے ہیں۔

سینہ اور پسلیوں میں درد ہو تو درد کی جگہ سات مرتبہ یَا اَللّٰہ اُنگشتِ شہادت سے مریض کے سینے پر لکھیں۔ درد سے نجات مل جائے گی۔

آنکھوں میں روشنی

اسٹیل کے برتن میں پانی پکا کر ٹھنڈا کریں۔ زوال کے وقت ۴۱ مرتبہ یَا رَحْمٰنُ پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ دم شُدہ پانی چاندی کی سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔

اس اسم کی برکت سے آنکھوں کے امراض جو گرمی، سردی، چوٹ، گرد و غبار اور دھواں لگنے سے لاحق ہوتے ہیں، ختم ہو جاتے ہیں۔

ہر دل عزیز ہونے کا طریقہ

بلند مرتبہ حاصل کرنے، عزت و وقار کے ساتھ رہنے، اپنے پرایوں میں ہر دل عزیز ہونے، نیز چہرہ پر وجاہت اور کشش پیدا کرنے کے لئے فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد ایک سو ایک مرتبہ یَا رَحِیْمُ کا ورد کریں اور ہاتھ چہرے پر پھیر لیں۔

مقدمہ میں کامیابی

فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد یا رات کو سونے سے پہلے اول و آخر ۳۳، ۳۳ بار درود شریف کے ساتھ تین سو (۳۰۰) بار یَا مَالِکُ پڑھنے سے دشمن کے شر سے آدمی محفوظ رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ مقدمہ میں کامیابی عطا فرماتے ہیں۔

سعادت منداولاد

شادی کے بعد جب اللہ تعالیٰ خوشی کا دن دکھائیں اور ماں کی کوکھ بھر جائے صبح شام ۱۰۰ مرتبہ یَا قُدُّوْسُ پڑھ کر ماں اپنے پیٹ پر پھونک مارے۔ بچہ خوش اخلاق، باکردار، خوبصورت اور والدین کا فرماں بردار پیدا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس نام کی برکت سے یہ بچہ ایسے اوصاف کا حامل ہوتا ہے کہ معاشرہ میں اسے عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور مخلوق کے دل میں اس کی عزت جاگزیں ہوتی ہے۔

ہر قسم کی بیماری سے نجات

اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، وضو بغیر وضو یَا سَلَامُ کا ورد کرنے سے آدمی آفات ارضی و سماوی سے اور دنیاوی مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے۔

تینتیس (۳۳) مرتبہ پانی پر دم کر کے بیمار کو پلانے سے ہر قسم کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔ اس اسمِ مبارک کی برکت سے گھر میں رزق کی فراوانی ہو جاتی ہے۔

محبت والا شوہر

عشاء کی نماز کے بعد گیارہ سو (۱۱۰۰) مرتبہ یَامُؤْ مِنُ پڑھ کر آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں اور یہ تصور کریں کہ میں عرش کے سائے میں ہوں اور شوہر نیچے ہے۔ جب یہ تصور قائم ہو جائے تو شوہر کے اوپر پھونک مار دیں۔ بات کئے بغیر بستر میں چلی جائیں اور شوہر کا تصور کرتے کرتے سو جائیں۔ انشاءاللہ خاوند کی طرف سے بداخلاقی، برائی، زیادتی کا اظہار نہیں ہو گا۔ اس عمل کی برکت سے شوہر بیوی کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔

اگر کسی شوہر کے ساتھ بیوی کا سلوک اچھا نہ ہو تو یہ عمل شوہر بھی کر سکتا ہے، نتائج دونوں صورتوں میں ایک سے مرتب ہونگے۔

غیبی انکشافات

تہجد کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ یَا مُهَيْمِنُ پڑھ کر مراقبہ کرنے سے غیب کی دنیا سامنے آجاتی ہے۔ اور گم شدہ چیزیں ارادہ کے ساتھ نظر کے سامنے آجاتی ہیں۔ اللہ تعالی کا یہ اسم تین روز تک ایک ہزار ایک سو (۱۱۰۰) مرتبہ پڑھنا استخارہ ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے تین روز میں صحیح بات معلوم ہو جاتی ہے۔ رات کو سونے سے پہلے دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور گیارہ سو مرتبہ یَا مُهَيْمِنُ پڑھ کر جو بات معلوم کرنی ہے اس کو دل میں دہراتے دہراتے سو جائیں۔

ملازمت میں ترقی

کسی شخص کو ملازمت نہ ملتی ہو۔ نوکری سے برخاست ہو گیا ہو یا ترقی کی بجائے عہدہ یا منصب سے گرادیا گیا ہو اور ہر طرح کی کوشش کرنے کے باوجود کامیابی نہ ہوتی ہو تو ایسی صورت میں آدھی رات گزرنے کے بعد باوضو دو نفل ادا کرنے کے بعد ننگے سر، قبلہ رُخ کھڑے ہو کر تین سو مرتبہ یَاعَزِیْزُ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ مقصد پورا ہونے کی دعا کی جائے۔ انشاءاللہ عمل کرنے والا شخص اپنے عہدہ پر دوبارہ فائز ہو جائے گا اور اسے مزید ترقی نصیب ہو گی۔

کمزور بچے

ایک سیر خالص سرسوں کے تیل پر ایک ہزار مرتبہ روزانہ یَا جَبَّارُ پڑھ کر دم کریں۔ اب اس تیل کو ان بچوں کے جسم پر مالش کریں جو لاغر اور کمزور ہوں اور جن کی نشوونما پیدائشی طور پر پوری نہ ہوئی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بچوں میں توانائی اور طاقت آجائے گی۔ کمزوری اور دُبلا پن ختم ہو جائے گا۔ چاندی کی انگوٹھی پر یَا جَبَّارُ کندہ کرا کے انگوٹھی پہننے سے معاشرہ میں عزت و توقیر حاصل ہوتی ہے۔

کاروبار میں ترقی

کسی کاروبار کی ابتدا کرنے سے پہلے صبح، دوپہر، شام، رات یَا مُتَکَبِّرُ پڑھنے سے کامیابی یقینی ہو جاتی ہے۔ اس اسم کا مستقل ورد کرنے والا منکسر المزاج، حلیم الطبع ہوتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق اور خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے۔ اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنا اپنے لئے باعثِ سعادت اور برکت سمجھتا ہے اور لوگوں میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

آسیب سے نجات

اگر کسی گھر میں آسیب کا شبہ ہو اور گھر میں رہنے والے لوگ یہ محسوس کریں کہ اس گھر میں جن یا بھوت پریت کا بسیرا ہے یا گھر میں سانپ وغیرہ زیادہ نظر آتے ہوں تو ایک کاغذ پر اکیس (۲۱) مرتبہ یَا قَھَّارُ لکھ کر گھر میں ہرے بھرے درخت کی شاخ میں باندھ دیں۔ اگر گھر میں درخت موجود نہ ہو تو گھر کے قریب کسی درخت میں یہ تعویذ باندھ دیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے گھر آسیب اور دوسری بلاؤں سے بالکل محفوظ رہے گا۔

پڑھنے میں دل نہ لگنا

ماں باپ کو اولاد کی طرف سے یہ شکایت رہتی ہے کہ بچے پڑھنے لکھنے میں دل چسپی نہیں لیتے۔ دل چسپی نہ ہونے کی بنا پر بچے کنُد ذہن ہو جاتے ہیں۔ اگر ان کو کچھ پڑھایا جاتا ہے تو وہ بھول جاتے ہیں۔ بچوں کے اندر سے کنُد ذہنی ختم کرنے کے لئے اور علم کا شوق اجاگر کرنے کے لئے چالیس دن صبح نہار منہ اکیس (۲۱) مرتبہ یَا عَلِیْمُ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلایا جائے۔ ذہن تیز، حافظہ روشن اور دماغ طاقت ور ہو جائے گا۔

عقیدہ کی کمزوری

انسان کے اندر جب عقیدہ کمزور ہو جاتا ہے تو وہ طرح طرح کے وسوسوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ کبھی خیال آتا ہے میرے اوپر کسی نے جادو کر دیا ہے، کبھی سوچتا ہے کہ میرے اوپر کسی جن بھوت کا اثر ہے۔ شیطان اس کے دماغ میں یہ بات بھی ڈالتا ہے کہ اسے کسی کی بددعا لگ گئی ہے لیکن جب وہ خود اپنا محاسبہ کرتا ہے تو اس کے سامنے ایسی کوئی بات نہیں آتی جس کی بناء پر کوئی اسے بددعا دے۔ یہ بات بھی اس کی سمجھ میں نہیں آتی کہ اس کا کون دشمن ہے اس لئے کہ وہ خود کسی کے ساتھ برائی نہیں کرتا۔ اس قسم کے تمام وسوسوں اور کثیف خیالات سے محفوظ رہنے کے لئے رات کو سوتے وقت ایک سو گیارہ مرتبہ یَا قَابِضُ پڑھنا نہایت مفید اور مجرب عمل ہے۔

وسائل میں اضافہ

فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد ایسی جگہ بیٹھ جایئے جہاں سے نکلتا ہوا سورج نظر آئے۔ جیسے ہی اُفق سے سورج کی ٹکیہ نمودار ہو یَا بَاسِطُ پڑھنا شروع کر دیں۔ تریسٹھ (۶۳) مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کریں اور ہاتھ چہرے پر پھیر کر اٹھ جائیں۔ عمل کی مدت چالیس روز ہے۔ اس عمل سے وسائل میں اضافہ ہوتا ہے۔ بدحالی اور افلاس دور ہو جاتا ہے۔ اس عمل کی اجازت صرف ان لوگوں کے لئے ہے، خدانخواستہ جن کے گھروں میں مفلسی نے ڈیرے ڈال دیئے ہیں اور کوئی راستہ کھلتا ہوا نظر نہیں آتا۔

سخت گیر حاکم کی تسخیر

ہر ماہ کے چاند کی چودھویں شب کو آدھی رات کے وقت سو مرتبہ یَارَافِعُ پڑھنے سے بندہ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت راسخ ہو جاتی ہے اور وہ دنیا میں ہر کام اللہ کی خوشنودی کے لئے کرتا ہے۔ وَ الرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا اور وہ لوگ جو راسخ فی العلم ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں ہمارا ایمان ہے کہ ہر چیز ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے۔

کسی بدخو شخص یا سخت گیر حاکم کے سامنے جاتے ہوئے گھبراہٹ اور خوف لاحق ہو تو یَا رَافِعُ پڑھتے ہوئے جائیں۔ حاکم کی سخت گیری رحم دلی میں بدل جائے گی۔

دشمن پر غلبہ

فجر کی نماز کے بعد پانچ سو دس مرتبہ یَا خَافِضُ کا ورد کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ دشمن پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔

سفر میں آسانی

مخلوق کی نظر میں عزت و وقار حاصل کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے احتیاج نہ رکھنے کے لئے، سفر میں حفاظت اور آسانی حاصل کرنے کے لئے ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یَا مُعِزُّ پڑھیں۔

راہِ سلوک کا کوئی مسافر جمعہ کی نماز کے بعد سے عصر کی نماز تک یَا سَمِیْعُ پڑھے تو قوت سماعت میں اضافہ ہوتا ہے اور کان فرشتوں کی آوازوں سے آشنا ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ عمل اپنے پیر و مرشد کی اجازت سے کرنا چاہئے۔ پیر و مرشد کا روحانی علوم سے واقف ہونا ضروری ہے۔

رضائے الٰہی

یَا عَدْلُ کی تاثیر یہ ہے کہ اس نام کا ورد رکھنے والا ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور راضی برضا رہتا ہے۔ اچھے لوگوں کو دوست رکھتا ہے اور ظالم و جابر لوگوں سے دور رہتا ہے۔

حسب منشاء شادی

آج کل لڑکیوں کی شادی کا مسئلہ ماں باپ کے لئے پریشانی کا سبب بنا ہوا ہے۔ گھر گھر شادی کے انتظار میں لڑکیاں بوڑھی ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ ماں باپ کی راتوں کی نیند حرام ہو گئی ہے۔ اس گھمبیر مسئلہ کے حل کے لئے یَا لَطِیْفُ کا عمل نہایت مجرب ہے۔ یَا لَطِیْفُ کے اعداد ۱۲۹ ہیں اور ۱۶۶۴۱ مرتبہ نام پڑھا جاتا ہے۔ پڑھنے کا آسان طریقہ یہ ہے:

ایک تسبیح میں ۱۲۹ دانے ڈالے جائیں اور ۱۲۹ مرتبہ تسبیح پڑھی جائے۔ اور ہر تسبیح کے بعد لَاتُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَيُدْرِکَ الْاَبْصَارَ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْر کو تین دفعہ پڑھ کر زبان سے مقصد بیان کرے اور پھر یَا لَطِیْفُ کی تسبیح پڑھنا شروع کر دے۔ اسی طرح سارا عمل ختم کیا جائے مگر عمل پورا کرنے میں بہت زیادہ ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ اگر کبھی زیادتی ہو جائے تو تاثیر باقی نہیں رہے گی۔

استخارہ

اگر کسی کام کے لئے استخارہ کرنا چاہیں تو اول وقت عشاء کی نماز پڑھ کر ۱۱۰۰ مرتبہ یَا خَبِيْرُ اَخْبِرْنِی پڑھیں اور بات کئے بغیر کان کے نیچے ہاتھ رکھ کر سیدھی کروٹ سو جائیں۔ انشاءاللہ خواب میں معلومات حاصل ہو جائیں گی۔

یَا خَبِيْرُ کا بکثرت ورد کرنے والا قدرت کے فارمولوں سے واقف ہو جاتا ہے اور اس کے سامنے یہ بات آ جاتی ہے کہ کائنات کی تخلیق کس طرح عمل میں آئی ہے۔ فرشتے، جنات، حیوانات، نباتات، جمادات اور انسان کی تخلیق میں کون کون سی معین مقداریں کام کر رہی ہیں۔

افلاس سے بچنے کیلئے

صبح بیدار ہونے کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے چند بار یَا عَظِيْمُ پڑھنے سے عمر اور اقبال میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ اسم آیت الکرسی کی تفسیر اور اس کے اندر اسم اعظم کی طرف اشارہ ہے۔ یَا عَظِيْمُ کا ورد کرنے والا کبھی مفلس و قلاش نہیں ہوتا۔

رزق میں فراوانی

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

"اے آلِ داؤد شکر کو اپنا شعار بنالو کہ شکر کرنے والے بندے قلیل ہیں۔"

یَا شَکُوْرُ کا ترجمہ۔۔۔۔۔۔اے قدر دان نہایت قدر کرنے والے۔

اس مبارک نام کی خاصیت یہ ہے کہ جو شخص اس نام کو سونے سے پہلے اکتالیس (۴۱) مرتبہ یا سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے اور جب کوئی بندہ شکر کو اپنا شعار بنالیتا ہے تو اس کے وسائل میں فراوانی اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔

دوران سفر آسانیاں

سفر جہاز کا ہو، کشتی کا ہو یا ریل کا، سفر کرنے سے پہلے کاغذ پر تین تین خانوں اور چار سطروں میں یَا حَفِیظُ لکھ کر کاغذ کو تہہ کر کے تعویذ بنالیں اور تعویذ اپنے پاس محفوظ رکھیں۔اللہ تعالیٰ سفر کی ہر صعوبت سے محفوظ رکھے گا اور دورانِ سفر غیب سے آسانیاں میسر ہوں گی۔یہی تعویذ بچوں کی نظر ختم کرنے میں بھی بہت مفید ہے۔ تعویذ موم جامہ کر کے نیلے رنگ کے کپڑے میں سی کر گلے میں ڈال دیں۔اگر کسی آدمی کو کسی شخص یا کسی چیز سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو ایک جمعرات سے دوسری جمعرات تک روزانہ ستر ستر مرتبہ یَا حَسِیْبُ پڑھے۔

عزت و مرتبہ میں اضافہ

اللہ تعالیٰ کا نام یَا جَلِیْلُ چاندی کے پترے پر کندہ کرا کے اپنے پاس رکھنے سے عزت و مرتبہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ کرم کرنا اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی صفت ہے جس پر ساری کائنات قائم ہے۔اگر اللہ تعالیٰ کا کرم محیط نہ ہو تو دنیا ایک سیکنڈ بھی قائم نہیں رہ سکتی۔اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے زیادہ فیض یاب ہونے کے لئے روزانہ رات کو سوتے وقت چت لیٹ کر ایک سو ایک (۱۰۱) مرتبہ یَا کَرِیْمُ پڑھیں اور سینہ پر دم کر کے کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ایک نیند لینے کے بعد بات کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

چوری اور ڈکیتی سے حفاظت

چوری، ڈکیتی اور دشمنوں سے گھر کی حفاظت کے لئے رات کو سونے سے پہلے یَا رَقِیْبُ تین مرتبہ پڑھ کر گھر کے چاروں کونوں میں پھونک ماردیں۔ اللہ تعالیٰ حفاظت کریں گے۔ اگر کوئی شخص ناسور میں مبتلا ہو اور ناسور کسی طرح اچھا نہ ہوتا ہو تو تین سو مرتبہ یَا رَقِیْبُ پڑھ کر زخم پر دم کیا جائے۔ آہستہ آہستہ اس مرض سے نجات مل جاتی ہے۔

سر میں درد

کسی شخص کے سر میں اس قسم کا درد ہو جس کی بظاہر کوئی تشخیص نہ ہو سکے اور کسی علاج سے فائدہ نہ ہو، تو اس کے لئے سامنے بٹھا کر مریض سے کہا جائے کہ وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑے۔ عامل دل ہی دل میں سات مرتبہ یَا مُجِیْبُ پڑھے اور زور سے دستک دے۔ جیسے ہی عامل دستک دے مریض سر پر سے ہاتھ اٹھالے۔ چند روز کے اس عمل سے سر درد کا عارضہ ختم ہو جاتا ہے۔

زہریلے جانور کا کاٹنا

حشرات الارض سانپ، بچھو، بھڑ، تتّیا کوئی بھی زہریلا جانور کاٹ لے سات بار گیارہ گیارہ مرتبہ یَا وَاسِعُ پڑھ کر دم کریں۔

صلح وصفائی کے لئے

آپس میں نااتفاقی ختم کرنے اور صلح صفائی کے لئے یَا حَکِیْمُ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلایا جائے۔ اگر کسی وجہ سے پانی پلانا ممکن نہ ہو تو فریقین کے تکیوں پر دم کریں۔ یہ کام بھی مشکل ہو تو ایک سو ایک مرتبہ یَا حَکِیْمُ پڑھ کر فریقین کا تصور کریں اور دم کر دیں۔

کشف القبور

تصوف میں ایک مقام کشف القبور ہے۔ یعنی مرنے کے بعد جس مقام پر روحیں رہتی ہیں وہاں وہ کس حال میں ہیں، کس طرح کی زندگی گزار رہی ہیں اور اس دنیا کے شب و روز ماہ و سال کیسے ہیں نیز روحوں سے بات چیت اور ملاقات کے عمل کو کشف القبور کہا

جاتاہے۔اس صلاحیت کو بیدار کرنے کے لئے کسی سلسلہ میں بیعت ہوناضروری ہے۔پیرومرشد کا کرم شاملِ حال ہو اور مرید کے اندر روحانی صلاحیتیں بیدار ہونے لگیں تو یَا بَاعِثُ پڑھنے سے وہ آنکھ کھل جاتی ہے جو روحوں کو دیکھتی ہے، وہ کان کھل جاتے ہیں جو روحوں کی آواز سنتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ قوت گویائی عطا ہو جاتی ہے جس کے ذریعے روحوں سے بات چیت اور گفتگو ہوتی ہے۔

تجلی کا انکشاف

اللہ تعالیٰ نے فرمایاہے:

”میں ہی ابتداہوں، میں ہی انتہاہوں، میں ہی ظاہر ہوں، میں ہی باطن ہوں اور اللہ ہر چیز کو محیط ہے۔“

جو چیز ہر شئے پر محیط ہے، سمجھنے کے لئے اسے ہم تجلی کہتے ہیں۔ تجلی الٰہی ہر چیز پر محیط ہے یعنی ہر چیز تجلی میں بند ہے اور کائنات میں ہر تخلیق، وہ نوع ہو یا فرد، اس کی زندگی تجلی کے ساتھ قائم ودائم ہے۔اللہ تعالیٰ کی حاضر و موجود صفت کا حامل اسم یَا شَہِیْدُ بطور وظیفہ پڑھنے سے تجلی الٰہی کا انکشاف ہوتا ہے۔جو بندہ یَا شَہِیْدُ کی صفات اور حکمت کا مشاہدہ کرلیتاہے۔اس کو اللہ تعالیٰ کے دربار کی حاضری نصیب ہو جاتی ہے۔

مایوسی کا خاتمہ

کام بن بن کر بگڑ جاتے ہوں، کسی کی سفارش کام نہ آتی ہو۔آدمی محتاج اور مایوس ہو گیا ہو۔ہر نماز کے بعد ایک سو ایک مرتبہ یَا وَکِیْلُ پڑھنے سے محتاجی اور مایوسی ختم ہو جاتی ہے اور رکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں۔

حاملہ کی حفاظت

عورت حمل کے زمانے میں کمزور ہو جائے۔طاقت کی دوائیں کام نہ کریں اور حمل کے زمانے کی تکلیفیں روز بروز بڑھتی چلی جائیں۔ پیروں پر زیادہ ورم آجائے آنکھیں پیلی ہو جائیں، بلڈ پریشر بڑھ جائے۔ بار بار درد کا عارضہ لاحق ہو۔ کھانے پینے کی طرف طبیعت کا میلان نہ ہو۔کچھ کھانے پینے سے متلی ہونے لگے۔ان سب تکالیف سے نجات حاصل کرنے کے لئے پانی پر، کسی قسم کے پھل کے جوس پر، گلوکوز پر یا دوا پر گیارہ مرتبہ یَا قَوِیُّ پڑھ کر دم کریں۔

دودھ میں کمی

ماں کے سینے کو اللہ تعالیٰ نے بچوں کا دستر خوان بنایا ہے۔ پیدائش کے بعد اگر دودھ نہ اترے یا دودھ کم ہو تو بچہ کی غذائی ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ڈبہ کے دودھ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ قانون قدرت پر غور کیا جائے تو ماں کا دودھ پینا بچہ کا فطری حق ہے اور جب مائیں اولاد کے اس حق کو پورا کرتی ہیں تو اولاد سعادت مند اور فرماں بردار اُٹھتی ہے۔ دودھ کی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا اسم یَا مَتِیۡنُ عجیب و غریب خاصیت رکھتا ہے۔ بچہ کو دودھ پلانے سے پہلے ماں گیارہ مرتبہ یَا مَتِیۡنُ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔

اللہ کے دوست

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے اللہ کے دوستوں کو خوف ہوتا ہے نہ غم۔ یَا وَلِیُّ کا ترجمہ حمایتی اور دوست ہے۔ یَا وَلِیُّ کا ورد رکھنے والا عامل لوگوں کی نظروں میں دوستی کی علامت بن جاتا ہے اور اس کے اندر ایسے اوصافِ حمیدہ پیدا ہو جاتے ہیں کہ مخلوق اسے عزیز رکھتی ہے۔ جس بندے کو اللہ کی مخلوق عزیز رکھتی ہے اور جو اللہ کے بندوں کے کام آتا ہے، اللہ تعالیٰ ایسے بندوں سے محبت کرتے ہیں اور جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں وہ اللہ کا دوست ہوتا ہے۔

وسوسوں اور بُری عادتوں سے نجات

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے اور اس کا مشن ہی یہ ہے کہ وہ انسان کو وسوسوں اور برائیوں میں مبتلا کر دے۔ برائیوں اور وسوسوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے رات کے وقت اندھیرے میں بالکل تنہا بیٹھ کر ۹۳ مرتبہ یَا حَمِیۡدُ پڑھیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بُری عادتوں سے چھٹکارا حاصل ہو جاتا ہے۔ عمل کی مدت پینتالیس روز ہے۔

صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ یَا مُحۡصِیُ پڑھنے سے توکل پیدا ہوتا ہے اور مخلوق اس کے لئے مسخر ہو جاتی ہے۔ باریک باریک کاغذ کے ٹکڑوں پر ۱۲۵۰۰۰ مرتبہ یَا مُحۡصِیُ لکھ کر اور قینچی سے کاٹ کر آٹے کی گولیاں بنا لے اور ایسے پانی میں ڈال دے جہاں مچھلیاں ہوں۔ طبیعت میں مستقل مزاجی پیدا ہو جائے گی، احساس کمتری، غصہ اور جھنجھلاہٹ سے نجات مل جائے گی۔

وقت سے پہلے پیدائش

دیکھا گیا ہے کہ وقت پورا ہونے سے پہلے کبھی چھ ماہ اور کبھی سات مہینے میں بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسے بچے کئی اعتبار سے کمزور ہوتے ہیں۔ اس افتاد سے بچنے کے لئے حاملہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ننانوے ۹۹ مرتبہ یا مبدِئُ حمل قرار پانے کے بعد روزانہ دو ماہ تک پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حمل ساقط نہیں ہوگا اور پیدائش وقت پر عمل میں آئے گی۔

بچوں کا گم ہو جانا

یَا مُعِیْدُ پڑھنا عمر رفتہ کی خطاؤں کا کفارہ ہے۔ دائم المریض اگر ہر وقت یَا مُعِیْدُ پڑھتا رہے تو تھوڑے دنوں میں مرض سے نجات مل جاتی ہے۔ بچے گم ہو جاتے ہیں تو ماں باپ کے اوپر قیامت ٹوٹ پڑتی ہے۔ دل کا چین اور قرار ختم ہو جاتا ہے۔ کسی کروٹ آرام نہیں ملتا۔ کھانا پینا سب مٹی بن جاتا ہے۔ آنکھوں سے نیند اڑ جاتی ہے۔ طرح طرح کے وسوسے اور پریشان کن پراگندہ خیالات سے ماں باپ مضطرب رہتے ہیں۔ جب گھر کے تمام افراد سو جائیں، آدھی رات کے وقت مکان کے چاروں کونوں پر ستر ستر مرتبہ یَا مُعِیْدُ پڑھ کر پھونک مار دیں۔ اللہ کی رحمت سے گم شدہ بچے واپس آ جاتے ہیں یا ان کا سراغ مل جاتا ہے۔ ہزاروں والدین اس عمل کی برکت سے اپنی کھوئی ہوئی جنت دوبارہ پا چکے ہیں۔

شوہر کو راہ راست پر لانے کیلئے

جس شخص کے اوپر جنس کا غلبہ ہو اور وہ اپنے اوپر قابو نہ رکھتا ہو یا شوہر جنسی معاملہ میں دوسری عورتوں میں دلچسپی لیتا ہو اور بیوی کے حقوق پورے نہ کرتا ہو ایسی صورت میں جس کے اوپر جنس کا غلبہ ہے وہ یَا مُمِیْتُ پڑھتا پڑھتا سو جائے یا بیوی سو مرتبہ پڑھ کر شوہر کا تصور کرتے کرتے سو جائے۔

ہائی بلڈ پریشر کا علاج

زعفران اور عرق گلاب سے بلور کی پلیٹ پر یا مٹی کی کوری رکابی پر گیارہ مرتبہ یَا حَیُّ لکھ کر صبح، شام، رات پانی سے دھو کر پئیں۔ ذہنی سکون اور اعصابی کمزوری دور کرنے کے لئے نہایت مفید علاج ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کے مرض میں جب بھی پانی پئیں یَا حَیُّ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ یَا حَیُّ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ تین مرتبہ پڑھ کر دم کر لیا کریں۔ انشاءاللہ شفا نصیب ہو گی۔

روشن ضمیر

ہر طرف سے ذہن ہٹا کر یکسوئی کے ساتھ کسی گوشے یا کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر ۳۰۰ مرتبہ یَا **مَاجِدُ** پڑھا جائے۔ اللہ کے فضل و کرم سے دل نور علیٰ نور ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا مشاہدہ ہو گا۔ اس وظیفہ میں ہر قسم کی تمباکو نوشی، لہسن، پیاز اور بدبودار چیزوں سے پرہیز لازمی ہے۔

خوف و غم سے نجات

یَا صَمَدُ کثرت سے پڑھا جائے تو آدمی مخلوق سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ بظاہر دنیا اس پر تنگ ہو جاتی ہے لیکن بباطن وہ اللہ کی بادشاہی میں شریک ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا ورد رکھنے والا بندہ خوف و غم سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

توبہ کی قبولیت

توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور بندہ اللہ تعالیٰ سے قریب ہو جاتا ہے۔ گناہ آدمی سے ہی سرزد ہوتا ہے۔ گناہ سے کوئی پاک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا رہے۔ توبہ کرنے سے پہلے جتنی مرتبہ دل چاہے یَا **مُؤَخِّرُ** کا ورد کریں انشاءاللہ توبہ قبول ہو گی۔ چاہئے کہ توبہ کرتے وقت اپنے رب کے حضور عاجزی و انکساری اور گناہوں سے ندامت کا اظہار کیا جائے۔

غیبی مدد

صبح بیدار ہونے کے بعد ۱۰۰ مرتبہ یا مُقْتَدِرُ پڑھنے سے دن بھر کے تمام کام آسان ہو جاتے ہیں۔ لوگ تعاون کرتے ہیں اور غیب سے مدد حاصل ہوتی ہے۔

عدم تحفظ کا احساس

بلوہ ہو جائے، فساد اور خون خرابے کے حالات پیدا ہو جائیں۔ غنڈہ گردی ہو یا عدم تحفظ کے احساس کا غلبہ ہو اور جنگ کی تباہ کاریاں ہوں۔ ان سب سے محفوظ رہنے کے لئے یَا مُقَدِّمُ ۱۲۵۰۰۰ (سوا لاکھ) مرتبہ اجتماعی طور پر پڑھا جائے۔ انشاء اللہ ہر تکلیف اور شر سے حفاظت ہو گی۔

اولادِ نرینہ

دیکھا گیا ہے کہ بعض اوقات لڑکیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ پانچ، چھ، سات لڑکیوں کے اوپر بھی کوئی لڑکا نہیں ہوتا۔ اولاد نرینہ کے لئے حمل قرار پانے کے بعد سے تین مہینے تک روزانہ چالیس مرتبہ یَا اَوَّلُ پڑھ کر ماں اپنے پیٹ پر دم کرے۔ انشاء اللہ مراد پوری ہو گی۔ پیدائش کے بعد لڑکے کا نام اللہ کے نام کے ساتھ رکھا جائے مثلاً عبداللہ، عبدالاول، عبدالغفار وغیرہ۔

عزت و توقیر

ہر نماز کے بعد ایک سو ایک مرتبہ یَا اٰخِرُ کا ورد کرنے سے بندہ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پروان چڑھتی ہے اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔ سفر میں جاتے وقت یا اٰخِرُ ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر اور اپنے اہل و عیال کے اوپر دم کر دیں۔ جہاں جایئے گا، عزت و توقیر حاصل ہو گی۔

پُر کشش آنکھیں

سورج طلوع ہونے کے بعد جب دھوپ تیز ہو جائے ایک سو مرتبہ یَا ظَاہِرُ پڑھ کر ہاتھوں کی آٹھوں انگلیوں پر دم کریں اور ان انگلیوں کو اپنی آنکھوں پر پھیر لیں۔ آنکھیں انشاءاللہ خوبصورت اور پُر کشش ہو جائیں گی۔

فرشتوں سے ہمکلامی

رات کو سونے سے پہلے ایک ہزار مرتبہ درود شریف اور گیارہ سو مرتبہ یَا بَاطِنُ پڑھ کر مراقبہ کریں۔ یہ اسم پڑھنے والے بندے کا دل اللہ کی محبت سے سرشار ہو جاتا ہے اور اس کے دل میں روشنیوں کا اس قدر ہجوم ہو جاتا ہے کہ اس کے اوپر باطنی اسرار منکشف ہونے لگتے ہیں۔ مراقبہ میں کامیابی کے بعد جب اس کے اندر باطنی نظر کھلتی ہے تو وہ فرشتوں سے ہم کلام ہونے لگتا ہے اور غیب کی دنیا میں موجود اللہ کی مخلوق ایسے بندہ کی زیارت کرنا اپنے لئے سعادت سمجھتی ہے۔

نوٹ: اس اسم کا ورد اپنے پیر و مرشد کی نگرانی میں کرنا چاہئے۔

ایّام کی خرابی

اللہ تعالیٰ کے نظام کے تحت صنفِ نازک کی خوبصورتی کا راز ماہانہ نظام کی باقاعدگی پر قائم ہے۔ اگر اس نظام میں کمی واقع ہو جائے یا اندرونی طور پر اعضاء متورم ہو جائیں تو عورت کو نہ صرف یہ کہ ہر مہینہ شدید کرب سے گزرنا پڑتا ہے بلکہ اس کی خوبصورتی بھی متاثر ہوتی ہے۔ اس نظام کو درست رکھنے کے لئے خالص السی کے تیل پر روزانہ ایک ہزار مرتبہ گیارہ دن تک یَا مُتَعَالِیْ پڑھ کر دم کیا جائے اور صبح سورج نکلنے سے پہلے ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر جو کولہوں کے درمیان ہوتا ہے۔ بلا ناغہ ایک ماہ تک مالش کی جائے۔

بچوں کو نظر لگنا

چھوٹے بچوں کو جب نظر لگ جاتی ہے تو بچے دودھ پینا چھوڑ دیتے ہیں اور چڑچڑے ہو جاتے ہیں۔ بغیر کسی وجہ کے روتے رہتے ہیں۔ بچوں کی اس تکلیف سے ماں باپ اور گھر کے تمام افراد کو پریشانی لاحق ہو جاتی ہے۔ نیلے رنگ کا کچا دھاگہ لے کر سات مرتبہ بچے کے سر سے پیر تک ناپیں اور سات مرتبہ یَا بَرُّ پڑھ کر بچے پر دم کریں اور دوسری پھونک دھاگہ پر لگائیں اور دھاگے کو جلا دیں۔ بچہ

کے اوپر سے نظر کا اثر ختم ہو جائے گا۔ نشہ اور بری عادتوں سے محفوظ رہنے کے لئے باوضو قبلہ رُخ بیٹھ کر گیارہ سو مرتبہ یَا بَرُّ پڑھیں۔ بری عادتوں سے طبیعت بیزار ہو جائے گی۔ طبیعت کی اس بیزاری سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنا ارادہ اور اختیار بھی استعمال کرنا چاہئے۔

احساس برتری

جن لوگوں کے اندر احساس برتری زیادہ ہوتا ہے وہ دل کے سخت ہوتے ہیں۔ دوسروں کو تکلیف میں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور خود کو دوسروں سے بلند مرتبہ سمجھتے ہیں۔ زیادہ تر تو یہ ہوتا ہے کہ ایسے لوگ اس بُری عادت کو برائی نہیں سمجھتے اور وہ برائی کے اس خول میں بند رہنا چاہتے ہیں لیکن کچھ لوگ اس برائی کو جب محسوس کر لیتے ہیں تو اس سے رُستگاری چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ یَا تَوَّابُ کا ورد کریں۔ اس اسم کا ورد کرنیوالا بندہ رحم دل ہوتا ہے اور لوگوں پر مہربانی کرتا ہے۔ دنیا اور آخرت میں مکافات عمل کا قانون رائج ہے۔ جو جیسا کرتا ہے اس کے سامنے دیر یا سویر ضرور آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بدلہ لینے کی قدرت رکھتے ہیں لیکن معاف کرنا ان کی عادت ہے۔ اللہ کی اس سنت پر عمل کرتے ہوئے ہم سب کو چاہئے کہ لوگوں کی خطاؤں کو معاف کر دیں اور اگر کسی طرح غصہ ختم نہ ہو اور انتقام کی آگ ٹھنڈی نہ ہو تو وضو بغیر وضو اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے سات روز تک یَا مُنْتَقِمُ کا ورد کریں۔

گناہوں سے نفرت

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی تمام خطائیں معاف کر کے عفو و درگذر سے کام لیتے ہیں۔ یَا عَفُوُّ کثرت کے ساتھ پڑھنے سے دل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ دلی تعلق قائم ہو جاتا ہے۔

غصہ کے وقت

اللہ تعالیٰ نے غصہ کو ناپسند فرمایا ہے، ارشاد ہے:

"اور جو لوگ غصہ کھاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اللہ ایسے احسان کرنے والے بندوں سے محبت کرتا ہے۔ بہ نظر غائر دیکھا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ غصہ کرنے سے خود غصہ کرنے والے آدمی کو ہی نقصان پہنچتا ہے۔ غصہ کے عالم

میں دوران خون تیز ہو جاتا ہے۔ وہ لہریں جو آدمی کی صحت کے لئے ضروری ہیں منتشر ہو کر ضائع ہو جاتی ہیں۔ غصہ میں آدمی کے حواس خراب ہو جاتے ہیں اور اس سے ایسی حرکت سرزد ہو سکتی ہے جس پر اسے ساری عمر پچھتانا پڑتا ہے۔ اس بُری عادت سے محفوظ رہنے کے لئے یَارَؤُفُ کا ورد عجیب و غریب تاثیر رکھتا ہے۔ بعد نمازِ عشاء اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ یَا رَؤُفُ پڑھنے سے محبت و گداز پیدا ہوتا ہے۔ اللہ کی ساری مخلوق اپنے بہن بھائیوں، ماں باپ یا اولاد کی طرح نظر آتی ہے اور دوسری صنف مخلوق بھی ایسے شخص کو عزیز رکھتی ہے۔

رخصتی کے وقت

جس وقت دلہن رخصت ہو کر خاوند کے سامنے جائے، سات مرتبہ یَا رَؤُفُ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے۔ خاوند ساری عمر بیوی پر مہربان رہے گا اور ناچاقی کی صورت پیدا نہیں ہو گی۔

اپیل میں کامیابی

مقدمہ میں ناکامی کے بعد اپیل کے وقت یَا مَالِکَ الْمُلْکِ کا اجتماعی طور پر چالیس دن میں سوا لاکھ مرتبہ ختم کیا جائے۔ انشاءاللہ اپیل میں کامیابی ہو گی۔

حافظہ کمزور ہونا

یَا ذُالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھنے سے عزت و عظمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر کسی شخص کا حافظہ کمزور ہو تو وہ کُند ذہن بھی ہو تو رات کو سوتے وقت تین عدد بادام گری پر تین مرتبہ یَا ذُالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پڑھ کر دم کرے۔ ایک گری رات کو سوتے وقت، ایک گری صبح نہار منہ اور ایک گری دوپہر کے کھانے سے پہلے کھالے۔ بچوں کے لئے عمل ماں باپ کر سکتے ہیں۔ علاج کی مدت اکیس روز ہے۔

***

پراگندہ ذہنی اور شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہنے کے لئے ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یَا مُقْسِطُ پڑھنا نہایت مفید عمل ہے۔ اس اسم کے ورد سے رنج و غم کا غلبہ ختم ہو کر مسرت و شادمانی نصیب ہوتی ہے۔

بچھڑے ہوئے رشتہ دار

عزیز واقارب دور دراز علاقوں میں بکھر گئے ہوں اور آپس میں ملاپ کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تو سورج نکلنے کے آدھے گھنٹے کے بعد غسل کرکے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے دس مرتبہ یَا جَامِعُ پڑھ کر ایک انگلی بند کرلیں۔ پھر دس مرتبہ پڑھ کر دوسری انگلی بند کرلیں۔ اسی طرح سے دس مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک ایک انگلی بند کرتے چلے جائیں۔ پہلے دائیں مٹھی بند ہو جائے گی پھر بائیں مٹھی۔ جب دونوں مٹھیاں بند ہو جائیں، دونوں ہاتھ چہرے کے قریب لے جا کر کھول دیں اور منہ پر پھیر لیں۔

چالیس روز کے اس عمل سے بچھڑے ہوئے رشتہ دار انشاءاللہ مل جائیں گے

کسی بھی وقت نماز کے بعد مال اور اولاد میں برکت کے لئے ستر مرتبہ یَا غَنِیُّ پڑھیں۔

میاں بیوی میں اختلاف

میاں بیوی سے ناراض ہو یا بیوی میاں سے ناراض ہو۔ دونوں میں سے جس کو ضرورت ہو، رات کو سونے سے پہلے لیٹ کر یَا مَانِعُ پڑھتے پڑھتے سو جائے۔ دلوں کی کدورت اور آپس کی غلط فہمی دور ہو جائے گی۔

شادی میں رکاوٹ

لڑکی یا لڑکے کی شادی نہ ہوتی ہو اور پیغام آنے کے بعد بغیر کسی وجہ کے رشتہ ختم ہو جاتا ہو اور حسب منشاء شادی کے لئے لڑکا یا لڑکی خود یا ان کی ماں بعد نمازِ عشاء تین سو مرتبہ یَا مُغْنِیُ پڑھیں۔ عمل کی مدت نوے دن ہے۔ یہ عمل ناغہ کے دنوں میں بھی کیا جائے گا۔ یہی تاثیر اللہ تعالیٰ کے اسم یَا مُعْطِیُ کی بھی ہے۔

ایکسیڈنٹ سے حفاظت

کسی کام کو شروع کرتے وقت اکتالیس مرتبہ یَا نَافِعُ پڑھا جائے۔ انشاءاللہ کامیابی ہوگی۔ سفر کرتے وقت ریل، بس، ٹیکسی یا کسی بھی سواری پر بیٹھنے سے پہلے چند بار یَا نَافِعُ پڑھ لیا جائے تو حادثات سے حفاظت ہوتی ہے۔

انوارِ الٰہی

چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، وضو بغیر وضو ہر وقت یَا نُوْرُ پڑھنے سے دل انوارِ الٰہی سے منور ہو جاتا ہے۔

معرفت حق

صراطِ مستقیم پر چلنے، انعام یافتہ لوگوں کی صف میں شریک ہونے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے لئے تہجد کی نفلوں کے بعد اول و آخر درود شریف کے ساتھ یَا ھَادِیُ پڑھ کر پندرہ منٹ تک مراقبہ کیا جائے۔

گھر میں خیر و برکت

باوضو یَا بَدِیْعُ پڑھتے پڑھتے سو جائیں تو سچے خواب نظر آتے ہیں اور مستقبل میں پیش آنے والے حالات و واقعات کا علم ہو جاتا ہے۔ یہی اسم اگر سو مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھا جائے تو غم اور پریشانی سے نجات مل جاتی ہے۔ کاروبارِ معاش میں رکاوٹیں درپیش ہوں تو وہ ختم ہو جاتی ہیں۔ گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ گھر کے افراد آپس میں شیر و شکر بن کر زندگی گزارتے ہیں۔ زمین بنجر ہو یا سیم اور تھور کے زیر اثر ہو یا زمین بظاہر ٹھیک ہو لیکن زمین کے اندر بیج کی صحیح نشوونما نہ ہوتی ہو تو دس سیر چکنی مٹی پر گیارہ سو مرتبہ یَا بَاقِیُ پڑھ کر دم کریں اور یہ مٹی سارے کھیت میں بکھیر دیں۔

یَا وَارِثُ بکثرت پڑھنے سے عمر میں اضافہ، دل میں فرحت اور سرور پیدا ہوتا ہے۔

نیکی کا پیکر

وہ لوگ جو راست باز ہیں، نیکی کو پسند کرتے ہیں۔ دوسروں کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتے ہیں۔ جو بات اپنے لئے اچھی سمجھتے ہیں، تمنا کرتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی وہ کام کریں۔ لوگوں کو ان کے کاموں میں اچھے مشورے دیتے ہیں اور ان کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ ایسے سعادت مند بندوں پر اللہ تعالیٰ کا اسم یَا رَشِیْدُ حکمراں ہوتا ہے۔

ہر نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ یَا رَشِیْدُ پڑھنے سے آدمی راستی اور نیکی کا پیکر بن جاتا ہے اور اس کے لئے سعادت مندی کی تمام راہیں کشادہ ہو جاتی ہیں۔ کردار میں بزرگی کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں۔

اچھی بیوی

اچھے اور برگزیدہ لوگ حلیم الطبع ہوتے ہیں۔ بڑوں کا ادب کرتے ہیں اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے پیش آتے ہیں۔ سخت سے سخت مصیبت میں صبر سے کام لیتے ہیں۔ حالات کتنے ہی اچھے ہوں غرور اور تکبر کو اپنے پاس پھٹکنے نہیں دیتے۔ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے غریبوں کی مدد کرتے ہیں اور اپنی زندگی کے ہر لمحے میں نیکی و نیکوکاری کی طرف مائل رہتے ہیں۔ ہر نماز کے بعد اکیس مرتبہ یَا صَبُوْرُ کا ورد کرنے سے آدمی کے اندر مندرجہ بالا خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اگر حاکم خود سر اور بدزبان ہو یا کسی عورت کا خاوند بات بے بات گالیاں بکتا ہو اور بیوی کو پیر کی جوتی سمجھتا ہو، ان باتوں سے محفوظ رہنے کے لئے گیارہ دن تک ظہر کی نماز کے بعد گیارہ سو مرتبہ یَا صَبُوْرُ پڑھ کر دعا کی جائے۔